

## دھڑا روپ اشرنعمانی

ضروری نہیں کہ اگر آپ کامیاب وکیل ہیں تو محض اندازوں کے تیرچلا کر دلائل کی جنگ جیت جیٹیں گے۔ اس بار یہی ہوا ہے کہ معروف وکیل پیری مین بڑی مشکل میں پڑ گیا۔ ایک بڑی شخصیت پر ہاتھ ڈالنے کے بعد اُسے خبر ہوئی کہ وار اوچھا پڑ گیا ہے اور اپنے موکل کے ساتھ وہ اپنی گردن بھی پھنسا بیٹھا ہے۔ دھڑکی زندگی گزارنے والی ایک شخصیت کا سراغ لگانے والے ایک بلیک میلر کا قصہ جس نے اپنی اوقات سے بڑا ہاتھ مار لیا تھا مگر اُس کی ہوس بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ وہ مکافات عمل کے قانون سے بے خبر خود اُس پنجرے کی جانب بڑھ رہا تھا جو اُس نے اپنے شکار کے لیے تیار کیا تھا۔

**ایک معصوم دو شیر نوکے احساس عدم تحفظ سے شروع ہونے والی آج درہج داستان**

**دہرا روپے عمارتوں کے ایک مجرم پیٹھ پر جس کے غیرت نامہ انجام کی کہانی**

کوشش کی تھی اور یہ کوشش کرنے والا اس کی بہترین سہیلی کا شوہر ہے۔ اس کے بعد ناممکن تھا کہ مین، گین سے ملنے سے انکار کر دیتا۔ اس نے ڈیلا سے کہا کہ وہ فوراً اس لڑکی کو آفس میں لے آئے۔ ڈیلا واپس گئی اور چند لمحوں بعد گین کے ساتھ آفس میں داخل ہوئی۔ اس نے ان دونوں کو متعارف کرایا۔ گین نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا کہ اس کی پرالہم کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے کام کرنے کے طریقے کے بارے میں کچھ بتائے۔ اس نے بتایا کہ کمپنی کی طرف سے اسے ایک مخصوص علاقہ دیا گیا ہے جس میں وہ والدین سے ملاقاتیں کر کے یہ معلوماتی کتابیں فروخت کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مین نے بات کاٹتے ہوئے کہا کہ اسے ایسی کتابوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

”مگر میں یہاں کوئی کتاب فروخت کرنے نہیں آئی“ گین نے جلدی سے کہا ”بلکہ اس لیے آئی ہوں کہ مجھے شبہ ہے کہ کوئی مجھے قتل کی واردات میں ملوث کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔“

”ہاں یہ دوسری بات ہے۔ تو اس قتل کی واردات میں تمہاری پوزیشن کیا ہے؟“  
”غالباً مقتول کی۔“

پیری مین کی سیکریٹری ڈیلا اسٹریٹ نے گین ایلسٹن نام کی ایک لڑکی کے آنے کی اطلاع دی۔ گین ایک کمپنی کی سلیز گرل تھی۔ وہ ایک ایسی کتاب فروخت کرتی تھی جو والدین کو چھوٹے بڑے بچوں کے ایسے دلچسپ معلوماتی سوالات کے جوابات بتاتی تھی جن کا جواب والدین نہیں دے سکتے تھے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ گین بہت خوب صورت اور دلکش شخصیت کی مالک ہے۔ مین نے جواب دیا کہ فی الحال اسے شادی کرنے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور ہوتی تب بھی وہ ایسی کتابیں خریدنے کا قائل نہیں ہے۔ اس پر ڈیلا نے مزید وضاحت کی کہ گین کوئی کتاب فروخت کرنے نہیں آئی ہے۔ کتاب کا ذکر تو درمیان میں یوں آ گیا کہ جب گین سے اس کا پتا پوچھا گیا تو اس کے پاس چونکہ کوئی ملاقاتی کارڈ نہیں تھا جس پر پتا لکھا ہوتا ہے، اس لیے گین نے وہ کتاب دکھا دی جس پر اس کا پتا بھی درج تھا۔ وہ حقیقت میں کچھ چینی حروف کا مطلب جاننا چاہتی ہے اور معلوم کرنا چاہتی ہے کہ اس کے پاس جو نشوونما ہے اس میں اسٹریٹچن نامی زہر جذب ہے یا نہیں۔ یہ وضاحت سن کر مین میں فطری طور پر تجسس پیدا ہوا۔ ڈیلا نے اس کا تجسس ابھارنے کے لیے مزید بتایا کہ کسی نے گین کو اسٹریٹچن زہر سے مارنے کی

”ٹھیک ہے، آگے بتاؤ۔“

”اس کے لئے پس منظر بتانا ضروری ہوگا“ اس کے بغیر تم شاید پوری طرح سمجھ نہ سکو“ گین نے کہا۔ مین نے اثبات میں سر ہلا کر اسے بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا ”کمپنی ہمیں کتابوں کی فروخت میں مدد دینے کے لیے بہت کچھ کرتی ہے۔ پبلٹی کرتی ہے، متوقع خریدار والدین کی فہرستیں فراہم کرتی ہے تاکہ ہمیں گھر گھر جا کر خریدار تلاش کرنے میں وقت ضائع نہ کرنا پڑے۔ ایسے متوقع خریداروں کے نام و پتے روزانہ اوسطاً دس کی تعداد میں فراہم کئے جاتے ہیں۔ یہ فہرست کبھی ڈاک سے بھیجی جاتی ہے، کبھی فون پر بتادی جاتی ہے اور ہم سے امید کی جاتی ہے کہ ہم ایک دن میں ان تمام دس خریداروں سے ملاقات کریں۔ گزشتہ حوالوں سے جو ملاقاتیں کرنا پڑتی ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں۔“

”میں سن رہا ہوں، کہتی جاؤ۔“

”نیل گرمس میری بہترین سہیلی ہے۔ اس نے فریڈ گرمس سے شادی کی اور اس شہر میں رہنے آگئی۔ ان کے پاس ایک بہت اچھا مکان ہے۔ اس میں گیٹ روم کے علاوہ ایک کمرہ اور ہے۔ اس کا اپنا ٹوائلٹ ہے مگر بیڑھیاں اتر کر دوسرے ہاتھ روم میں بھی جایا جاسکتا ہے۔ ایک سال قبل میرے حالات اچانک خراب ہو گئے، میں تھی دست اور بے سہارا ہو گئی تو نیل نے مجھے یہاں بلا لیا۔ پھر اسی کے مشورے سے میں نے اس کمپنی میں سیلز گرل کی حیثیت سے ملازمت کر لی۔“

”تمہارے اور نیل کے شوہر کے تعلقات کیسے ہیں؟“

پیری مین نے پوچھا۔

”مسئلہ تو یہی ہے مسٹر مین!“ گین نے جواب دیا۔ ”شروع میں وہ بے تعلقی سا رہا پھر اس نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ ایک گھر میں رہتے ہوئے ایسے مواقع ملنا مشکل نہیں ہوتا کہ وہ مجھے ایسے وقت دیکھ لے جب میں نے پورے کپڑے نہ پہنے ہوں۔“

”تم نے ایسے مواقع ملنے میں آسانی پیدا کی۔“

”ہرگز نہیں۔ میں اسے سخت ناپسند کرتی ہوں پھر وہ اشارے کنائے کرنے لگا۔ میں نے الگ رہنے کے بارے میں سوچا مگر نیل نے مذاق اڑایا۔ کہنے لگی وہ جانتی ہے کہ اس کا شوہر مجھے اشارے کرتا ہے لیکن تمام مرد خوب صورت لڑکیوں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔ اسے مجھ پر اعتبار ہے۔ میں اس کی بہترین دوست ہوں۔ بس اتنا کہوں کہ اسے دست درازی کا موقع نہ ملے اور میں نے ایسا ہی کیا۔ اس سے شاید

اس کے شوہر فریڈ گرمس کے مردانہ غور کو نہیں لگی۔ وہ مجھ پر تنقید کرنے لگا، عیب نکالنے لگا تاکہ میں گھر سے چلی جاؤں۔ گرمس برنس کے سلسلے میں زیادہ تر گھر سے باہر رہتا ہے۔ نیل کو بھی اس کے برنس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ شاید وہ اسے بتاتا ہی نہیں ہے۔ بہر حال وہ زیادہ تر سفر کرتا رہتا ہے اور کبھی خالی ہاتھ یا خالی جیب نہیں ہوتا۔ نیل کو بھی کوئی تجسس نہیں ہے۔ اس کا خیال ہے کہ شوہر کا کام کمانا ہے اور عورت کا گھر سنبھالنا۔ وہ عجیب خیالات کی عورت ہے۔ اب میں اصل مقصد کی طرف آتی ہوں۔ کل مجھے کمپنی کی طرف سے جو فہرست ملی، اس میں کسی فر۔ لنکلن جلت کا نام بھی شامل تھا۔ کیا تمہیں پتا ہے کہ جارج بیلڈنگ بسٹر کی اسٹیٹ، وٹاڈیل کے قریب کس جگہ واقع ہے۔“

”ہاں میں جانتا ہوں“ مین نے بتایا۔

”فر۔ لنکلن جلت کا گھر ٹرلی وے پر واقع ہے، بسٹر اسٹیٹ سے چوتھائی میل آگے۔ میں وہاں گئی تو مسز جلت سے ملاقات ہوئی۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ایسے وقت جائیں جب بیوی سے ہی ملاقات ہو۔ عموماً شوہر سے ملنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ کبھی کبھی بیوی خود کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی تو وہ شوہر سے ملانے کے لیے بلا لیتی ہے۔ وہاں جا کر مجھے پتا چلا کہ فر۔ لنکلن جلت حقیقت میں فریڈ گرمس ہے۔“

”یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟“ مین نے چونک کر پوچھا۔

”کئی باتوں سے، مثلاً میں مسز جلت سے بات کر رہی تھی

تو اس کا سات سالہ لڑکا گھر میں آیا۔ وہ ہوہو گرمس کی شکل و صورت کا تھا۔ اس کا نام فر۔ لنکلن جو نیئر تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا اس کے ڈیڈی کبھی فوج میں رہے ہیں۔ گرمس بھی ارفورس میں تھا اور چین میں لڑچکا تھا۔ جو نیئر نے جو جواب دیا وہ بھی یہی تھا کہ اس کے ڈیڈی ارفورس میں تھے اور چین کی جنگ میں شامل تھے۔ پھر میں نے جو نیئر سے اس کے ڈیڈی کا فوٹو دیکھنے کے لئے مانگا۔ جو فوٹو وہ لایا وہ سو فیصدی گرمس کا اور چین میں کھینچا گیا تھا۔ اس فوٹو میں پس منظر میں کچھ چینی حروف بھی نظر آرہے تھے۔ میں نے انہیں ذہن نشین کر لیا اور گھر جا کر ان کی تصویر بنائی۔ مسز جلت میرے سوالات سے چونک گئی اور اس نے جو نیئر کو اس کے کمرے میں بھیج دیا۔ اب اگر تم ان چینی حروف کا ترجمہ کرا سکو تو ہمیں اس اربیس کا نام معلوم ہو جائے گا اور مجھے نیل کو اگر حقیقت بتانا پڑی تو ثبوت کے ساتھ بتا سکوں گی۔“

”تم نے مسز جلت سے کب ملاقات کی تھی“ مین نے

پوچھا۔

”کل۔۔۔ کل سہ پہر۔“

”اور۔۔۔ اس نے تمہیں آج شام آنے کو کہا ہے۔ کیا اپنے شوہر سے ملانے کے لیے؟“

”مجھے نہیں معلوم۔ اس نے صرف اتنا کہا تھا کہ میں کل شام ساڑھے آٹھ بجے آسکتی ہوں۔ یعنی کہ آج۔“

”اچھا ٹھیک ہے۔ اب یہ زہر کا کیا معاملہ ہے؟“

”میں کل گھر واپس گئی تو فوراً ہی احساس ہوا کہ گرمی کو شبہ ہو گیا ہے۔ مجھ سے طرح طرح کے سوالات کرنے لگا کہ میں کہاں کہاں گئی تھی۔ میرے کسٹمرز کے نام کیا ہیں اور

میں نے سب بتا دیا۔ وجہ یہ تھی کہ کبھی کمپنی فہرست بھیجتی ہے اور کبھی فون پر نام بتا دیتی ہے۔ دونوں صورتوں میں نیل کو معلوم ہو جاتا ہے اور یہ امکان رہتا ہے کہ گرمی وہ فہرست دیکھ

لے۔ چنانچہ میں نہ بتاتی تو وہ زیادہ مشکوک ہو سکتا تھا۔“

”پھر کیا ہوا؟“

”بظاہر کچھ نہیں ہوا مگر رات کو جب ہم سونے سے قبل ڈرنک کر رہے تھے تو اس نے میرے لیے معمول کی ڈرنک

جن اور ٹانک تیار کی تو مجھے وہ بے حد کڑوی لگی۔ میں بہانہ کر کے اپنے کمرے میں گئی اور وہ ڈرنک واش بیسن میں

پھینک دی۔ پھر گلاس دھو کر اس میں سادہ پانی بھرا اور واپس جا کر وہ پانی اس طرح پیا جیسے جن اور ٹانک لی رہی ہوں۔ بعد

میں جب سونے کے لیے گئی تو میں نے انگلی گیلی کر کے واش بیسن کی سطح کو چھوا اور چکھا تو بہت زیادہ کڑواہٹ محسوس

ہوئی۔ میں نے یہ نشو پیر لے کر واش بیسن سے اچھی طرح رگڑ لیا۔ میں جاننا چاہتی تھی کہ ڈرنک میں اسٹریچن تو شامل

نہیں تھی۔“

”اور اگر معلوم ہو کہ واقعی ہے تب“ میں نے پوچھا۔

”تب میرا شبہ یقین میں بدل جائے گا۔ میرے خدا، سٹر مین تم خود دیکھ سکتے ہو کہ وہ ہرگز پسند نہیں کرے گا کہ اس کی

دہری زندگی کا حال نیل کو معلوم ہو اور اس راز کو چھپانے کے لیے وہ مجھے قتل کرنے سے ذرا نہیں ہچکچائے گا۔“

”کوئی بچہ ہے؟“ میں نے پوچھا۔

”نہیں۔۔۔ لیکن اس طرح کی صورت حال میں تم اندازہ کر سکتے ہو کیا ہوگا۔ نیل اس کو برباد کر سکتی ہے۔ بات کھل جائے تو گرمی کو سزا ہو سکتی ہے۔“

”ان دونوں میں سے پہلی بیوی کون ہے اور غیر قانونی بیوی کون ہے؟“

”مجھے معلوم نہیں۔“

”مگر تم یہ تو جانتی ہو کہ مسز جملٹ کا بیٹا جو نیر سات سال کا ہے اور۔۔۔“

”اس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا“ گین نے بات کاٹ دی ”جو نیر ناجائز اولاد بھی ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے، مسز جملٹ

نے بعد میں دباؤ ڈال کر اسے شادی پر مجبور کر دیا ہو۔ اس طرح ممکن ہے، نیل سے شادی پہلے ہو گئی ہو۔ سب کچھ بہت

الجھا ہوا ہے۔“

”چنانچہ ہمیں صورت حال سلجھانے کی کوشش کرنا چاہیے۔ بہتر ہوگا کہ تم اب نیل کے گھر واپس نہ جاؤ۔ جب

تک۔۔۔“

”مجھے جانا پڑے گا ورنہ نیل بہت پریشان ہو جائے گی اور ممکن ہے پولیس کو فون کر دے۔ مگر میرے واپس جانے میں

کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ گرمی آج صبح اپنے ایک بزنس ٹور پر جا چکا ہے اور ہفتے بھر سے پہلے واپس نہیں آئے گا۔ گھر

میں صرف میں اور نیل ہوں گے۔“

”اس کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ فر۔۔۔ لٹکلن جملٹ آج رات اپنے گھر واپس آجائے گا۔“ مین نے کہا۔ گین نے

اثبات میں سر ہلایا ”تم آج اس کے گھر جانے کا ارادہ رکھتی ہو؟“

”مجھے جانا ہی پڑے گا ورنہ گرمی کو قطعی یقین ہو جائے گا کہ میں اس کے راز سے واقف ہو گئی ہوں۔“

”تو تمہارے خیال میں مسز جملٹ کا شوہر گھر پر نہیں ہوگا؟“

”بالکل نہیں۔ وہ گھر آ بھی جائے اور اسے پتا چلے کہ میں آرہی ہوں تو وہ کوئی بہانہ کر کے گھر سے نکل جائے گا۔

ظاہر ہے، وہ میرا سامنا کیسے کر سکتا ہے۔ کیسے یہ خطرہ مول لے سکتا ہے کہ میں اسے پہچان لوں۔ وہ سامنے آئے گا تو مجھے

جان سے مارنے کا ارادہ کر کے آئے گا۔“

”وہ مشکل سے ہی ایسا کرے گا۔“

”مگر میرا تاثر اس کے بارے میں یہی ہے۔ مجھے امید نہیں ہے کہ وہ گھر پر ہوگا اور اگر میں اپنے طرز عمل سے یہ ظاہر کر سکی کہ مجھے کوئی شبہ نہیں ہے، میں صرف ایک متوقع

گاہک سے بات کرنے آئی ہوں تب مجھے کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔“

”لیکن تم یہ بھی نہیں چاہتیں کہ نیل اس طرح زندگی گزارے۔“

”بالکل نہیں چاہتی۔ میں یہ بھی نہیں چاہتی کہ گرمی کی واپسی کے بعد زیادہ دن اس کے گھر میں رہوں۔ بشرطیکہ

اسٹریٹجک کے بارے میں میرا شبہ محض دہم ہو۔  
”اور جیسے ہی اس بارے میں تمہیں یقین ہو جائے گا، تم  
نیل کو بتا دو گی؟“

”مگر پہلے سو فیصدی یقین ہونا ضروری ہے۔ اس کے بعد  
تو نیل کو بتانا ہی پڑے گا۔ پھر خدا ہی جانے وہ کیا کرے گی لیکن  
وہ خاموش بھی رہ سکتی ہے۔ پارٹ ٹائم بیوی رہنے پر قناعت  
کر سکتی ہے۔ اصل میں تو جس بیوی کو طوفان اٹھانا چاہیے  
وہ مسز جلت ہے اور میرے خیال سے وہ ضرور کوئی سخت قدم  
اٹھائے گی۔“

”اچھی بات ہے“ مین نے کہا ”اگر تم آج شام مسز  
جلت سے ملنے جانا چاہتی ہو تو جاؤ۔ وہاں کچھ کھانے پینے سے  
گریز کرنا۔ اگر اس کا شو ہر گھر پر ہو اور وہ گرمس ہی ہو تو کوئی  
جھگڑا مت کرنا۔ اس پر کوئی الزام مت لگانا، کوئی ایسی بات  
مت کرنا جس سے مسز جلت کو شبہ ہو کہ وہ غیر قانونی بیوی  
ہے۔ وہ اپنے شوہر سے متعارف کرائے تو کوئی ایسا تاثر مت  
دینا کہ تم گرمس کو پہلے سے جانتی ہو۔ یہ میرا کارڈ ہے۔ تم  
گرمس کو میرا کارڈ دینا اور پوچھنا کہ کیا تم پیری مینس وکیل کو  
جانتے ہو۔ اس سے کہنا کہ آج صبح میں نے پیری مینس سے  
بات کی تھی اور اس کا خیال ہے کہ وہ تمہیں جانتا ہے اور  
اس نے کہا ہے کہ تم اس سے بات کر لو تو اچھا ہے۔ اب وہ  
بات کرے، نہ کرے مگر اسے یہ ضرور اندازہ ہو جائے گا کہ تم  
مجھے سب کچھ بتا چکی ہو اور تمہاری زبان بند کرنے سے اسے  
کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔“

”میں سمجھ گئی۔“

”اپنا پتا اور فون نمبر ڈیلا اسٹریٹ کو بتا دینا۔ میرا کارڈ  
تمہارے پاس ہے۔ اگر تمہیں کسی خاص وجہ سے آج رات  
فون کرنا پڑے تو ڈریک سراغ رساں ایجنسی کو فون کر دینا۔ اس کا  
آفس چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے۔ پال ڈریک میرا تمام تفتیشی  
کام کرتا ہے۔ میں اس سے کہہ دوں گا کہ اگر تمہارا فون  
آئے تو فوراً مجھے اطلاع دے۔“

”مجھے کوئی فیس وغیرہ دینا ہو گی؟“ گین نے پوچھا۔

”سردست پانچ ڈالر کا چیک لکھ دو۔ اس طرح تم میری  
مٹوکلہ بن جاؤ گی۔ باقی فیس پر پھر بات کر لیں گے“ مینس نے  
جواب دیا ”اس کے علاوہ تم نے جس لفافے میں وہ ٹشو پیپر  
رکھا ہے، اسے بند کر کے کراس لگا کر اپنے دستخط کردو، اس  
طرح اس کی پہچان ہو سکے گی۔“

گین نے پانچ ڈالر کا چیک بھی لکھ دیا اور ٹشو پیپر لفافے  
میں رکھ کر اسے بند کیا اور جس طرح مینس نے کہا تھا، اسے

کراس کر کے اپنے دستخط کر دیے۔ اس کے بعد وہ پیری مینس  
اور ڈیلا اسٹریٹ کا شکریہ ادا کر کے رخصت ہو گئی۔ اس کے  
جانے کے بعد مینس نے پال ڈریک کو فون کر کے تاکید کی کہ وہ  
ہوشیار رہے اور آفس میں موجود بھی رہے۔ اگر کسی لڑکی  
گین ایسٹن کا فون آئے تو فوراً رابطہ قائم کر کے اس فون  
کی اطلاع کرے۔ مینس نے صرف اتنا ہی بتایا۔ اس کا خیال  
تھا کہ اس مرحلے پر پال ڈریک کو کیس کے بارے میں کچھ بتانا  
خلاف مصلحت ہوگا۔ اس کے علاوہ اسے بتایا کہ وہ ایک لفافہ  
بھیج رہا ہے، اسے فوراً ڈاؤنی کی لیبارٹری روانہ کر دیا جائے  
اور اس سے کہا جائے کہ وہ اندر رکھے ٹشو پیپر کا تجزیہ کر کے  
معلوم کرے کہ آیا ٹشو پیپر میں اسٹریٹجک جذب ہے یا نہیں۔  
ٹیسٹ کرنے میں تمام ٹشو پیپر استعمال نہ کرے کیونکہ باقی  
ٹشو پیپر کی بطور شہادت ضرورت پڑ سکتی ہے۔



سہ پہر ساڑھے چار بجے لیبارٹری انچارج ڈاکٹر ڈاؤنی کا  
فون آیا کہ پیری مینس نے ایک سربند لفافے میں جو ٹشو پیپر  
تجزیے کے لیے بھیجا تھا، اس کا ایک تہائی حصہ کاٹ کر ٹیسٹ  
کیا گیا تو اس پر اسٹریٹجک زہر کی موجودگی کا واضح ثبوت  
ملا ہے۔ مقدار کچھ زیادہ نہیں مگر یقینی طور پر موجود ہے۔ مینس  
نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ باقی ٹشو پیپر کو احتیاط سے  
محفوظ رکھے۔ ممکن ہے، اس بارے میں اسے عدالت میں  
گواہی دینا پڑے۔ مینس نے یہ رپورٹ ڈیلا اسٹریٹ کو بتائی  
ہے۔ اس کے بعد مینس نے پال ڈریک کو اپنے آفس بلا کر  
اسے بھی بتایا کہ جو ٹشو پیپر تجزیے کے لیے لیبارٹری بھیجا گیا  
تھا، اس پر اسٹریٹجک زہر کی موجودگی ثابت ہو گئی ہے اس لیے  
اب وہ زیادہ ہوشیار رہے۔ ساڑھے آٹھ بجے کے بعد گین  
کے فون کرنے کا امکان زیادہ ہو گیا ہے۔ ساڑھے آٹھ بجے وہ  
اور ڈیلا اسٹریٹ ہالی ووڈ براؤن کیفے میں ڈنر کرنے جائیں گے،  
ضرورت پڑنے پر وہاں فون کرنا۔

پیری مینس اور ڈیلا اسٹریٹ پونے آٹھ بجے تک آفس  
میں کام کرتے رہے۔ آٹھ بجنے میں پانچ منٹ پر آفس بند  
کر کے ہالی ووڈ براؤن کیفے پہنچے۔ کسی متوقع کال کے لیے مینس  
نے ایک فون... اپنی میز پر منکوا لیا۔ پھر انہوں نے کھانے کا  
آرڈر دیا اور اطمینان سے کھانا کھایا۔ سوانو بجے پال ڈریک  
نے فون کر کے بتایا کہ ابھی تک گین کی جانب سے کوئی کال  
نہیں آئی ہے۔ مینس نے کہا کہ بیس منٹ اور انتظار کر کے پھر  
فون کرے۔ نونج کر چالیس منٹ پر پال ڈریک کا فون آیا کہ  
ابھی ابھی گین کا فون ملا ہے مگر وہ خود مینس سے بات کرنا چاہتی

معلوم ہوا؟“

”ابھی نہیں۔ اچھا، کیا ٹشوپیپر پر زہر کی موجودگی تمہارے پلان پر اثر انداز ہوگی؟“

”مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ اب مجھے اندازہ ہوا کہ گرمس کتنا ذلیل آدمی ہے۔ کوئی اسے جان سے مار دے تو اچھا ہوگا۔“

”ایسی باتیں مت کرو۔“

”میں سنجیدگی سے کہہ رہی ہوں“ گین نے کہا ”اچھا ایک بات سنو۔ میرا خیال تھا کہ تم نے یہ معاملہ مجھ پر چھوڑا ہوا ہے۔ مگر اب ایسا لگتا ہے جیسے تم نے میری حفاظت یا نگرانی کے لیے کوئی سراغرساں مقرر کر دیا ہے۔ وہ بیکسٹر اسٹیٹ کے پاس میری واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔“

”میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا ہے“ مین نے جواب دیا ”مجھے اس کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔“

گین نے بتایا کہ وہ ایک خوب صورت اور مہذب آدمی تھا۔ اس نے کہا کہ اسے مدد کی ضرورت ہے مگر صاف ظاہر تھا کہ وہ بہانہ بنا رہا تھا۔ وہ بوند باندی میں کھڑا تھا مگر اس کے کپڑے خشک تھے۔ وہ بیکسٹر اسٹیٹ کے آہنی گیٹ کے پاس کھڑا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس کی کار کا ٹائر پنچر ہو گیا ہے۔

تھی اس لیے پال ڈریک نے اسے ہالی ووڈ براؤن کیفے کا نمبر بتادیا ہے چنانچہ وہ خود فون کرے گی۔ پال ڈریک سے بات کر کے مین نے ریسیور رکھا ہی تھا کہ گھنٹی بجنے لگی۔ مین نے ریسیور اٹھالیا۔ دوسری طرف سے گین کی آواز سنائی دی۔ اس نے بتایا کہ وہ برینک اور چٹس ورتھ کے درمیان واقع ایک سروس اسٹیشن سے فون کر رہی ہے۔

”سب کچھ ٹھیک ہے“ اس نے کہا ”میں نے اپنا پارٹ کامیابی سے ادا کیا۔ کسی کو ذرا سا شبہ بھی نہیں ہوا۔“

”کیا اس کا شوہر گھر پر نہیں تھا؟“ مین نے پوچھا۔

”نہیں۔ اور بقول مسز جلت کے اسے آنے میں کچھ تاخیر ہو جائے گی۔ اس نے کہا کہ سردست وہ کتابیں نہیں خرید سکتے۔ وہ بعد میں کبھی ضرورت سمجھیں گے تو خود کمپنی کو خط لکھ دیں گے۔ اب جبکہ کسی قسم کا کوئی شبہ پیدا نہیں ہوا ہے اس لیے میں نیل کے گھر واپس جانے کا ارادہ کر رہی ہوں۔“

”میرے پاس تمہارے لیے ایک خبر ہے“ مین نے کہا ”تم نے جو ٹشوپیپر دیا تھا اس پر اسٹرپیٹن زہر موجود ہے۔“

”مجھے اسی کا اندیشہ تھا“ گین نے چند لمحے سکوت کے بعد جواب دیا ”اچھا، کیا ان چینی حروف کے بارے میں کچھ

سینس ڈائجسٹ میں شائع ہونے والی سچی کہانیاں

ریا رڈی ایس پی ملک صفحہ کی ڈاڑھی

دستِ انتقام

اسیر ہوں

مزاِ عجبیگ کی یادداشتیں

شیطانِ صفت

سبز قدم

ایک یارڈی ایس پی کی پیشہ وارانہ زندگی کے پے چید کیوں کی وودا جرم و سزا کی وہ کہانیاں جو انسانی جس و ہوس کا آئینہ ہیں

قانونی پیچیدگیاں عدالتی کارروائی کے اہم موزونکات زن، زراور زلیں کے تنازعوں سے جنم لینے والے مقدمات

قیمت فی کتاب ۲۰ روپے، ڈاک خرچ ۱۶ روپے۔ چاروں کتابیں ایک ساتھ منگائے پر ڈاک خرچ معاف

کتابیاتِ سبلی کشر

دوسرے دن صبح کو جب گین پونے گیارہ بجے تک آفس نہیں پہنچی تو پیری مین کے کہنے پر ڈیلا اسٹریٹ نے نیل کے گھر فون کیا اور گین سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ دوسری طرف نیل بات کر رہی تھی۔ اس سے بات کر کے ڈیلا اسٹریٹ نے فون رکھ دیا اور مین کو بتایا کہ گین گھر پر نہیں ہے۔ وہ نوبے سے کچھ پہلے گھر سے نکل گئی تھی اور نیل کو کچھ پتا نہیں کہ آج کے دن کے لیے گین کا پروگرام کیا ہے اور اس سے کہاں رابطہ کیا جاسکتا ہے مگر اس کا خیال ہے کہ گین شاید کچھ دیر بعد کہیں سے فون کرے۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ ڈیلا اسٹریٹ کے فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے ریسپور اٹھا کر بات کی اور پھر مین کو بتایا کہ گین آگئی ہے۔ مین نے ڈیلا سے کہا کہ وہ خود جا کر اسے اندر لے آئے اور تاخیر سے آنے پر خبردار کر دے کہ اسے وقت کی پابندی کرنا چاہیے۔ ڈیلا اسٹریٹ چند لمحے بعد لوٹی تو گین اس کے ساتھ تھی مگر وہ بڑی پریشان اور گھبرائی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ مین نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پوچھا۔

”کیا کل رات گر مس غیر متوقع طور پر واپس آگیا تھا؟“  
 ”اب وہ کبھی واپس نہیں آئے گا“ گین نے جواب دیا۔  
 ”وہ مرچکا ہے۔“

”تمہیں کیسے معلوم ہوا؟“ مین نے چونک کر پوچھا۔  
 ”میں نے اس کی لاش دیکھی ہے۔“  
 ”کب؟“

”تقریباً پون گھنٹا پہلے۔“  
 ”مگر ڈیلا نے ابھی کچھ دیر پہلے اس کی بیوی سے بات کی۔۔۔“

”اسے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوگا۔ کسی کو بھی معلوم نہیں ہوگا کہ گر مس کو قتل کیا جا چکا ہے۔“  
 ”تم نے قتل کیا ہے؟“ مین نے پوچھا۔ گین نے نفی میں سر ہلایا۔  
 ”مجھے تفصیل سے بتاؤ۔ تمام ضروری حقائق۔ تم نے اسے کہاں دیکھا؟“

”بیکسٹر کی اسٹیٹ پر۔“

”تم وہاں کیا کرنے گئی تھیں؟“

”میں اس سراغرساں کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کرنے کی امید میں گئی تھی“ گین نے جواب دیا ”جس نے گزشتہ رات مجھے وہ ریو الور دیا تھا۔“  
 ”ریو الور!“ مین چونک گیا ”مجھے شروع سے ساری

اس کے پاس زائد ٹائر تھا مگر وہ بھی پتھر تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ گین اسے کسی سروس اسٹیشن تک کے لیے لفٹ دے دے تاکہ وہ وہاں سے کوئی آدمی لے جا کر یا تو ٹائر تبدیل کر دے یا کار کھینچ کر سروس اسٹیشن لے جائے۔ اس نے گین کو روکنے کے لیے ٹارچ استعمال کی تھی۔ اس نے گین کو اپنا بیج بھی دکھایا چنانچہ گین اسے اپنی کار میں سروس اسٹیشن تک لے گئی اور اب وہیں سے مین کو فون کر رہی ہے۔ اس نے بتایا اس کا ارادہ ہے کہ اگر اس خوب صورت آدمی نے کھانے کی دعوت دی تو اس کے ساتھ چلی جائے گی ورنہ پھر گھر واپس لوٹ جائے گی۔ اگر مین اسے کل صبح کا کوئی ٹائم دے دے تو وہ اس کے آفس آکر اس معاملے پر بات کرے گی۔

”میرا مشورہ ہے“ مین نے کہا ”کہ تم آج رات کسی کے ساتھ بھی باہر مت جانا۔ جب تم گھر جاؤ تو نیل سے بات کرنا اور پھر سونے چلی جانا۔ اگر گر مس گھر میں موجود ہو یا بعد میں آجائے تو اس گھر کو فوراً چھوڑ دینا۔ کسی بھی ہوٹل جا کر ڈریک سراغرساں ایجنسی کو فون کرنا اور بتانا کہ کہاں تھری ہو۔“

”مگر گر مس گھر پر نہیں ہوگا۔“

”یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو؟“

”وہ کسی بزنس ٹور پر چلا گیا ہے اور ایک ہفتے سے قبل واپس نہیں آئے گا۔ مگر کبھی کبھی وہ غیر متوقع طور پر آ بھی جاتا ہے۔“

”ممکن ہے“ آج کی رات بھی ایسی ہی ہو جب وہ خلاف توقع آجائے۔ بہر حال تم کل صبح میرے دفتر آنا۔“  
 ”کس وقت؟“

”ساڑھے دس بجے“ مین نے ڈیلا اسٹریٹ سے مشورہ کر کے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے“ میں آجاؤں گی“ گین نے وعدہ کیا اور ریسپور رکھ دیا۔ مین نے اس کے بعد پال ڈریک کو فون کیا۔ اس سے پوچھا کہ اس نے تو اپنے کسی کارکن کو بیکسٹر اسٹیٹ نہیں بھیجا تھا۔ پال ڈریک نے انکار کیا کہ وہ دی جانے والی ہدایات کی پابندی کرتا ہے۔ مین نے کسی کارکن کو بیکسٹر اسٹیٹ بھیجنے کو نہیں کہا تھا تو وہ کیوں بھیجتا؟ مین نے کہا کہ اب پال کو آفس میں رکنے کی ضرورت نہیں ہے مگر وہ اپنی آپریٹر کو تاکید کر دے کہ اگر رات میں کسی بھی وقت گین فون کرے تو فوراً پیری مین کو اطلاع دی جائے اور اگر اس نے آفس میں کسی کارکن کو روک رکھا ہے تو اسے بھی گھر جانے کو کہہ دے۔

بات بتاؤ۔ تم کل شام مسز جلٹ سے ملنے گئی تھیں۔ جلٹ گھر پر نہیں تھا۔ مسز جلٹ نے تم سے کہا کہ وہ سردست کتابیں خریدنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ تم وہاں تقریباً گھنٹا بھر رہیں پھر کیا کیا؟“

”میں گھر سے باہر آگئی۔ تمہیں یاد ہوگا، کل دن بھر بارش ہوتی رہی تھی۔ شام کے وقت کچھ کمی آگئی مگر بوندا باندی ہوتی رہی۔ میں آہستہ رفتار سے کار چلا رہی تھی۔ جب میں بیسکٹر اسٹیٹ کے گیٹ کے پاس پہنچی تو ایک ٹارچ جلتی بجھتی نظر آئی پھر وہ آدمی سڑک کے درمیان آکر مجھے رکنے کا اشارہ کرنے لگا، میں نے کار روک لی۔“

”پھر کیا ہوا؟“

”اس آدمی کی کار وہاں کھڑی تھی اور اس کی ڈکی کا کور اٹھا ہوا تھا۔ اس نے بتایا کہ اس کا ٹائر پکڑ ہو گیا ہے۔ اس کے پاس جیک نہیں ہے کہ کار کا پتیا تبدیل کرے۔ وہ کسی قریب ترین سروس اسٹیشن جانا چاہتا تھا تاکہ کسی کو وہاں سے لا کر ٹائر تبدیل کرائے۔ وہ میری کار میں لفٹ لینا چاہتا تھا۔ آدمی خوب صورت اور مہذب تھا۔ اس نے کوئی برساتی بھی نہیں پہنی تھی اور اس کے کپڑے خشک تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے وہاں کھڑے دیر نہیں ہوئی تھی یا پھر کار میں بیٹھ کر میرے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے دروازہ مقفل رکھا مگر کھڑکی کا شیشہ کچھ نیچے کر لیا تاکہ اس کی بات سن سکوں۔ اس نے اپنی جیب سے اپنا بیج نکال کر دکھایا اور کہا کہ وہ سراغرساں ہے۔ جب اس پر بھی میں نے دروازہ نہیں کھولا تو وہ اضطراب آمیز انداز میں ہنسنے لگا اور بولا ”میں سراغرساں ہوں۔ تم سے چھیڑ چھاڑ نہیں کروں گا پھر بھی تمہیں اعتماد نہ ہو تو میں اپنا ریوالور تمہیں دے دیتا ہوں۔ تاکہ میں کسی بھی طرح تمہیں پریشان کروں تو تم کار روک کر مجھے اترنے کا حکم دے سکتی ہو۔“ یہ کہتے ہوئے اس نے کھڑکی کی جھری سے ریوالور میری طرف پھینک دیا۔ میں نے ریوالور اٹھا کر دروازہ کھولا اور اسے اندر بیٹھنے کو کہا۔“

”پھر کیا ہوا؟“

”پھر میں اسے وٹا ڈیل کے سروس اسٹیشن لے گئی۔ وہ اتر کر سروس اسٹیشن کے ملازم کے پاس گیا جو کسی کار میں پیٹرول ڈال رہا تھا۔ اس سے کچھ بات کی اور پھر ریٹ روم کی طرف چلا گیا اور میں تمہیں فون کرنے لگی۔ فون کرنے کے بعد جب وہ کافی دیر تک ریٹ روم سے نہیں نکلا تو میں نے ملازم سے پوچھا۔ اس نے جواب دیا کہ کسی آدمی نے اس سے کوئی بات نہیں کی۔ اس نے بتایا کہ اس نے میری

کار آتے اور ایک آدمی کو اترتے دیکھا تھا۔ پھر وہ سروس اسٹیشن کے عقب میں چلا گیا تھا۔ وہ کام میں مصروف تھا اس لیے دیکھ نہیں سکا کہ وہ آدمی پھر کہاں گیا۔ میں نے ملازم سے کہا کہ وہ ریٹ روم میں جا کر دیکھے۔ اس نے دیکھا مگر وہ آدمی نہ جانے کہاں چلا گیا تھا۔“

”پھر تم نے کیا کیا؟“

”میں گھر چلی گئی۔“

”اور وہ ریوالور؟“

”وہ میرے پاس تھا۔“

”اچھا، گھر پہنچ کر تم نے کیا کیا؟“

”میں نے نیل سے کہا کہ میرے سر میں شدید درد ہے اس لیے میں سونے جا رہی ہوں۔ میں اپنے کمرے میں چلی گئی مگر نیل وہیں آگئی۔ کہنے لگی کہ تم جھوٹ تجھی سلیقے سے نہیں بول سکتیں۔ ان دنوں تمہارا طرز عمل بڑا عجیب سا ہے۔ مجھے بتاؤ، معاملہ کیا ہے؟ کیا تم میرے شوہر سے رومان لڑا رہی ہو؟ اگر ایسا ہے تو پھر ہمارے تعلقات ٹوٹ سکتے ہیں۔ لیکن اگر یہ کچھ دیر کی تفریح ہے تو میں اسے نظر انداز کر سکتی ہوں۔“

”اس کے بعد تم نے اسے ساری بات بتادی؟“

”نہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ میں ہرگز اس کے شوہر سے رومان نہیں کر رہی ہوں۔ اگر میرا رویہ اس وقت کچھ عجیب سا تھا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک سراغرساں سے میری ملاقات ہوئی تھی۔ اس نے مجھے اپنا ریوالور دیا اور پھر خود غائب ہو گیا۔ میں نے اپنے شکوک کے بارے میں کچھ نہیں بتایا، نہ یہ بتایا کہ کہاں گئی تھی نہ تمہارے بارے میں کچھ کہا۔“

”پھر کیا ہوا؟“ میں نے پوچھا۔

”اس نے مجھ پر جرح کرنے کی کوشش کی۔ کہا کہ سراغرساں لوگ اس طرح اپنے ریوالور لڑکیوں میں تقسیم نہیں کرتے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اسے یقین ہے کہ گرمس کے دماغ میں ضرور کوئی پھجڑی پک رہی ہے، جس کا تعلق مجھ سے ہے۔ وہ جاننا چاہتی تھی کہ اس کا شوہر مزید چھیڑ چھاڑ تو نہیں کر رہا ہے۔ ہم نے کچھ دیر ایسی ہی باتیں کیں، آخر وہ مطمئن ہو گئی اور بولی کہ وہ میرے لیے ملک شیک بنا کر لارہی ہے۔ میں اسے لی کر آرام سے لیٹ جاؤں۔ وہ میرے اور اپنے لیے ملک شیک بنا کر لائی۔ میں نے لی لیا پھر وہ چلی گئی۔ مجھے امید نہیں تھی کہ میں سکون سے سو سکوں گی لیکن بستر پر لیٹتے ہی ایسی نیند آئی جیسی پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔ صبح اٹھی تو نیل نے ایک بار پھر وہ بات چھیڑ دی۔ اس کا خیال تھا کہ

”مجھے تمہاری دوست نیل گرمس کا خیال درست معلوم ہوتا ہے“ اس نے گین سے کہا ”کہ تمہیں جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا۔ تم نے جو کہانی سنائی وہ۔۔۔“

”حرف بہ حرف سچ ہے“ گین نے غصے سے بات کاٹی ”میں بہترین انداز میں جھوٹ بول سکتی ہوں۔ اگر میں جھوٹ بول رہی ہوتی تو اس سے کہیں اچھی کہانی گھڑ سکتی تھی جو اتنی متاثر کن ہوتی کہ کوئی اس پر شبہ نہ کرتا۔ میں جانتی ہوں کہ یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے کہ اس سراغرساں نے اپنا ریوالور اس لیے مجھے دے دیا کہ میں اس کی چھیڑچھاڑ سے بچ سکوں مگر وہ جانتا تھا کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو میں اسے کبھی اپنی کار میں لفٹ نہ دیتی۔ میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔“

”اچھی بات ہے“ مین نے بڑی سنجیدگی سے کہا ”تم میری مٹکلہ ہو اور میں تمہارے بچاؤ کے لیے جو کچھ کروں گا، یہ سمجھ کر کروں گا کہ تم نے مجھ سے سچ کہا ہے۔ اگر جھوٹ بولا ہے تو یہ جھوٹ تمہیں گیس چیمبر تک لے جاسکتا ہے۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ تم پر جرح کر سکوں یا کسی بات کو چیک کر سکوں۔ میں اسی بنیاد پر عمل کروں گا کہ تم سچ بول رہی ہو۔ اس لیے خیال رکھنا کہ اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو میرا اٹھایا ہوا ہر قدم تمہارے خلاف جاسکتا ہے۔ یہ بات سمجھتی ہو؟“ گین نے اثبات میں سر ہلایا۔

”ٹھیک ہے“ مین نے کہا ”تمہارے پاس متوقع گاہکوں کی کوئی ایسی فرسٹ ہے جن سے تمہیں آج ملنا ہے۔“

”ہاں۔ میرے پاس سارا دن مصروف رہنے کے لیے ایک فرسٹ موجود ہے“ گین نے جواب دیا۔

”تو جاؤ، ان سب سے ملاقاتیں کرو۔“

”مگر کیا یہ میری ذمہ داری نہیں کہ کوئی لاش دیکھوں تو پولیس میں رپورٹ کروں“ گین بولی۔

”جیسا میں کہہ رہا ہوں، ویسا کرو۔ آفس سے نکلو اور اپنے گاہکوں سے ملنا شروع کر دو۔“

”پھر اس لاش کا کیا ہو گا؟“

”تم سے توقع کی جاتی ہے کہ لاش کی رپورٹ کرو۔ وہ تم نے کردی، یعنی مجھے۔“ مین نے کہا ”میں تمہارا وکیل ہوں اور تمام حالات سے نمٹنا میرا کام ہے۔ خیال رہے، ایسا کوئی کام مت کرنا جس سے ظاہر ہو کہ تم قانون سے بھاگ رہی ہو۔ جاؤ اور اپنا معمول کا کام انجام دو۔ تمہیں کسی کو کچھ نہیں بتانا ہے۔ چونکہ گرمس کی موت عجیب حالات میں ہوئی ہے اور چونکہ تم نے اس امکان کا انکشاف کیا ہے کہ نیل گرمس غیر قانونی بیوی ہے اور اس کا شوہر فریڈ گرمس

سراغرساں کے بارے میں میری کہانی ہرگز قابل یقین نہیں ہے، میں کوئی بات چھپا رہی ہوں۔ میں نے اسے ریوالور لا کر دکھایا۔ ہم نے اس کا سلنڈر کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک گولی چلائی گئی ہے۔“

”صرف ایک گولی؟“ مین نے سوال کیا۔ گین نے اثبات میں سر ہلایا ”پھر تم نے کیا کیا؟“ مین نے پوچھا۔

”میں نے سوچا کہ میں خود جا کر اس سراغرساں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کروں گی“ گین نے جواب دیا ”وہ واحد جگہ جہاں سے مجھے اس کا کوئی سراغ مل سکتا تھا، بیسکٹر اسٹیٹ اور اس کا گیٹ تھا۔ میں وہاں گئی تو گیٹ کھلا ہوا تھا۔ میں کار اندر واقع مکان تک لے گئی۔ اطلاعی گھنٹی بجائی، کوئی جواب نہیں ملا۔ مجھے ڈر تھا کہ کوئی کتا موجود نہ ہو اس لیے کار میں بیٹھے بیٹھے عقبی حصے کی طرف گئی۔ واپس لوٹنے لگی تو بارش کے نتیجے میں زمین نرم ہونے کی وجہ سے ایک جگہ کار کا پسیا پھنس گیا۔ میں نے اسے نکالنے کی کوشش کی مگر جب نہیں نکلا تو میں کار سے اتر گئی اور مکان کی طرف چلی۔ اسی وقت میں نے گھنٹی جھاڑیوں میں سے ایک پیر نکلا ہوا دیکھا۔ میں اور آگے بڑھی۔ وہ کسی مرد کی ٹانگ تھی۔ جلد ہی دوسری ٹانگ بھی نظر آگئی جو مڑی ہوئی تھی۔ میں جھاڑی کی جانب اور آگے بڑھی تو مجھے گرمس کا مردہ چہرہ نظر آیا۔“

”وہ مرچکا تھا؟“

”یقینی طور پر۔ میں نے جھک کر اس کا چہرہ بھی چھوا جو برف کی طرح سرد تھا۔“

”تمہیں یہ کیسے خیال آیا کہ اسے قتل کیا گیا ہے؟“

”اس کے سینے میں گولی کا سوراخ تھا۔ میں بے حد گھبرا گئی اور کار کی طرف بھاگی۔ اندر بیٹھ کر ایک بار پھر کار کا پسیا گڑھے سے نکالنے کی کوشش کی۔ ایک سیلر پورا دبایا اور شکرے پسیا گڑھے سے نکل آیا۔“

”ریوالور کا کیا بنا؟“

”ریوالور کے سلسلے میں، میں نے بڑی ہی احمقانہ حرکت کی۔ گیٹ کے قریب پہنچ کر میں کار سے اتری اور جتنا زور سے پھینک سکتی تھی، اس ریوالور کو جھاڑیوں میں پھینک دیا۔ پھر کار میں بیٹھی اور نیل کے گھر واپس جانے لگی تھی کہ اچانک یاد آیا کہ ساڑھے نو بجے تم سے ملنا ہے چنانچہ میں نیل کے گھر جانے کے بجائے یہاں آگئی۔“

پیری مین نے گین کو گھورا اور پھر ڈیلا اسٹریٹ کی طرف غور سے دیکھا۔



”تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟“

”میرے ایک مٹوکل نے اس لاش کو دیکھا تھا۔“

”وہ مٹوکل اب کہاں ہے؟“

”یہ میں نہیں جانتا۔ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ وہ مٹوکل میرے آفس سے جا چکا ہے۔“

”مگر ہم اس سے سوالات کرنا چاہتے ہیں۔ اسے واپس بلاؤ۔“

”قانون کہتا ہے کہ اگر مجھے کسی لاش کے بارے میں بتایا جائے تو میں وکیل کی حیثیت سے قانون کو مطلع کروں۔“

قانون یہ نہیں کہتا کہ میرا مٹوکل لاش ملنے کی رپورٹ کرنے کے علاوہ کوئی بیان بھی دے اور نہ ہی مجھ پر پابندی لگاتا ہے کہ میں اپنے مٹوکل کی شخصیت کا اظہار بھی کروں۔ مجھے اتنا ہی کہنا تھا ”یہ کہتے ہوئے مین نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔“



پال ڈریک، پیری مین کے آفس میں داخل ہوا۔ اس نے مین کی ہدایت کے مطابق اپنے کارکنوں کو کام پر لگایا تھا۔ مین نے اس سے جارج بینکسٹر کے بارے میں پوچھا۔

پال ڈریک نے جواب دیا کہ جارج کروڑ پتی آدمی ہے اور اس نے کئی قسم کے کاموں میں سرمایہ لگا رکھا ہے۔ عمر تقریباً پچیس سال ہے اور آج کل اکیلا ہے۔ چار پانچ سال قبل بیوی کو طلاق دے چکا ہے، جس کا بڑا اسکینڈل بنا تھا۔ بیوی نے بیس لاکھ ڈالر حاصل کر کے طلاق لی تھی۔ مین نے پال کو مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا۔ اس کے علاوہ فرینکلن جملٹ جو ٹریڈی وے پر اپنی بیوی اور بیٹے کے ساتھ رہتا تھا، گزشتہ رات قتل کر دیا گیا ہے۔ اس کی لاش بینکسٹر اسٹیٹ پر پائی گئی ہے، اس کے متعلق تحقیقات کرنے کی ہدایت دی۔

لاش کی رپورٹ خود مین نے پولیس کو دی تھی۔ اس کے علاوہ مین کا خیال تھا کہ بینکسٹر اسٹیٹ پر گیت کے پاس جھاڑی میں ممکن ہے، اےسٹریہ ۳۸ بور کارپوریشن ہوا۔

پال ڈریک وہاں جائے، آس پاس منڈلاتا رہے اور اگر پولیس وہ ریوالور پالے تو پال اس کی اطلاع مین کو دے۔ پولیس اس طرف متوجہ نہ ہو تو پال ڈریک خود پولیس سے پوچھے کہ کیا وہ وہاں آس پاس تلاشی لے سکتا ہے۔ پولیس یقیناً اجازت نہیں دے گی بلکہ خود متوجہ ہو جائے گی۔ مین نے کہا کہ اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ پال ڈریک اس ریوالور کو تلاش کر لے بلکہ وہ چاہتا ہے ریوالور پولیس کو ملے اور اسے مل جائے تو اس کی اطلاع مین کو ہو جانا چاہیے۔ پولیس اگر پوچھے کہ پال ڈریک کو واردات کی اطلاع کیسے

حقیقت میں فرینکلن جملٹ ہے اور مسز جملٹ پہلی بیوی ہونے کی وجہ سے اس کی قانونی بیوی ہے۔ ان تمام باتوں کے سلسلے میں تم نے اپنے معاملات میرے ہاتھوں میں سوپ دیے ہیں اور اب تمہیں میری ہدایات پر عمل کرنا ہے۔ میں تمہیں ہدایت کر رہا ہوں کہ تم اپنا روزمرہ کا کام انجام دو۔ کتابیں فروخت کرنے کی کوشش کرو۔ نیل کو فون مت کرنا۔ دن ختم ہونے تک کسی سے کوئی رابطہ مت کرنا اور جب اپنا کام ختم کر لو تو گھر واپس جاؤ۔ اگر اس سے قبل کوئی تم سے رابطہ نہیں کرتا تو میں یا میری طرف سے کوئی اور تمہیں گرمس کے گھر موجود ملے گا۔“

گین چلی گئی تو پیری مین نے ڈیلا اسٹریٹ سے کہا کہ وہ پال ڈریک کے آفس جائے اور اس سے کہے کہ ہمیں اس سراسر نام معلوم کرنا ہے جس کی کارکل رات بینکسٹر اسٹیٹ کے پاس کھڑی تھی۔ ہمیں یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ وٹاڈیل کے سروس اسٹیشن کا وہ کون سا ملازم تھا جو بینکسٹر اسٹیٹ کے پاس کار کا نمائندہ تبدیل کرنے گیا تھا۔ پال سے کہو کہ وہ اس کام کے لیے جتنے آدمی ضروری ہوں انہیں روانہ کر کے یہاں آئے تاکہ اسے ضروری باتیں بتائی جاسکیں۔

”اور لاش کا کیا ہوگا؟“ ڈیلا اسٹریٹ نے پوچھا۔

”باہر جاتے ہوئے گرتی سے کہتی جانا کہ وہ لیفٹیننٹ ٹریگ کو فون کر کے اس سے میری بات کرائے۔“

ڈیلا اسٹریٹ کے جانے کے کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بجی۔ دوسری طرف سے ٹریگ بات کر رہا تھا۔

”ہیلو لیفٹیننٹ“ میں پیری مین بول رہا ہوں ”مین نے ریسیور اٹھا کر کہا ”کیا حال ہے؟“

”غالباً تم نے کچھ معلومات حاصل کرنے کے لیے فون کیا ہے؟“ ٹریگ نے پوچھا۔

”نہیں“ اس بار تو کچھ معلومات دینا چاہتا ہوں ”مین نے جواب دیا۔ ”ایک ایسی واردات کی اطلاع دے رہا ہوں جو بظاہر قتل کی معلوم ہوتی ہے۔“

”بہت خوب۔ عموماً لاشیں دریافت کرنے کا کام تم ہمارے ذمے ڈال دیتے ہو۔ خیر کیا تم مجھے مقتول کا نام بتا سکتے ہو۔“

”میرا خیال ہے کہ اس کا نام فرینکلن جملٹ ہے جو وٹاڈیل کے پاس ٹریڈی وے پر رہتا ہے اور تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہ مقام جارج بینکسٹر اسٹیٹ کے قریب واقع ہے۔ مسٹر جملٹ کی لاش بینکسٹر کے مکان کے عقب میں ڈرائیو کے قریب کسی جھاڑی میں پڑی ہے۔“

ہوئی تو پال کہہ دے کہ اسے پیری مین نے بتایا تھا اور وہ اسی کے لیے کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایکس کار کے بارے میں بھی معلومات مطلوب ہیں جو کل رات بیکسٹر اسٹیٹ کے پاس کھڑی تھی اور غالباً اس کا ٹائر پتھر ہو گیا تھا۔ مزید یہ کہ وٹاڈیل کے قرب و جوار میں جتنے سروس اسٹیشن ہیں وہاں سے معلوم کیا جائے کہ وہاں سے کوئی آدمی بیکسٹر اسٹیٹ کے قریب کسی کار کی سروس کرنے گیا تھا۔ اس کا رجسٹریشن نمبر کیا تھا اور یہ کہ اس کا مالک کون ہے۔

مین پال ڈریک کو ہدایات دے رہا تھا کہ اچانک آفس کا دروازہ کھلا اور لیٹیننٹ ٹریگ اندر داخل ہوا۔ وہ ہمیشہ یوں ہی بغیر اطلاع کے آجاتا تھا جس پر اس کی مین سے نوک جھوک بھی چلتی رہتی تھی۔ اسے آتے دیکھ کر مین نے پال ڈریک کو جانے کے لیے کہا کہ اسے جو ہدایات دی گئی ہیں۔ ان کے مطابق عمل کرے۔

”میں اس طرف آیا ہوا تھا“ ٹریگ نے کہا ”سوچا تم سے بھی دعا سلام کر لوں۔“

”ہاں“ اور اگر میرے آفس میں کوئی موکل موجود ہے یا یہاں سے جا رہا ہے تو اسے بھی دیکھ لوں“ مین نے جواب دیا۔

”اس کی فکر مت کرو۔ تمہارا فون ملتے ہی تمام قرب و جوار کے علاقے کو نگرانی میں لے لیا گیا تھا لیکن شاید تمہارا موکل اس سے پہلے ہی نکل گیا تھا۔ بہر حال یہ بات تو ذرا مشکل ہے کہ جسے بھی اس بلڈنگ سے نکلتے دیکھا جائے اسے روک کر پوچھا جائے کہ تم پیری مین کے موکل ہو یا نہیں لیکن جیسا کہ میں نے کہا، تم فکر مت کرو۔ ہم نے اپنا جال پھیلا دیا ہے۔ آس پاس جتنے بھی کار پارکنگ مقامات ہیں سب جگہ چیکنگ کی جا رہی ہے۔ جس نے بھی گزشتہ ایک گھنٹے کے دوران میں وہاں کار کھڑی کی ہے، تاکید کر دی گئی ہے کہ ان میں سے کسی کو بھی ضروری چیکنگ کے بغیر کار لے جانے کی اجازت نہ دی جائے۔“

”میرا خیال تھا کہ تم پہلے بیکسٹر اسٹیٹ دوڑے جاؤ گے۔“

”ہم وہاں بھی پہنچ گئے ہیں۔ ضروری تفتیش وہاں بھی کی جا رہی ہے“ ٹریگ نے جواب دیا ”لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارے موکل کو کیسے معلوم ہوا کہ بیکسٹر اسٹیٹ پر کوئی قتل ہوا ہے۔“

”ممکن ہے، کسی نے میرے موکل کو اس لاش کے وہاں ہونے کے بارے میں بتایا ہو پھر میرے موکل نے مجھے بتادیا ہو

اور ممکن ہے، میں نے اپنے موکل کو مشورہ دیا ہو کہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ پولیس میں رپورٹ کر دی جائے۔“

”ہاں یہ ممکن تو ہے مگر میرے خیال میں ایسا ہوا نہیں ہوگا۔“

”اگر میرے موکل نے اس آدمی کو قتل کیا ہوتا تو میں پولیس میں رپورٹ نہ کرتا۔ میں اسے مشورہ دیتا کہ ایسا کوئی بیان دینے کی ضرورت نہیں ہے جو اسے واردات میں ملوث کر دے اور میں اس کی بات کو پیشہ ورانہ راز خیال کرتا۔“

”اس صورت میں میرا اندازہ ہے کہ جائے واردات پر کوئی ایسی چیز موجود ہے جسے تم چاہتے ہو کہ پولیس تلاش کر لے“ یہ کہہ کر ٹریگ اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہوا ”وہ آلہ قتل بھی ہو سکتا ہے۔ ہم یہاں جو کر سکتے تھے کر چکے۔ اب ہمیں دیکھنا چاہیے کہ وہاں بیکسٹر اسٹیٹ پر پولیس کی توجہ کے لیے کیا چیز موجود ہے“ اتنا کہہ کر ٹریگ اور اس کے ساتھی واپس چلے گئے۔



ٹریگ کے جانے کے بعد پیری مین نے ڈیلا اسٹریٹ سے کہا کہ ممکن ہے، ٹریگ آفس بلڈنگ کی نگرانی کر رہا ہو تاکہ اس کی نقل و حرکت پر نگاہ رکھ سکے مگر اس کا نیل گرس سے ملنا بے حد ضروری ہے۔ ابھی وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا کہ اچانک آفس کا دروازہ کھلا اور ٹریگ دوبارہ اندر داخل ہوا مگر اس مرتبہ گین ایلسٹن بھی اس کے ساتھ تھی جو بڑی خوف زدہ نظر آرہی تھی۔

”میں نے سوچا کہ واپس آکر تمہیں حیرت میں ڈال دوں“ اس نے مسکراتے ہوئے کہا ”یہ نوجوان عورت مس گین ایلسٹن ہے، میرا خیال تھا کہ شاید تم اسے پہچانتے ہو گے۔“

”یہ خیال تمہیں کیسے ہوا؟“ مین نے سپاٹ چہرے کے ساتھ پوچھا۔

”اس کی چیک بک سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کل تمہارے نام پانچ ڈالر کا چیک کاٹا ہے۔“

”تمہیں اس کی چیک بک دیکھنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔“

”میں جانتا ہوں۔ ہم لوگ کبھی کبھی ایسی چھوٹی موٹی غلطیاں کر جاتے ہیں مگر بات ایسی تھی جسے معلوم کرنا ضروری تھا۔ بہر حال یہ خاتون بتانے سے انکار کر رہی ہے کہ اس نے یہ چیک تمہیں کیوں دیا تھا یا یہ کہ پچھلے ایک گھنٹے میں کہاں تھی۔ ہر سوال کے جواب میں اس کا کہنا ہے کہ پہلے وہ تم سے

”اور یاد رکھنا!“ مین بولا ”کہ سوال خواہ کچھ ہو، تم اس کا جواب نہیں دو گی۔“  
جب ٹریگ، گین کو لے کر چلا گیا تو مین نے ڈیلا سے کہا۔

”نیچے جا کر میری کار نکالو۔ گاڑی اشارت رکھنا۔ دس منٹ تک پارکنگ لاٹ پر رہنا۔ دس منٹ بعد کار لے کر بلڈنگ کے صدر دروازے پر آ جانا۔ میں انتظار کر رہا ہوں گا میرے بیٹھے ہی کار اشارت کر دینا۔“  
”نیل گر مس کے گھر جانا ہے؟“ ڈیلا اسٹریٹ نے پوچھا۔

”ہاں۔ اس پہلو سے ہم پولیس سے ایک جست آگے ہیں۔“  
”مگر وہ جلد ہی برابر آ جائے گی۔“

”ہاں ضرور۔ مگر شاید تب ہم اس سے ایک جست اور آگے جا چکے ہوں“ مین نے جواب دیا۔

○☆○

ڈیلا اسٹریٹ نے ۳۶ منڈیلا ڈرائیو پر گر مس کے گھر کے سامنے کار روک دی۔ دونوں کار سے اتر کر فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے مکان کی طرف بڑھے۔ مین نے اطلاعی ٹھنٹی کا بن دیا۔ نیل گر مس نے دروازہ کھولا، مین نے اپنا تعارف کرایا۔ پیری مین کا نام سن کر نیل پُر جوش ہو گئی۔ وہ پہلے سے اسے جانتی تھی اور اپنے بقول اس کی بڑی مداح تھی۔ وہ دونوں کو گھر میں لے گئی۔

”مجھے کچھ سوالات پوچھنا ہیں“ مین نے کمرے میں جا کر بیٹھے ہوئے کہا ”اور اس سلسلے میں تمہیں مجھ پر اعتماد کرنا پڑے گا۔“

”جو سوال بھی پوچھنا چاہو پوچھو“ نیل نے کہا ”مجھے تمہاری مدد کر کے خوشی ہو گی۔“

”سوالات کا تعلق گین ایلسٹن سے ہے“ مین نے کہا ”مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے۔“

”ہاں وہ رہتی بھی ہے اور ناشتا بھی کرتی ہے“ نیل نے بتایا ”کبھی کبھی ہم اسے ڈنر کی دعوت دے دیتے ہیں مگر مالی طور پر کمرے کے کرائے میں صرف ناشتا شامل ہے۔“

”وہ کتابیں فروخت کرتی ہے؟“  
”جی ہاں۔“

”کیا تمہیں کچھ معلوم ہے کہ گزشتہ رات وہ کہاں تھی؟“

”کل رات وہ کسی پُراسرار قسم کے مشن پر تھی۔“

بات کرے گی پھر جواب دے گی۔“  
”اور تمہارا خیال ہے کہ کسی قتل کے کیس میں میری فیس پانچ ڈالر ہوتی ہے“ مین نے کہا۔

”بالکل نہیں۔ یہ چیک تمہیں کل دیا گیا تھا۔ غالباً اس نے کسی معمولی بات کے سلسلے میں مشورہ کیا ہو گا مگر وہ معمولی سی بات آج ایک قتل کی واردات میں تبدیل ہو گئی۔“  
”مس گین میری مؤکلہ ہے۔ میں پہلے اس سے علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔“

”مجھے افسوس ہے کہ فی الحال یہ ممکن نہیں ہے“ ٹریگ نے کہا ”ابھی اس پر کوئی الزام نہیں لگایا گیا ہے۔ ہم صرف سوالات کر رہے ہیں۔ اگر میں نے اسے تم سے علیحدگی میں بات کرنے کی اجازت دی تو یہ بات ڈسٹرکٹ اٹارنی ہملٹن برجر کو پسند نہیں آئے گی۔“

”کیا یہ حراست میں ہے؟“  
”سوالات پوچھنے کی حد تک۔ ہم کوئی نا انصافی کرنا نہیں چاہتے لیکن سوالات کا جواب دینے سے انکار کرنا شبہ پیدا کرتا ہے۔“

”مس گین!“ مین نے گین کو مخاطب کیا ”تمہارے وکیل کی حیثیت سے میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ کسی بھی قسم کے سوال کا جواب مت دینا۔ نہ کوئی بیان دینا، جب تک مجھے حالات کو بوری طرح جاننے کا موقع نہ ملے۔ میں حالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں اور اگلے چند گھنٹوں میں مجھے بہت کچھ معلوم ہونے کی امید ہے۔ ایف بی آئی ٹریگ یا دوسرے آفیسر خواہ کتنا ہی ہمدردانہ رویہ اختیار کریں، تمہیں ہلانے، پرچانے یا دھمکانے کی کوشش کریں مگر تمہیں ان سے کوئی بات نہیں کرنا ہے۔ بالکل خاموش رہو۔ تمہاری طرف سے ہر سوال کا جواب میں دوں گا۔“

”اچھی بات ہے“ ٹریگ نے گہری سانس لی ”ہمیں صرف اتنا ہی معلوم کرنا تھا۔ ہم یقین کرنا چاہتے تھے کہ یہی وہ مؤکل ہے جس نے تمہیں قتل کی واردات کے بارے میں بتایا تھا۔ اور مس گین مجھے افسوس ہے مگر تمہیں ہمارے ساتھ چلنا پڑے گا۔ ہم تمہیں فرسٹ ڈگری قتل کے سببے میں حراست میں لے رہے ہیں۔“

”اور تمہیں ہر مرحلے پر اپنے وکیل سے بات کرنے کا حق ہے“ مین نے کہا۔

”ہاں، مگر باقاعدہ الزام عائد کرنے کے بعد“ ٹریگ نے کہا ”ابھی ہم اسے پوچھ گچھ کے لے ہیڈ کوارٹر لیے جا رہے ہیں۔“

”اس نے تمہیں کسی سراغرساں سے ملاقات ہونے کے بارے میں بتایا تھا؟“

”ہاں بتایا تو تھا کہ کسی سراغرساں نے اسے اپنا ریوالور دے دیا تھا۔“

”تمہیں اس کی بات پر یقین آیا تھا؟“

”بالکل نہیں۔ میں اسے برسوں سے جانتی ہوں۔ وہ میری گہری دوست ہے۔“

”سہلے کبھی اس نے تم سے کوئی جھوٹ بولا تھا؟“

”کبھی کبھی لیکن ایسا جھوٹ اس نے کبھی نہیں بولا۔“

”اس نے تمہیں ریوالور دکھایا تھا۔ اس کا سلنڈر کھولا تھا؟ اور کیا تم نے کوئی خاص بات دیکھی تھی؟“

”مجھے ایسے ہتھیاروں کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں، گین البتہ بہت کچھ جانتی ہے۔ میں اتنا ہی جانتی ہوں، جتنا اس نے بتایا تھا۔“

”اس نے کیا بتایا تھا؟“

”اس نے کہا تھا کہ سلنڈر میں ایک گولی کا خالی کارتوس ہے۔ میں نے خود بھی دیکھا، اس کے درمیان میں ایک نشان تھا جو شاید فائر کرنے سے بن جاتا ہے۔“

”تو تمہیں اس بات پر یقین نہیں آیا کہ کسی سراغرساں نے اسے وہ ریوالور دیا تھا؟“

”میں تم سے غلط بیانی نہیں کروں گی مسٹر مین، مجھے اس کی کسی بات پر یقین نہیں آیا۔“

”کیا تمہیں یہ خیال آیا کہ شاید کسی نے اس ریوالور سے کسی کو قتل کر دیا ہو اور پھر اس سے پیچھا چھڑانے کے لیے گین کو دے دیا ہو؟“

”نہیں، میرے ذہن میں یہ بات نہیں آئی۔ میرا خیال تھا کہ وہ کسی مصیبت میں پھنس گئی ہے اور مجھے یہ کہانی یہ دیکھنے کے لیے سنا رہی ہے کہ آیا دوسرے لوگ اس پر اعتبار کر لیں گے یا نہیں؟ بہر حال میں نے اس سے صاف کہہ دیا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔“

”اس صورت میں اس کے پاس وہ ریوالور کہاں سے آیا؟“

”میں کیا بتا سکتی ہوں۔“

”تمہیں معلوم ہے، اب وہ ریوالور کہاں ہے؟“

”گین اپنے ساتھ لے گئی ہے۔“

”اور گین اب کہاں ہے؟“

”معلوم نہیں۔ جب سے گئی ہے اس نے فون بھی نہیں کیا۔“

”تمہارا شو ہر گھر پر ہے؟“

”نہیں، کسی بزنس ٹور پر گیا ہے۔ وہ زیادہ تر باہر رہتا ہے مگر تم یہ سوالات کیوں کر رہے ہو؟“

”میں گین کے بیک گراؤنڈ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننا چاہتا ہوں۔“

”لیکن میرے شو ہر کا اس سے کیا تعلق؟“

”بظاہر تو کچھ نہیں مگر شاید ہو“ مین نے کہا ”میرا خیال ہے مسز گر مس کہ گین کسی پریشانی میں پڑ گئی ہے۔“

”کیسی پریشانی؟“

”میں ابھی خود نہیں جانتا کہ پریشانی کی نوعیت کیا ہے۔ بہر حال پولیس اس سے پوچھ گچھ کر رہی ہے اور میں چاہتا ہوں، تم میری مدد کرو۔“

”مگر میں کیا کر سکتی ہوں اور پولیس کا اس سے کیا تعلق؟“

”میں گزشتہ رات کے بارے میں جتنی بھی معلومات ممکن ہیں، پولیس کے یہاں آنے سے قبل جان لینا چاہتا ہوں۔“

”پولیس یہاں آئے گی؟“ نیل چوکی۔

”ہاں۔ وہ تم سے کچھ سوالات پوچھے گی۔“

”پھر تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟“

”میں چاہتا ہوں، تم یہاں سے چلی جاؤ۔“

”تمہارا مطلب ہے فرار ہو جاؤں؟“ نیل نے پوچھا۔

”ہرگز نہیں۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ اپنی کار میں بیٹھو اور چلنا شروع کر دو“ مین نے جواب دیا ”میں تمہارے ساتھ بیٹھوں گا اور باتیں کرتا جاؤں گا۔ میری سیکریٹری میری کار میں پیچھے چلتی رہے گی۔“

”جانا کہاں ہے؟“

”کنیں بھی نہیں، بس چلتے رہنا ہے تاکہ میں تم سے کسی مداخلت کے بغیر گفتگو کر سکوں۔“

نیل آمادہ ہو گئی کہ وہ گین کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے۔

مین اس کی کار میں اور ڈیلا اسٹریٹ مین کی کار میں روانہ ہوئے۔ مین نے اس سے پوچھا کہ اس نے جارج بینکسٹر کا نام سنا ہے یا اسے جانتی ہے۔ نیل نے بتایا کہ نام تو سنا ہوا لگتا ہے مگر وہ اس سے واقف نہیں ہے۔ اس پر مین نے سوال کیا کہ اس کا شو ہر جارج کو جانتا ہے؟ نیل نے کہا کہ وہ اس بارے میں بھی کچھ نہیں جانتی۔ مین نے مسز جلت کے بارے میں پوچھا کہ کیا نیل کو معلوم تھا کہ گین، مسز جلت سے ملنے جا رہی ہے۔ نیل نے بتایا کہ ہاں وہ جانتی ہے کہ مسز

ہوا مل گیا۔ اس نے بتایا کہ پولیس کے نمائندے پاس دکھا کر اندر چلے جاتے ہیں۔ کچھ دوسرے لوگ یونہی ٹھکتے ہوئے آتے ہیں اور اندر گھس جاتے ہیں مگر ہمیں اجازت نہیں ہے۔ مین اور ڈیلا اسٹریٹ نے جانے کی کوشش کی تو گیٹ پر کھڑے کانسیبل نے روک دیا کہ بغیر پاس کے اندر نہیں جاسکتے۔ مین نے کہا کہ وہ لیفٹیننٹ ٹریگ سے ملنا چاہتا ہے۔ کیا مکان کے اندر والوں سے کوئی رابطہ ہو سکتا ہے؟ کانسیبل نے جواب دیا کہ بہت سے لوگ ملنا چاہتے ہیں تو وہ کیا کرے اور اس کے پاس کوئی واک ٹاکی بھی نہیں ہے کہ ٹریگ کو اطلاع کر دے۔ مین نے جیب سے سگریٹ کیس نکالا۔ کانسیبل کو پیش کیا، اس نے انکار کر دیا۔ ڈیلا نے بھی انکار کر دیا۔ پال نے سگریٹ لے لیا۔ دوسرا مین نے خود نکالا پھر لائٹ سے دونوں سگریٹ سلگائے۔ مین نے سگریٹ کیس بند کیا اور اسے جنگلے کے اوپر سے جھاڑیوں میں اچھال دیا۔ کانسیبل چونک گیا ”یہ تم نے کیا کیا۔ اس طرح سے تم چیزیں اندر نہیں پھینک سکتے۔“

”کیوں، کیا یہ خلاف قانون ہے؟“ مین نے پوچھا۔  
 ”یقیناً ہے“ کانسیبل نے جواب دیا ”تم دوسروں کی پراپرٹی پر کوڑا کرکٹ نہیں پھینک سکتے۔ یہ خلاف قانون ہے۔“

”کیا بات کر رہے ہو۔ وہ سگریٹ کیس کوڑا کرکٹ تھا؟“ مین نے کہا ”تمہیں معلوم ہونا چاہیے، وہ بہت قیمتی تھا اور اب اس سگریٹ لائٹ کو دیکھو، یہ بھی بہت قیمتی ہے“ یہ کہہ کر مین نے سگریٹ لائٹ بھی جھاڑیوں میں پھینک دیا اور ڈریک سے بولا ”آؤ چلیں، اب یہاں ٹھہرنا بے سود ہے۔“  
 ”اے ذرا ٹھہرو“ کانسیبل نے جلدی سے کہا ”آخر اس حرکت سے تمہارا مقصد کیا ہے؟“

”کچھ نہیں۔ میں جو کچھ کرنا چاہتا تھا، کر چکا ہوں۔“  
 ”تم اس طرح شہادتیں نہیں گھڑ سکتے۔“  
 ”کس بات کی شہادت!“  
 ”مجھے نہیں معلوم۔“  
 ”مجھے بھی یقین ہے کہ تم نہیں جانتے۔“  
 کانسیبل پولیس کا رتک گیا جو گیٹ کے اندر کھڑی تھی۔ ٹرانسمیٹر پر ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کیا، کچھ کتا رہا پھر کچھ سننے لگا۔ آخر کار سے اتر کر مین کے پاس آیا۔  
 ”تمہارا نام پیری مین ہے؟“ اس نے گھورتے ہوئے پوچھا۔  
 ”ہاں، ہے تو سہی۔“

جلٹ کہاں رہتی ہے اور یہ کہ گین اس سے ملنے لگی تھی۔ باتیں کرتے کرتے نیل نے کار کا ریڈیو آن کر دیا اس وقت مقامی خبریں آتی تھیں اور وہ انہیں سننے کی عادی تھی۔ کچھ دیر کے بعد خبریں شروع ہو گئیں اور چند خبروں کے بعد اناؤنسر نے بتایا کہ کچھ دیر پہلے بیکسٹر اسٹیٹ پر ایک لاش پائی گئی۔ لاش ایک مرد کی تھی جسے فرینکلن جلٹ کی حیثیت سے شناخت کر لیا گیا ہے۔ اسے اعداد ۳۸ بور کی گولی سے ہلاک کیا گیا۔ گولی سینے میں ماری گئی تھی اور پولیس کے اندازے کے مطابق قتل کی واردات کل رات نو اور بارہ بجے کے درمیان ہوئی ہے۔ اس آدمی کی جیب سے جو ڈرائیونگ لائسنس ملا، اس کے مطابق اسی کا نام فرینکلن جلٹ تھا جو ٹریلی وے پر رہتا تھا۔ لیکن پولیس کو بیکسٹر اسٹیٹ کے سوئمنگ پول کے پاس ایک کار کھڑی ملی ہے۔ یہ کار فریڈ گرس کے نام رجسٹرڈ ہے جو منڈیلا ڈرائیو پر رہتا ہے۔ کار کے گلوو کمپارٹمنٹ میں سے پولیس کو جو شناختی کاغذات ملے، ان میں ڈرائیونگ لائسنس بھی تھا جو فریڈ گرس کے نام جاری کیا گیا تھا مگر قابل غور بات یہ ہے کہ اس لائسنس پر گرس کے انگوٹھے کا جو نشان بنا ہے، وہ اس انگوٹھے کے نشان سے قطعی مطابقت رکھتا ہے جو فرینکلن جلٹ کے لائسنس پر موجود ہے۔ پولیس کا خیال۔۔۔“

نیل نے ہاتھ بڑھا کر ریڈیو بند کیا اور پوری طاقت سے بریک مار کر کار روک دی۔  
 ”تو یہ بات تھی“ وہ چلائی ”گین نے میرے شوہر کو قتل کر دیا ہے۔ سن رہے ہو مسٹر مین، اس نے میرے شوہر کو مار ڈالا اور تم چالاکی سے مجھے پھانسل کر اس کی مدد پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ فوراً میری کار سے اتر جاؤ اور آئندہ مجھ سے بات کرنے کی ہمت نہ کرنا۔ اب میں جان گئی کہ کیا ہوا ہو گا۔۔۔“

مین نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی مگر نیل کوئی بات سننے پر تیار نہیں تھی۔ مجبوراً مین کو کار سے اترنا پڑا۔ اس کے اترتے ہی نیل نے کار تیزی سے آگے بڑھادی۔ ڈیلا اسٹریٹ نے جو پیچھے آ رہی تھی، کار مین کے قریب آ کر روک لی۔ مین خاموشی سے کار میں بیٹھ گیا۔ ڈیلا اسٹریٹ کو مختصر الفاظ میں تمام واقعہ بتایا اور پھر کہا کہ اب وہ بیکسٹر اسٹیٹ جا کر دیکھیں گے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔

○☆○

بیکسٹر اسٹیٹ کے گیٹ کے آس پاس ایک درجن سے زیادہ کاریں تھیں۔ پال ڈریک، اسٹیٹ کے آہنی جنگلے پر جھکا

”تو اب تم نہیں جاسکتے۔“

”اندر جاسکتا ہوں۔“

”نہیں۔“

”تب میرا ٹھہرنا بے کار ہے، میں جا رہا ہوں۔“

”میں نے کہا، تم نہیں جاسکتے۔ لیفٹیننٹ ٹریگ تم سے

بات کرنا چاہتے ہیں۔“

”تو کیا ہوا، اور بہت سے لوگ مجھ سے بات کرنا چاہتے

ہیں“ مین نے جواب دیا ”جب میں نے ٹریگ سے ملنا چاہا تھا

تو تم نے یہی جواب دیا تھا کہ بہت سے لوگ اس سے ملنا

چاہتے ہیں۔“

”گجڑنے کی ضرورت نہیں۔ تم یہاں شہادت گھڑ رہے

تھے۔“

”کس چیز کی شہادت۔“

”تم اندر چیزیں پھینک رہے تھے۔“

”اس بات سے مجھے اتفاق ہے اور میں اندر جا کر اپنی

چیزیں اٹھانا چاہتا ہوں۔“

کانشیبل نے بے بسی سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیسے

حالات کو اس پر رحم آگیا مکان کے اندر سے ٹریگ ایک سادہ

لباس آفیسر کے ساتھ آتا نظر آیا۔ کانشیبل نے مین کی طرف

اشارہ کر کے شکایت کی کہ اس آدمی نے پہلے سگریٹ کیس

اور بعد میں سگریٹ لائٹر بھی جھاڑیوں میں پھینک دیا ہے۔

ٹریگ نے چوتلے ہوئے پوچھا کہ تم نے ٹھیک سے دیکھا تھا،

اس نے یہی دو چیزیں پھینکی تھیں۔ کانشیبل نے یقین دلایا۔

ٹریگ نے پال ڈریک کے بارے میں سوال کیا۔ کانشیبل نے

بتایا کہ یہ بہت دیر سے بس ادھر ادھر کھڑا ہوا ہے مگر اس نے

کوئی چیز اندر نہیں پھینکی۔ ٹریگ نے اپنے ساتھی سے جس کا

نام ڈک تھا، کہا کہ وہ سگریٹ لائٹر اور سگریٹ تلاش کرے۔

سگریٹ لائٹر واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ ڈک نے اسے اٹھالیا۔

سگریٹ کیس بھی پاس ہی مل گیا مگر ساتھ ایک اور چیز بھی۔

”یہاں ایک ریو الوور بھی ہے“ ڈک نے بتایا۔

”میرا بھی یہی خیال تھا“ ٹریگ نے جواب دیا ”مین کی

ذراے بازی کا مقصد بھی یہی تھا۔ پہلے پال ڈریک نے ریو الوور

پھینکا پھر مین نے ایسی حرکات کیں جن سے مشکوک ہو کر ہم

اسے تلاش کریں اور ریو الوور پالیں۔“

”یہ ایک عزت دار پرائیویٹ سرائیوں کے خلاف

ہی محکمہ نویت کا الزام ہے“ مین نے کہا۔ ٹریگ نے کچھ

سچا۔

”او۔ کے“ وہ بولا ”میں محض بلند آواز سے سوچ رہا

تھا۔ میرا مقصد کسی کے خلاف الزام لگانا نہیں تھا۔“

پھر اس نے چیخ کر ڈک سے کہا کہ وہ ریو الوور کی نال میں

پنسل ڈال کر اسے احتیاط سے لے آئے۔

ڈک نے ریو الوور کی نال میں پنسل ڈال کر اسے اٹھایا اور

ٹریگ کے پاس لے آیا۔ ٹریگ نے اسے ہاتھ لگائے بغیر غور

سے دیکھا اور کہا ”اسے پولیس لیبارٹری لے جاؤ۔ شاید ہمیں

اس پر اس آدمی کا بھی کوئی نشان مل جائے جس نے اسے

یہاں ڈالا ہے۔“ مین نے اپنے سگریٹ کیس اور لائٹر کے

بارے میں پوچھا۔ ٹریگ نے مسکراتے ہوئے بتایا کہ یہ

دونوں چیزیں سردست اسے نہیں مل سکتیں۔ ”اس دوران

میں سگریٹ کا پیکٹ اور ماچس خرید کر اس طرح سگریٹ پینے

کی عادت ڈالوں۔“

مین نے اسے مشورہ دیا کہ وہ ایک بار پھر غور سے

تلاشی لے۔ ممکن ہے، کوئی دوسرا سگریٹ کیس اور لائٹر بھی

ہو اور شاید کوئی دوسرا ریو الوور بھی۔ ٹریگ نے سوچتے ہوئے

جواب دیا ”کبھی کبھی مین کے خیالات اس کے اپنے خیالات

سے مل جاتے ہیں۔“ پھر ڈک کو ہدایت کی کہ وہ دوبارہ اندر

جا کر جھاڑیوں میں اچھی طرح تلاشی لے اور کہا کہ کوئی دوسرا

ریو الوور ملا اور اس کا سراغ لگاتے لگاتے وہ مین تک پہنچ گیا تو

یہ بہت بُری بات ہوگی۔

”کیا کسی پرائیویٹ پر اپنی ریو الوور اچھال کر پھینک

دینا غیر قانونی ہے؟“ مین نے پوچھا۔

”یہ تو نہیں مگر کسی شہادت کو مشکوک بنانا غیر قانونی

ہے۔“

”بہتر ہوگا، تم اپنے پنسل کو ڈک دوبارہ غور سے پڑھو۔

اس میں کیا بات مشکوک ہے اور اس سے بھی پہلے یہ کہ یہ

شہادت کس طرح بن گیا“ مین نے کہا۔

”اپنا راستہ پکڑو“ ٹریگ نے مین کی کار کی طرف اشارہ

کیا ”اب یہاں تمہارے لیے کچھ اور نہیں ہے۔“

”آؤ ڈیلا!“ مین اپنی سیکریٹری کی طرف گھوما ”چل کر

سگریٹ کا ایک پیکٹ اور ماچس خریدیں پھر پال کو لے کھلانے

لے جائیں گے۔“

○☆☆○

سہ پہر چار بجے کے بعد پال ڈریک کئی رپورٹیں لے کر

پیری مین کے آفس آیا۔ اس نے بتایا کہ حسن اتفاق سے

ابھی وہ لوگ پولیس سے بدستور ایک قدم آگے ہیں۔ فریڈ

مرمس اور فریڈنگن جملٹ کے پیدائشی سرٹیفکیٹ چیک

کرنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ مرمس کا کوئی پیدائشی

سات بجے گیٹ کھول دے اور رات کو دس بجے بند کر دے۔ جن دنوں میں بیکسٹر موجود ہوتا ہے تو دو ملازم صبح آٹھ بجے کام پر آتے ہیں اور شام پانچ بجے چلے جاتے ہیں۔ پھر ایک باورچی ہے جو دوپہر میں آتا ہے اور رات آٹھ بجے واپس جاتا ہے پھر ایک منتظم ہے جو مکان میں ہی رہتی ہے لیکن آج اس کی چھٹی کا دن ہے۔ اس نے پولیس کو بتایا ہے کہ بیکسٹر نے اسے اجازت دے دی تھی کہ وہ کل رات ہی جا سکتی ہے چنانچہ وہ نوبے رات گھر سے چلی گئی تھی۔ خود بیکسٹر ایک کاروباری معاہدے کے سلسلے میں سان فرانسسکو گیا ہوا تھا اور واپس آ رہا تھا۔ بیکر فیلڈ رک کر رات ایک موٹیل میں بسر کی اور آج صبح یہاں پہنچا اور سیدھا اپنے آفس چلا گیا۔ پھر جب پولیس نے اس سے رابطہ کیا تو اسے پہلی بار اس واردات کا علم ہوا۔ اس نے مقتول کی لاش دیکھی اور اس کے کہنے کے مطابق وہ اس کے لیے قطعی اجنبی ہے۔ وہ کل ہوائی جہاز سے ہونو لولو جا رہا ہے۔ اس نے اپنے ملازمین کو پولیس سے تعاون کرنے کی تاکید کی ہے اور اسٹیٹ کی چابیاں ٹریگ کے حوالے کر دی ہیں۔ پولیس کو تقریباً یقین ہے کہ گین جانتی تھی، جلٹ اور گر مس ایک ہی آدمی کے دو نام ہیں۔ پولیس کا نظریہ ہے کہ جب گین، مسز جلٹ سے مل کر جا رہی تھی تو گر مس آگیا۔ گین اس کی کار میں بیٹھ گئی۔ اس پر غیر قانونی طور پر دوسری شادی کرنے کا الزام لگایا۔ دونوں میں جھگڑا ہوا۔ گین ریوالتور کی زد پر اسے بیکسٹر اسٹیٹ لے گئی۔ وہاں اسے قتل کیا۔ پیدل اپنی کار تک واپس آئی اور یہ واقعہ گیٹ بند ہونے سے قبل پیش آیا۔ جہاں تک اس پر اسرار سراغرساں کا تعلق ہے تو وہ غالباً گین کا ساتھی تھا۔ بس اسے گرفتار کرنے کی دیر ہے۔ جیسے ہی وہ پکڑا گیا، گین کے خلاف پولیس کیس مکمل ہو جائے گا۔

میں کچھ دیر تک سوچتا رہا پھر بولا، یہ بڑے شرم کی بات ہے کہ کوئی اس کے دور کے کزن گورسن جلٹ کی تدفین کے اخراجات دینے پر تیار نہیں۔ اس کی موت کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا۔ اب کم از کم وہ اتنا تو کر ہی سکتا ہے کہ کفن دفن کا بندوبست کر دے۔ پال ڈریک نے چونکتے ہوئے اعتراض کیا کہ گورسن کو اپنا رشتہ دار بتانا غیر قانونی ہوگا۔ میں اس کی لاش لینے کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ میں نے جواب دیا، لاش کون لینا چاہتا ہے۔ وہ تو بس تدفین کا خرچ دینا چاہتا ہے اور اس کے خلاف کوئی قانون نہیں ہے۔ پال ڈریک نے یہ اعتراض بھی کیا کہ اس سے وقت ضائع ہوگا لیکن پیری میں نے پائن ہون جانے کا ارادہ کر لیا۔ اس کا خیال تھا کہ دو تین

سرٹیفکیٹ نہیں ہے جبکہ جلٹ کا سرٹیفکیٹ موجود ہے۔ جلٹ کے باپ کا نام گورسن جلٹ تھا۔ وہ نوجوانی میں گھر سے بھاگ گیا تھا۔ اس کی ماں نے اس بنیاد پر طلاق کا مقدمہ کر دیا پھر ماں کا انتقال ہو گیا۔ کوئی نہیں جانتا کہ گورسن کا کیا بنا۔ گمشدگی کے باعث طلاق کے ریکارڈ میں اسے لاپتا ظاہر کیا گیا ہے۔ گورسن ایک انوکھا نام ہے سو اس نے اپنے کئی کارکنوں کو گورسن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے پر لگا دیا تھا۔ ان میں سے ایک کے پاس پائن ہون کے علاقے میں ایک پہاڑی کیبن ہے۔ واکر پاس نامی دیہاتی علاقے میں یہ ایک پہاڑی قصبہ ہے۔ کارکن کا کہنا ہے کہ وہاں ایک آدمی کا نام گورسن جلٹ تھا جو تنہائی کی زندگی گزارتا تھا۔ تھا کا مطلب ہے کہ کارکن نے اس قصبے میں فون کیا تو معلوم ہوا کہ وہ تین دن پہلے انتقال کر گیا ہے۔ وہاں کا کارڈز اور عوامی منتظم کو ابھی تک گورسن کے کسی رشتہ دار کا پتا نہیں لگ سکا چنانچہ ابھی تک لاش نہیں دفنائی ہے کہ شاید کوئی آجائے اور تدفین کے اخراجات ادا کر دے۔ پال ڈریک نے بتایا کہ کارکن، گورسن جلٹ سے زیادہ واقف نہیں تھا۔ یوں گورسن بہت غریب تھا۔ پھنپھارنا لباس پہنتا تھا، کبھی شیو نہیں بناتا تھا سر اور داڑھی کے بال بے تحاشا بڑھ گئے تھے۔ پال ڈریک نے بتایا کہ اس نے فرینکلن جلٹ کا ایک فوٹو بھی حاصل کر لیا ہے۔ نیل گر مس نے پیری میں سے ملاقات کے فوراً بعد پولیس سے رابطہ قائم کیا اور کہا کہ میں اسے پوشیدہ ہونے پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میں نے جلٹ کے ڈرائیونگ لائسنس کے بارے میں سوال کیا تو پال ڈریک نے بتایا کہ اس نے ڈرائیونگ لائسنس کی نقل حاصل کر لی ہے جس کے مطابق فرینکلن جلٹ کی عمر تیس سال تھی۔ جہاں تک گین کے کہنے کے مطابق اس کار کا تعلق ہے جو اس سراغرساں کی تھی اور جس کا نمائز پتھر ہو گیا تھا تو ایسی کسی کار کا وجود ثابت نہیں ہو سکا، نہ ہی کسی سروس اسٹیشن سے ایسی کسی کار کی سروس کے لیے کوئی آدمی بھیجا گیا تھا۔ سروس اسٹیشن پر گین کی کار سے ایک آدمی کو اترتے ضرور دیکھا گیا مگر وہ ریٹ روم کی طرف گیا اور پھر غائب ہو گیا۔ اس کا حلیہ بھی معلوم کر لیا گیا ہے۔ اس کا قد اندازاً پانچ فٹ نو انچ تھا۔ عمر تقریباً پچیس سال، بال سیاہ اور گھونگھریالے تھے۔ مختلف اوقات قابل غور ہیں۔ قتل کا وقت ساڑھے نو بجے متعین کیا گیا ہے۔ دس بجے بیکسٹر اسٹیٹ کا نگراں گیٹ بند کر کے قفل ڈال دیتا تھا۔ نگراں کا نام کورلے کیچ ہے۔ وہ ایک جھونپڑی میں رہتا ہے۔ اس کی ڈیوٹی ہے کہ روز صبح

دن کی مدت میں گورسن جلٹ اور فر-لنکلن جلٹ یعنی باپ بیٹے کی موت واقع ہونے میں کوئی ایسا نکتہ ہو سکتا ہے جو اسے کیس سمجھنے میں مدد دے سکے۔ چنانچہ اس نے ڈیلا اسٹریٹ کو ساتھ لیا اور دونوں کار کے ذریعے پائن ہیون روانہ ہو گئے۔



پائن ہیون پہنچ کر پیری مین نے تدفین گھر کے مالک مسٹر بولٹن سے ملاقات کی۔ بولٹن قصبے کا کارونر اور عوامی منتظم بھی تھا۔ آفس سے روانہ ہونے سے قبل ڈیلا اسٹریٹ نے مین کی ہدایت پر ایک ہلکے رنگ کی لپ اسٹک اور کانڈ رکھ لیا تھا۔ مین نے یہ چیزیں اس سے لے لیں۔ بولٹن سے کہا کہ وہ گورسن کی تدفین کے لیے ساڑھے تین سو ڈالر دینا چاہتا ہے۔ بولٹن اتنی رقم کا سن کر خوش ہو گیا اور اس کے بعد مین کی ہر خواہش پوری کرنے پر آسانی سے تیار ہو گیا۔ سب سے پہلے مین نے گورسن کی لاش دیکھی اور بولٹن کو بہانے سے باہر بھیج کر لاش کی تمام انگلیوں پر لپ اسٹک لگا کر کانڈ پر ان کے نشانات اتار لیے۔ پھر انگلیوں کو احتیاط سے صاف کیا اور نشانات والا کانڈ جیب میں رکھ لیا۔ پھر ڈیلا اسٹریٹ سے کہا کہ وہ بولٹن کو ساڑھے تین سو ڈالر کا چیک کاٹ دے۔ چیک اس طرح لکھا جائے کہ اسے کیش کرانے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ گورسن کی موت طبعی تھی۔ وہ اپنی جھوپڑی میں مردہ پایا گیا۔ لاش اس کے ایک دوست عذرا نے دریافت کی تھی۔ قصبے کے پرانے ڈاکٹر نے (جس کے معائنے پر زیادہ بھروسہ نہیں کیا جاسکتا تھا) لاش کا معائنہ کیا تھا اور حرکتِ قلب بند ہونے کو موت کا باعث قرار دیا تھا۔ اس کی تشخیص درست تھی یا نہیں لیکن اسی بات پر شک نہیں کیا جاسکتا تھا کہ گورسن کی موت فطری اور طبعی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ گورسن بالکل تہائی اور عسرت کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ کوئی اس کا رشتہ دار نہیں تھا، نہ کوئی اس سے ملنے آتا تھا مگر گزشتہ دو ڈھائی سال سے ایک نوجوان گاہے گاہے اس سے ملنے آئے لگا تھا۔ وہ قصبے میں کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔ بس آتا اور گورسن کی جھوپڑی میں کچھ دیر ٹھہر کر چلا جاتا۔ صرف ایک بار اس نے قصبے کے سروس اسٹیشن سے پیٹرول بھی لیا تھا۔ مین نے جیب سے فر-لنکلن جلٹ کی تصویر نکال کر دکھائی تو بولٹن نے کہا کہ اُس کے خیال میں یہی نوجوان گورسن سے ملنے آتا تھا۔

پیری مین کی خواہش پر بولٹن اسے گورسن کی جھوپڑی میں بھی لے گیا۔ یہاں کوئی قابلِ توجہ یا مشکوک چیز نظر نہیں

آئی البتہ ایک گوشے میں جاسوسی رسالوں کا ایک ڈھیر پڑا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ گورسن فرصت کے اوقات میں جاسوسی اور سنسنی خیز کہانیاں پڑھنے کا شوقین تھا۔ مین نے ان رسالوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ ان میں سے ایک پرچہ سیٹر ڈیے ایوننگ پوسٹ کا تھا جس پر ڈھائی سال پہلے کی تاریخ پڑی تھی۔ مین نے اسے کھول کر دیکھا۔ اچانک اس نے ایک فوٹو دیکھا مگر یہ محسوس کر کے کہ بولٹن اسے غور سے دیکھ رہا ہے، پرچہ بے پروائی سے بند کر دیا جیسے اس میں کوئی بات نہ ہو۔ مین جھوپڑی دیکھ چکا تو اس کے کہنے پر بولٹن اسے گورسن کے دوست عذرا کی جھوپڑی میں لے گیا جو زیادہ دور نہیں تھی۔ مین نے عذرا سے بھی بات کی مگر کوئی نئی چیز سامنے نہیں آئی۔ مین نے اسے بھی فر-لنکلن جلٹ کا فوٹو دکھایا۔ عذرا نے بولٹن سے زیادہ یقینی انداز میں پہچان لیا کہ یہ وہی نوجوان ہے جو گاہے گاہے گورسن سے ملنے آتا تھا۔ یہاں سے رخصت ہو کر مین کی خواہش پر بولٹن اسے قصبے کے سروس اسٹیشن بھی لے گیا۔ جہاں کے ملازم لودیل نے اس نوجوان کی کار میں پیٹرول ڈالا تھا۔ لودیل نے قطعی یقینی لہجے میں فر-لنکلن کو پہچاننے کا اعتراف کیا۔ اب یہ بات یقینی ہو گئی کہ فر-لنکلن ضرور گورسن سے ملنے آتا تھا۔

اس کے بعد پیری مین نے بولٹن کو اس کے گھر پر اتار دیا اور چلتے وقت یہ بھی بتا دیا کہ جس نوجوان کا فوٹو اس نے بولٹن کو دکھایا تھا، اس کے خیال میں وہ گورسن کا بیٹا ہے۔ یہ بھی کہہ دیا کہ ممکن ہے، بولٹن اخبارات میں فر-لنکلن جلٹ کے بارے میں مزید خبریں دیکھے۔ پھر وہ اور ڈیلا اسٹریٹ، بولٹن سے رخصت ہو کر واپس اپنے آفس روانہ ہو گئے۔ راستے میں ڈیلا اسٹریٹ نے پوچھا کہ سیٹر ڈیے ایوننگ پوسٹ کے پرچے میں وہ کیا بات تھی جسے دیکھ کر مین چونکا تھا۔ مین نے بتایا کہ اس پرچے میں ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ یہ مضمون ایک بزنس مین کے بارے میں تھا جس نے پرانی عمارتوں کو خریدنے اور ان کو نیا بنا کر فروخت کرنے میں کافی دولت کمائی ہے اور مضمون کے ساتھ اس بزنس مین کی تصویر بھی تھی۔ اور وہ تصویر جارج بیسکسٹر کی تھی۔ فوٹو میں اس کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بیسکسٹر یا اس دوسرے آدمی کے فوٹو میں ایسی کیا خاص بات تھی جس کی وجہ سے گورسن نے اس پرچے کو خریدا اور سنبھال کر رکھا تھا۔



دوسرے دن پیری مین آفس پہنچا تو ڈیلا اسٹریٹ پہلے



رکھ کر مین کو بتایا کہ اس نے انگلیوں کے جو نشانات دیے تھے وہ گورسن جلٹ کے تھے۔ اسے ڈاکا زنی کے الزام میں سات سال کی سزا ہوئی تھی جو اس نے فورٹ میڈیسن کے جیل خانے میں کائی۔ ڈیکیتی میں گورسن کا ایک دوست کو لنگٹن ہال سے بھی شریک تھا۔ پولیس نے گورسن کو تو پکڑ لیا مگر ہال سے کبھی اس کے ہاتھ نہیں آیا۔ جب گورسن کے نشانات شناخت کے لیے بھیجے گئے تو ایف بی آئی والے جوش میں آگئے۔ وہ گورسن کے بارے میں سب کچھ جاننا چاہتے ہیں تاکہ اس سے ہال سے کا پتا معلوم کر سکیں۔ ہال سے انہیں ایک قتل کی واردات کے سلسلے میں مطلوب ہے۔ مین نے کہا، اگر یہ بات اسے معلوم بھی تھی تو اب اس کے ساتھ ہی چلی گئی۔

پال ڈریک کے جانے کے بعد مین نے ڈیلا اسٹریٹ سے کہا کہ گورسن، ہال سے کا دوست تھا۔ ان دونوں نے ڈیکیتی کی ایک واردات کی۔ گورسن پکڑا گیا اور سات سال قید کی سزا بھگتی۔ ہال سے فرار ہو گیا اور پولیس کو اس کا کوئی پتا نہیں چل سکا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہال سے کو کسی نہ کسی طرح ایک نئی زندگی بالکل نئے انداز سے گزارنے کا موقع مل گیا۔ ایک ایسی زندگی جس کا جرائم یا جرائم پیشہ افراد سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ وہ ایسی پوزیشن میں آگیا جہاں کوئی اس پر شبہ تک کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ پولیس اور ایف بی آئی کے پاس اس کی انگلیوں کے نشانات موجود تھے۔ یہ نشانات انہیں پھر کبھی کسی جرم کے سلسلے میں نظر نہیں آئے۔ اس سے یہی سمجھا جاسکتا ہے کہ اب اس کا مجرمانہ زندگی سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا ہے۔ سزا کاٹنے کے بعد گورسن نے بھی جرم کی دنیا اور اس دنیا کے ساتھیوں کو خیرباد کہہ دیا اور ایک چھوٹے سے پہاڑی قصبے میں مقیم ہو گیا لیکن ڈھائی سال قبل ایک دن اچانک اسے سیٹر ڈے ایوننگ پوسٹ میں جارج بیسکٹر کا فوٹو نظر آیا۔ اب فرض کرو کہ اس نے فوٹو کو ہال سے کی تصویر کی حیثیت سے شناخت کر لیا، کیا یہ ممکن نہیں کہ اس کے بعد اس نے بیسکٹر کو بلیک میل کرنا شروع کر دیا ہو۔ اسے گزربسر کے لیے کچھ زیادہ رقم کی ضرورت نہیں تھی لیکن اس کے بیٹے نے اسے تلاش کر لیا اور جب وہ گورسن سے ملنے آئے لگا تو کسی نہ کسی طرح اسے بھی معلوم ہو گیا کہ بیسکٹر اصل میں ہال سے ہے۔ اس کے بعد وہ دہری زندگی گزارنے لگا۔ ایک غیر قانونی شادی کی۔ کبھی ایک، کبھی دوسرے گھر میں رہنے لگا۔ اس کی آمدنی کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں تھا کہ کہاں سے ہوتی ہے۔ اس کے یہی معنی تھے

سے موجود تھی۔ اس نے بتایا کہ پال ڈریک بات کرنا چاہتا ہے۔ اس کے پاس کئی اطلاعات ہیں۔ مین نے فون کر کے پال ڈریک کو بلا لیا۔ ڈریک نے بتایا کہ لیفٹیننٹ ٹریگ اس کے پائن ہون جانے سے بڑے تجسس میں پڑ گیا ہے اور خود بھی وہیں گیا ہے۔ مین نے پوچھا کہ گزشتہ رات اس نے پال ڈریک کو جو انگلیوں کے نشانات دیے تھے، ان کے بارے میں کیا معلوم ہوا۔ ڈریک نے بتایا کہ اس بارے میں جلد ہی رپورٹ ملنے کی امید ہے۔ پھر اس نے بتایا کہ پولیس کو جو ریوالور ملا تھا اس کے بارے میں اس نے معلوم کر لیا ہے کہ اسے بیسکٹر نے خریدا تھا اور دو ہفتے قبل اس نے یہ ریوالور اپنی گھر کی منتظمہ منی کروڈر کو دے دیا تھا۔ مگر آٹھ دس دن پہلے منی سے یہ ریوالور گم ہو گیا۔ ریوالور اس کے کوٹ کی جیب سے کہیں گر گیا۔ تب کوٹ اس کے کندھے پر پڑا تھا اور وہ فٹ پاتھ پر جارہی تھی۔ اس نے ڈر کی وجہ سے بیسکٹر کو اطلاع نہیں دی۔ قتل اس ریوالور سے ہوا ہے یا نہیں، اس بارے میں ابھی پولیس کوئی بات نہیں بتا رہی ہے۔ مین نے ڈریک سے کہا کہ وہ گین کا مقدمہ جلد سے جلد ابتدائی سماعت کی عدالت کے سامنے لانا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں جارج بیسکٹر کو سمن دینا چاہتا ہے کہ وہ صفائی کے گواہ کی حیثیت سے عدالت میں پیش ہو۔

”تم ایسا نہیں کر سکتے“ پال ڈریک نے چونک کر کہا۔  
”کیوں نہیں کر سکتا؟“

”خدا کی پناہ۔ ذرا عقل سے کام لو۔ بیسکٹر کروڑ پتی ہے۔ ہر جگہ اس کا سرمایہ لگا ہوا ہے اور پھر وہ ہولونولو جا رہا ہے۔“

”سمن وصول کرنے کے بعد اسے یہاں رہنا پڑے گا۔“  
”وہ ایک ہنگامہ کھڑا کر دے گا۔“

”ایک آدمی بھی اس کی نگرانی پر لگا دو۔ وہ جہاں بھی جائے مجھے اس کی اطلاع رہنا چاہیے“ مین نے کہا ”تاکہ جب اسے سمن دینے کا وقت آئے تو مجھے معلوم ہو کہ اس وقت وہ کہاں ملے گا۔ اس کے علاوہ میں ایک سمن منی کروڈر اور نگران کو رلے کچھ کو بھی دینا چاہتا ہوں۔“

مین کے پوچھنے پر پال ڈریک نے بتایا کہ گین نے جس سراغرساں کا ذکر کیا تھا، اس کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے کسی آدمی کا وجود ہی نہیں ہے۔ اس کی کہانی گین کے ذہن کی گھڑی ہوئی ہے۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ فون کی گھنٹی بجی۔ فون پال ڈریک کے لیے تھا۔ ڈریک نے فون پر اپنے کارکن سے بات کی اور ریسیور

لا علمی میں اپنی انگلیوں کے نشانات چھوڑ جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

○☆○

سہ پہر ساڑھے تین بجے کے قریب گرٹی نے مقررہ سنگل کے ذریعے اطلاع دی کہ جارج بیسکٹر بیرونی آفس میں موجود ہے۔ پیری مین نے ڈیلا اسٹریٹ کو بھیجا کہ وہ مین کی مصروفیت کا عذر کر کے بیسکٹر کو چند منٹ بیرونی آفس میں روکنے کی کوشش کرے۔ ڈیلا باہر گئی۔ فوراً ہی واپس آئی اور اس نے مین کو بتایا کہ بیسکٹر سخت غصے کی حالت میں ہے۔ وہ تو بیٹھنے پر تیار ہی نہیں تھا مگر ڈیلا اسے دم دلا سادے کر بٹھا آئی ہے۔ اسی وقت فون پر گرٹی کا دوسرا سنگل موصول ہوا جس کا مطلب تھا کہ بیسکٹر نے سگریٹ کیس اور لائٹس پر اپنی انگلیوں کے نشانات چھوڑ دیے ہیں۔ مین نے ڈیلا اسٹریٹ کو پھر باہر بھیجا کہ وہ بیسکٹر کو اپنے ساتھ اندر آفس میں لے آئے۔ چند لمحوں کے بعد بیسکٹر، ڈیلا کے ساتھ مین کے آفس میں داخل ہوا۔ وہ طویل قیامت اور تندرست جسم کا آدمی تھا جس کی عمر پچیس سال کے لگ بھگ معلوم ہوتی تھی۔ ڈیلا باہر گئی تو اس نے مین کی ہدایت کے مطابق گرٹی کو تاکید کر دی تھی کہ سگریٹ کیس اور لائٹس احتیاط سے کاغذ میں لپیٹ کر پال ڈریک کو پہنچا دیے جائیں اور اس سے کہا جائے کہ ان پر جو انگلیوں کے نشانات ہیں، انہیں محفوظ کر کے معلوم کرے کہ وہ ہالے کی انگلیوں کے نشانات سے تو نہیں ملتے۔

جارج بیسکٹر نے آتے ہی جیب سے ایک کاغذ - ...  
... نکال کر مین کی میز پر رکھا۔

”یہ سمن مجھے دینے سے تمہارا کیا مقصد ہے؟“ اس نے پوچھا۔ مین نے اسے بیٹھنے کو کہا۔  
”میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں، کھڑے رہ کر بھی کہہ سکتا ہوں۔“ بیسکٹر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسی تمہاری مرضی“ مین نے کہا ”میں نے تمہیں سمن اس لیے بھیجوا یا ہے کہ میں تمہیں صفائی کے گواہ کی حیثیت سے عدالت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔“  
”مگر میں کیس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا“ بیسکٹر بولا۔ مین خاموش بیٹھا رہا۔ بیسکٹر میز کے قریب آیا ”تم میرے ساتھ یہ سلوک کر کے بچ نہیں سکتے“ اس نے کہا۔ مین نے پھر بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ بیسکٹر نے اضطرابی حرکت کے طور پر مین کی میز پر رکھا ہوا دوسرا سگریٹ کیس اٹھالیا اور ایسا لگا، جیسے وہ اسے پھینک کر مارنا چاہتا ہے مگر

کہ وہ بیسکٹر کو زیادہ بڑی رقوں کے لیے بلیک میل کر رہا تھا۔ تب پھر اچانک باپ بیٹا اڑتالیس گھنٹوں کے اندر مر گئے۔ بیسکٹر عجلت کے ساتھ ملکر سے باہر نکل گیا تاکہ کوئی قتل کی واردات کے سلسلے میں بیسکٹر اسٹیٹ کے جملہ افراد کی انگلیوں کے نشانات لینے کے بارے میں سوچے تو خود بیسکٹر کی انگلیوں کے نشانات نہ لے سکے۔

ڈیلا اسٹریٹ نے کہا کہ ان حالات میں کہ مین اس پر سمن جاری کرنا چاہتا ہے تو اگر یہ نظریہ غلط نکلا تو بیسکٹر اس کے لیے ایک قیامت کھڑی کر سکتا ہے۔ مین نے کہا، ”اسے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں لیفٹیننٹ ٹریگ بھی گورسن کی جھونپڑی میں سیٹر ڈیے ایونگ پوسٹ کا وہ پرچہ نہ دیکھ لے اور اس سے اسی نتیجے پر پہنچے جو مین کے دماغ میں آیا ہے۔ مین نے فوراً پائسن ہیون میں بولٹن کو فون کیا اور کہا کہ گورسن اس کا دور کارشتے دار ہی سہی مگر وہ نہیں چاہتا کہ پولیس اس کے بارے میں یہ خیال کرے کہ وہ صرف جاسوسی اور سنسنی خیز رسالے پڑھتا تھا اور پولیس کی رائے گورسن کے بارے میں خراب ہو جائے اس لیے کیا وہ اپنے گھر سے کچھ دوسری قسم کے رسالے لے جا کر وہاں گورسن کی جھونپڑی میں ان جاسوسی رسالوں میں ملا کر رکھ سکتا ہے تاکہ پولیس یہ نہ سمجھ سکے کہ گورسن صرف ایک ہی طرح کی تحریریں پڑھنے کا عادی تھا۔ بولٹن نے کہا، ”اس کی بیوی ٹریولنگ میگزین پڑھتی ہے۔ کچھ اور رسالے بھی ہیں۔ وہ یہ رسالے لے جا کر ابھی وہاں رکھ دیتا ہے۔ مین نے اس کا شکریہ ادا کر کے ریسور رکھ دیا۔ پیری مین اپنے اندازے کی تصدیق کے لیے جارج بیسکٹر کی انگلیوں کے نشانات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ جب بیسکٹر کو سمن دیا جائے گا تو چونکہ یہ اس کی مرضی کے خلاف ہو گا اس لیے وہ اس سے ملنے اس کے آفس آئے گا اور اگر اس وقت اسے چند منٹ بیرونی آفس میں انتظار کرایا جائے تو وہ اپنی اضطرابی کیفیت میں ممکن ہے، بیرونی آفس میں میز پر رکھے ہوئے سگریٹ کیس اور سگریٹ لائٹس کو اٹھا کر سگریٹ نکالنے اور سلگانے کی کوشش کرے۔ اپنا سگریٹ کیس اور لائٹس وہ بیسکٹر اسٹیٹ پر پھینک آیا تھا اور اب یہ دونوں چیزیں ٹریگ کے قبضے میں تھیں اس لیے اس نے ڈیلا اسٹریٹ کو بھیجا کہ وہ چمک دار سطح کے دو سگریٹ کیس اور سگریٹ لائٹس خرید لائے۔ ایک کیس اور لائٹس بیرونی آفس کی میز پر رکھ دیے جائیں اور دوسرا کیس اور لائٹس اپنی میز پر رکھ دے۔ شاید بیسکٹر بیرونی آفس میں یا اس کے آفس میں ان چیزوں کو ہاتھ لگائے اور اس طرح

میں بدستور خاموشی سے بیٹھا ایک فائل پڑھتا رہا۔

”میں ہونو لولو جا رہا ہوں“ بیکسٹر پھر بولا۔

”بڑی اچھی بات ہے“ مین نے کہا۔

”آج رات جا رہا ہوں۔“

”تب عدالت کی کارروائی شروع ہونے پر واپس آجانا۔“

”آخر تم کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہو“ بیکسٹر نے تیزی سے کہا ”میں ایسی کوئی بات نہیں جانتا جو تمہارے یا تمہاری مٹولکے کے کام آسکے۔ میں گین ایسٹن سے واقف نہیں ہوں، نہ اس آدمی کو جانتا ہوں جس کا قتل ہوا ہے۔ اس کیس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں۔ میں قتل کے وقت باہر گیا ہوا تھا۔ بس میں اتنا ہی جانتا ہوں کہ قتل میری اسٹیٹ پر ہوا ہے اور یہ بھی اس لیے کہ مجھے کسی نے بتایا ہے۔“

”ریوالور کے بارے میں کیا کہتے ہو؟“

”بلاشبہ اسے میں نے خریدا تھا۔“

”تب تم اس کی گواہی دے دینا۔“

”اس کی ضرورت نہیں۔ متعلقہ ریکارڈ اس حقیقت کا شاہد ہے۔ بے شک ریوالور میں نے خریدا تھا اور رجسٹر پر میرے ہی دستخط ہیں۔“ بیکسٹر نے کہا ”میں تمہیں یہاں یہ بتانے آیا ہوں کہ میں اپنا ہونو لولو کا سفر ملٹوی نہیں کر سکتا۔“

”کوئی بات نہیں، ضرور جاؤ۔ بس عدالتی کارروائی شروع ہونے پر واپس آجانا۔“

”میں جا کر فوراً ہی واپس نہیں آ سکتا۔“

”تب مت جاؤ“ مین نے سادگی سے جواب دیا۔

”دیکھو مین، میں شریفانہ طور پر بات کرنے آیا ہوں اور میری کوشش ہے کہ تمہارے لیے کوئی پریشانی پیدا نہ ہو لیکن اگر تم مجبور کرو گے تو ہم سخت رویہ بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ میرے پاس وکیلوں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ وہ سارے قوانین جانتے ہیں۔ ایسے بھی جن کے بارے میں تم نے سنا بھی نہ ہو۔ تم نے اپنے کسی خاص مقصد کے لیے مجھے سمن دیا ہے تاکہ میرے لیے مشکل کھڑی کر دو۔ اس لیے نہیں کہ مجھ سے کوئی معلومات حاصل کر سکو۔ یہ طریقہ قانونی بلیک میلنگ کہلاتا ہے۔ میرے وکیلوں نے مجھے مشورہ دیا ہے کہ میں صورت حال کی وضاحت کر دوں اور تم سے کہوں کہ تم مجھے مقدمے میں حاضری سے مستثنیٰ کر دو۔ میں ان کے مشورے پر عمل کر رہا ہوں۔“

”ٹھیک ہے، تم نے حالات کی وضاحت کر دی لیکن میں

تمہیں مستثنیٰ نہیں کر رہا ہوں۔“

”میرے وکیلوں کا بھی یہی خیال تھا“ بیکسٹر نے کہا۔

”بہر حال انہوں نے مجھے جو مشورہ دیا تھا، وہ میں نے کر دیا۔“

اب میں جا رہا ہوں تاکہ جو بڑی بڑی رقیں میں انہیں دے

رہا ہوں وہ اسے حلال کر کے دکھائیں۔“

اتنا کہہ کر بیکسٹر تیزی سے آفس سے باہر نکل گیا۔

مین نے ریسیور اٹھا کر گرٹی سے پوچھا کہ کیا اس نے ہدایت پر عمل کیا تھا۔ گرٹی نے بتایا کہ وہ چیزیں پال ڈریک کو پہنچا دی گئی تھیں اور اب وہ فنکر پرنٹ ایکسپرٹ کے ساتھ بیرونی آفس میں موجود ہے۔ مین نے کہا، انہیں اندر بھیج دو۔ چند لمحوں بعد پال ڈریک انگلیوں کے نشانات کے ماہر اسٹین ڈوئل کے ساتھ آفس میں داخل ہوا۔ ڈوئل نے بتایا کہ سگریٹ کیس اور لائٹرز بہت واضح انگلیوں کے نشانات تھے جنہیں اتار لیا گیا ہے۔ مین نے اپنی میز پر رکھے سگریٹ کیس کے بارے میں بتایا کہ کچھ نشانات اس پر بھی موجود ہیں۔ انہیں بھی اتار لیا جائے اور پھر ان سب نشانات کو اس شخص کی انگلیوں کے نشانات سے ملا کر دیکھا جائے کہ آیا دونوں ایک ہی فرد کے نشانات ہیں یا نہیں اور رپورٹ جو کچھ بھی ہو، جلد سے جلد پال ڈریک کے ذریعے اسے بتائی جائے۔ ڈوئل سگریٹ کیس کو احتیاط سے ایک لفافے میں ڈال کر پال ڈریک کے ساتھ آفس سے چلا گیا۔

وہ گیا ہی تھا کہ گرٹی نے فون کر کے بتایا کہ ایک سمن تعمیل کرانے والا آیا ہے اور مین سے ملنا چاہتا ہے۔ مین نے اسے اندر بھیجنے کو کہا۔ چند لمحوں کے بعد ایک شخص آفس میں داخل ہوا۔ اس نے ایک سمن پیری مین کو دیا۔ یہ سمن جارج بیکسٹر کی جانب سے تھا۔ اس نے مین کے خلاف مقدمہ دائر کیا تھا۔ الزام لگایا گیا تھا کہ مین نے عدالتی کارروائی کو غیر قانونی طور پر بیکسٹر کو پریشان کرنے کے لیے استعمال کیا ہے اس لیے اس کے خلاف ایک لاکھ ڈالر ہرجانے کا مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔ وہ اس کی سماعت کے لیے عدالت میں حاضر ہو۔ مین نے سمن لے لیا اور اس کے پوچھنے پر اس شخص نے بتایا کہ اسے بلڈنگ کے باہر گھڑا کر کے ہی بیکسٹر مین کے پاس آیا تھا اور جیسے ہی وہ واپس گیا، اس نے اس سے کہا کہ اب وہ جا کر سمن تعمیل کرادے۔ مین نے اس کا شکریہ ادا کر کے رخصت کر دیا۔

دس منٹ بعد پال ڈریک نے فون کیا کہ انگلیوں کے نشانات کے بارے میں تفصیلی تحریری رپورٹ بھی جلد ہی دے دی جائے گی لیکن یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو گئی ہے کہ

بیکسٹر کی انگلیوں کے نشانات ہالے کے نشانات سے بالکل نہیں ملتے۔ گویا وہ دونوں الگ الگ افراد ہیں۔ مین کے لیے یہ اطلاع ایک شاک تھی مگر اس نے اسے سکون سے سنا اور پال ڈریک سے کہا کہ بیکسٹر کے نشانات لے کر معلوم کرے کہ اگر وہ ہالے نہیں ہے تو پھر کون ہے؟ ڈیلا اسٹریٹ کے پوچھنے پر مین نے بتایا کہ اس رپورٹ نے اس کی مشکل میں اضافہ کر دیا ہے مگر آخر اس کا اندازہ اتنا غلط کیسے نکلا جبکہ بیشتر شواہد اس اندازے کی تائید کرتے ہیں لیکن اب بھی یہ ممکن ہے کہ ہالے نے کوئی ایسی ہی شخصیت اختیار کر لی ہو جس پر بظاہر شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس نے دو سہرا نام اختیار کر لیا ہو چنانچہ اب یہ دیکھنا ہے کہ اگر وہ جارج بیکسٹر نہیں ہے تو پھر کون ہے اور کس نام سے زندگی بسر کر رہا ہے۔



شام کو ڈنر کھا کر واپس لوٹتے ہوئے پیری مین اور ڈیلا اسٹریٹ تازہ رپورٹیں معلوم کرنے کے لیے پال ڈریک کے آفس میں رک گئے۔ پال ڈریک نے بتایا کہ اس نے بیکسٹر کے نشانات ایف بی آئی کو بھی بھجوائے تھے اور ان کی رپورٹ ہے کہ بیکسٹر۔۔۔ بیکسٹر کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ اس کی انگلیوں کے نشانات ریکارڈ میں موجود نہیں ہیں جس کا مطلب ہے کہ زندگی میں کبھی بھی کسی جرم کے سلسلے میں اس کی انگلیوں کے نشانات نہیں لیے گئے۔ دوسری خبر یہ ہے کہ بیکسٹر نے مین کے خلاف ہر جانے کا جو مقدمہ دائر کیا ہے، پریس اس میں بہت دلچسپی لے رہا ہے۔ بیکسٹر نے پریس کو دو انٹرویو دیے ہیں اور کہا ہے کہ ضرورت پڑی تو وہ ایک ملین ڈالر یہ ثابت کرنے کے لیے خرچ کر دے گا کہ تم کوئی ذاتی فائدہ حاصل کرنے کے لیے عدالتی کارروائی کا استعمال نہیں کر سکتے۔ اس کے پاس کیس سے متعلق کوئی معلومات نہیں ہے، تم صرف اسے پریشان کرنا چاہتے ہو۔ ہونو لولو نہ جا کر اسے مالی نقصان ہوا ہے مگر وہ عدالتی سمن سے مجبور ہے کہ شہر چھوڑ کر نہیں جاسکتا۔ پال ڈریک نے مزید بتایا کہ پولیس کے آتشیں اسلحے کے ماہر کی رپورٹ کے مطابق قتل اسی ریوالور سے ہوا ہے جو بیکسٹر اسٹیٹ کی جھاڑیوں میں پایا گیا تھا۔ دوسری بات اس نے یہ بتائی کہ کین نے پولیس کو اپنا بیان دے دیا ہے اور وہی کہانی سنائی ہے جو پیری مین کو بتائی تھی۔ اس سلسلے میں پولیس نے ابھی تک پریس کو کچھ نہیں بتایا ہے۔ جہاں تک اس سراغرساں کا تعلق ہے جس کا ذکر کین نے کیا ہے تو پولیس کا خیال ہے کہ اسے ریوالور کسی سراغرساں نے نہیں بلکہ فریٹنگن جملٹ نے دیا

تھا اور یہ خیال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مسز جملٹ نے وہ ریوالور اپنے شوہر کے سوٹ کیس میں دیکھا تھا۔ جملٹ نے اسے بتایا تھا کہ ریوالور اسے فٹ پاتھ پر پڑا ملا تھا۔ مسز جملٹ نے اس کا نمبر نوٹ کر لیا تھا اس لیے وہ ریوالور کو یقینی طور پر شناخت کر سکتی ہے۔ مسز جملٹ نے اپنے شوہر کو مجبور کر دیا کہ وہ ریوالور گھر میں نہ رکھے اور بزنس ٹور پر اپنے ساتھ لے جائے۔ جملٹ اپنے گھر سے روانہ ہوا اور نیل کے گھر میں گر مس کی حیثیت سے گویا بزنس ٹور سے واپس آگیا۔ اس وقت ریوالور یقینی طور پر اس کے پاس ہوگا۔ نیل نے وہ ریوالور صرف اس وقت دیکھا جب کین نے اسے دکھایا۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ پولیس اس سراغرساں کو تلاش کرنے کی کوئی کوشش نہیں کر رہی ہے۔ اسے کم سے کم کین کے بیان کو غلط ثابت کرنے کے لیے یہ کوشش ضرور کرنا چاہیے تھی۔ مین نے کہا کہ اس کا خیال ہے، پولیس اس سراغرساں کو تلاش کر چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔ ڈریک نے کہا کہ اگر پولیس نے سراغرساں کو تلاش کر لیا ہے اور اس سے کین کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے تو اب تک کین کو رہا ہو جانا چاہیے مگر ایسا نہیں ہوا۔ پھر بھی مین کا خیال یہی تھا کہ پولیس اس سراغرساں کا پتہ لگا چکی ہے لیکن اس آدمی کو ذرا گواہوں کے کٹہرے تک آنے دو۔ میں اپنی جرح سے اس سے تمام سچ اگلوں گا۔ بہر حال پال ڈریک بھی اسے تلاش کرنے کی پوری کوشش کرے۔ یہ معلوم ہونا بے حد ضروری ہے کہ وہ کون ہے۔ پال ڈریک نے کہا کہ وقت کی ترتیب کو سامنے رکھا جائے گیٹ دس بجے بند اور مقفل کر دیا۔۔۔ جاتا ہے اس لیے جملٹ دس بجے کے بعد اسٹیٹ کے اندر نہیں جاسکتا تھا۔ اس کی کار اس صورت میں اندر جاسکتی تھی کہ گیٹ کھلا ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ قتل کے لیے صرف ۴۵ منٹ کا وقت رہتا ہے۔ اس درمیان لازماً قتل کیا گیا ہوگا۔ اس وقت کے دوران میں ریوالور کا قبضہ حاصل کرتا تھا۔ اسی وقت کے دوران میں وہ اپنی نقل و حرکت ظاہر نہیں کر سکتی تھی۔ اسی وقت کے دوران میں اس نے یہ کہانی گھڑی کہ ریوالور اسے ایک سراغرساں نے دیا تھا۔ وہ مسز جملٹ کے گھر سے سوانوبجے رخصت ہوئی۔ اتفاقاً اس کا سامنا جملٹ سے ہو گیا۔ ممکن ہے، وہ اس کا انتظار کر رہا ہو۔ کین کو پتا چل گیا تھا کہ جملٹ غیر قانونی شادی کرنے کا مرتکب ہوا ہے۔ جملٹ نے ضرور اس کا منہ بند رکھنے کی کوشش کی ہوگی۔ اب اگر کین یہ کہے کہ اس نے اپنی جان کی حفاظت

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر عدالت میں مسٹر بیکسٹر کی موجودگی کی کوئی وجہ ہے تو وکیل صفائی وہ وجہ بیان کرے۔“

”میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے بطور گواہ مسٹر بیکسٹر کی ضرورت ہے۔“

”گواہ، مگر کس بات کا گواہ؟“ برجر نے پوچھا۔

”یہ میں مناسب وقت پر بتاؤں گا“ مین نے جواب دیا۔

”یور آئر“ استغاثہ پیشکش کرتا ہے کہ وکیل صفائی دیانت داری سے بتائیں کہ اس گواہ سے کیا گواہی دلوانا چاہتے ہیں تو ہماری طرف سے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جائے گا۔“

”یور آئر“ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پیشکش مجھے شرمندہ کرنے کے لیے کی گئی ہے۔ اول اس لیے کہ وکیل صفائی کو مناسب وقت سے پہلے اپنے استدلال کا انکشاف کرنے پر مجبور کیا جائے، دوسرے اس لیے کہ مسٹر جارج بیکسٹر نے میرے خلاف ایک لاکھ ڈالر ہرجانے کا مقدمہ دائر کر رکھا ہے کہ میں نے اسے یہاں بطور گواہ طلب کر کے اس کے بزنس کو نقصان پہنچایا ہے۔“

”کیا اس طرح کا کوئی دیوانی مقدمہ دائر کیا گیا ہے؟“ جج ہارلن نے پوچھا۔

”جی ہاں“ برجر نے جواب دیا۔

”اس صورت میں اس نے اپنے امکانی نقصان کی تلافی کا طریقہ خود منتخب کر لیا ہے“ جج ہارلن نے کہا ”یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنا کیک کھا بھی لے اور کیک اس کے پاس موجود بھی رہے۔ وہ استغاثہ کی پیشکش کی بنیاد پر اس عدالت میں گواہی دینے سے مستثنیٰ نہیں کیا جاسکتا۔ میرا مشورہ ہے کہ وہ خود فیصلہ کرے کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ اپنی گواہی دینے سے استثنیٰ یا اپنے ہرجانے کے مقدمے کی پیروی۔“

ہملٹن برجر نے گھوم کر جارج بیکسٹر کی طرف دیکھا۔

بیکسٹر نے کھڑے ہو کر جواب دیا ”میں اپنے حقوق کا تحفظ بھی چاہتا ہوں اور اس عدالت میں پیش ہونے سے استثنیٰ بھی۔“

”اسے عدالت میں پیش ہونے سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جاسکتا“ جج صاحب نے فیصلہ دیا ”مسٹر برجر، اپنا کیس شروع کرو۔“

مین اس جگہ گیا جہاں پال ڈریک بیٹھا تھا اور اس سے سرگوشی میں کہا۔

”برجر کے خود آنے کی وجہ یہی ہے کہ وہ بیکسٹر کے ہرجانے کے مقدمے کو مضبوط کرنے کی کوشش کرے۔“

”تب تو اسے پہلے قدم پر ہی ناکامی سے صدمہ ہوا ہوگا۔“

میں جلت کو گولی ماری تھی تب تو اس کے بچنے کا چانس ہے۔

مین نے کہا کہ گولی مارنے کے بعد اسے کوئی کہانی سوچنا ہی تھی تو وہ اس سے بہتر کہانی تراشتی۔ پھر وہ گولی مارنے کے بعد ریوالور اپنے پاس نہ رکھتی، کہیں پھینک دیتی۔ پھر یہ بات بھی مت بھولو کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی برجر کے پاس ایسی کوئی شہادت نہیں کہ خاص وہی ریوالور کین کے قبضے میں تھا۔ وہ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا ہے کہ گین کے پاس اعشاریہ ۳۸ بور کا اسمتھ اینڈ ولسن کمپنی کا بنا ہوا ریوالور تھا مگر ایسے ریوالور تو ہزاروں ہو سکتے ہیں۔ مقدمہ کل ابتدائی سماعت کی عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ پال ڈریک عدالت میں موجود رہے اور یہ بھی چیک کرے کہ قتل کی رات خود بیکسٹر کہاں تھا؟



جج ہارلن لاپورٹ مقدمے کی سماعت کر رہے تھے۔ استغاثہ کی طرف سے ڈپٹی اٹارنی فارلے نیلسن پیروی کر رہا تھا مگر خود ہملٹن برجر بھی عدالت میں موجود تھا۔ جج صاحب نے اسی سے پوچھا کہ کیا وہ بھی ذاتی طور پر مقدمے کی پیروی میں حصہ لے گا۔ جس کا جواب برجر نے اثبات میں دیا۔ جج صاحب نے پہلا گواہ پیش کرنے کو کہا۔ اس وقت برجر کھڑے ہو کر بولا۔

”عدالت کی اجازت سے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک اور مسئلہ ہے جس پر پہلے توجہ دی جانا چاہئے۔ یہ درخواست میں ان وکلا کی جانب سے کر رہا ہوں جو جارج بیکسٹر کی پیروی کر رہے ہیں۔ اس پر سمن تعمیل کرایا گیا ہے کہ وہ بطور صفائی کے گواہ کے اس عدالت میں پیش ہو۔“

”یہ درخواست تم کس بنیاد پر کر رہے ہو؟“ جج ہارلن نے پوچھا۔

”اس بنیاد پر کہ جارج بیکسٹر کو سمن جاری کر کے عدالتی کارروائی کا غلط استعمال کیا گیا ہے۔ دانت مسٹر بیکسٹر کو پریشان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مسٹر بیکسٹر بہت مصروف آدمی ہیں، ملزمہ شاید ان کی پوزیشن سے کوئی ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتی ہے۔“

”مسٹر مین!“ جج صاحب نے مین کی طرف دیکھا ”کیا مسٹر بیکسٹر کوئی ضروری گواہ ہے؟“

”میں یہی سمجھتا ہوں یور آئر۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ وہ ایک اہم گواہ ثابت ہوگا“ مین نے جواب دیا۔

”یور آئر“ یہ ایک قطعی طور پر مدلل کیس ہے“ برجر نے کہا ”صفائی کی طرف سے کوئی گواہی پیش نہیں کی جائے گی۔“

”ہاں۔“

”اس وقت وہ دونوں چیزیں تمہارے پاس ہیں۔“

”ہاں۔“

”انہیں پیش کرو“ مین نے کہا۔ ٹریگ نے جیب سے سگریٹ کیس اور لائسنس نکالا۔

”میں ان چیزوں کو عدالتی ریکارڈ میں شامل کرنا چاہتا ہوں“ نیلسن نے کہا۔

”مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ ان چیزوں کو عدالتی ریکارڈ میں شامل کرنے کے لیے دے دو۔“

”یہ کام ہم مناسب وقت پر کریں گے“ نیلسن نے کہا ”ابھی صرف ان پر عدالت کا شناختی نمبر ڈال دیا جائے۔“

”مجھے مزید جرح نہیں کرنا ہے“ مین نے کہا۔

اس کے بعد نیلسن نے ایک فوٹو گراف کو بلایا جس نے لاش کے فوٹو اتارے تھے۔ اس گواہ کے بعد پوسٹ مارٹم کرنے والے سرجن نے گواہی دی جس نے لاش سے ریوالور کی گولی نکالی تھی اور جس نے موت کے وقت کا تعین بجے رات سے بارہ بجے رات کے درمیان کیا۔ مین نے کسی گواہ پر جرح نہیں کی۔

”یور آنر!“ نیلسن نے کہا ”اب ضروری ہو گیا ہے کہ وہ گواہیاں پیش کی جائیں جو لاش کی شناخت کر سکیں۔ یہ ایک تکلیف دہ امر ہے لیکن چونکہ ضروری ہے اس لیے میں مسز فرنلنگن جملٹ کو گواہی کے لیے طلب کرتا ہوں۔“

مسز جملٹ سیاہ مائمی لباس پہنے آئی۔ حلف اٹھایا اور گواہی دی کہ اس نے آٹھ سال قبل فرنلنگن جملٹ سے شادی کی تھی۔ اسے اپنے شوہر کی لاش شناخت کرنے کے لیے طلب کیا گیا اور اس نے مردہ خانے میں لاش کو شناخت کر لیا کہ وہ اس کے شوہر فرنلنگن جملٹ کی لاش ہے۔ اس کے بعد نیلسن نے مین کو جرح کرنے کے لیے کہا۔

”تم نے کہا کہ تم نے اپنے شوہر سے آٹھ برس قبل شادی کی تھی“ مین نے سوال کیا۔

”جی ہاں۔“

”تب اس کا ذریعہ معاش کیا تھا؟“

”وہ سیلز میں تھا“ مسز جملٹ نے جواب دیا۔

”اس کی آمدنی کتنی تھی؟“

”کچھ زیادہ نہیں تھی۔ بس گزارا ہو جاتا تھا۔“

”یہ کام وہ کتنی مدت تک کرتا رہا؟“

”تقریباً تین سال تک“ مسز جملٹ نے کہا ”پھر کچھ دن

بیکار رہا۔ پھر ایک اور کمپنی کا سیلز میں بن گیا مگر یہ جگہ پہلے کے

پال نے جواب دیا۔

فارلے نیلسن نے اپنا پہلا گواہ بلایا جو کہ ایک سرویئر تھا جس نے بیکسٹر اسٹیٹ کا نقشہ پیش کیا۔ مین نے اس پر کوئی جرح نہیں کی۔

اگلا گواہ لفٹیننٹ ٹریگ تھا جس نے بتایا کہ اسے پیری مین کا فون ملا کہ بیکسٹر اسٹیٹ پر کسی کی لاش دیکھی گئی ہے۔ اس پر اس نے ریڈیو آفیسرز کو مقام واردات پر جانے اور ہر قسم کے ثبوت اور شہادتوں کا تحفظ کرنے کی تاکید کی اور وہ خود ممکنہ عجلت سے پیری مین کے آفس گیا تاکہ اس شخص کو پکڑ سکے جس نے مین کو یہ اطلاع دی تھی۔ اسے دیر ہو گئی تھی لیکن اس نے ہدایات جاری کر دیں کہ ان تمام ٹیکسی ڈرائیوروں کو تلاش کیا جائے جنہوں نے پیری مین کی آفس بلڈنگ کے آس پاس سے مسافر بٹھائے ہوں۔ اس نے یہ ہدایت بھی کر دی کہ اس علاقے میں جتنی بھی پارکنگ لاث ہیں وہ ان کاروں کو نہ جانے دیں جو گزشتہ ایک گھنٹے میں وہاں پارک کی گئی ہوں۔ ان اقدامات کے نتیجے میں وہ ملزمہ کین ایلکسٹن کو حراست میں لینے میں کامیاب ہو گیا۔ بعد میں وہ گین کو پیری مین کے دفتر لے گیا جس نے اسے اپنا منہ بند رکھنے کا مشورہ دیا۔ گین کے بیگ میں رکھی چیک بک سے معلوم ہوا کہ اس نے مین کو پانچ ڈالر کا ایک چیک دیا تھا۔ اس نے بینک سے اس چیک کی فوٹو کاپی حاصل کر لی ہے۔ گین سے چند سوالات پوچھنے کے بعد وہ بیکسٹر اسٹیٹ گیا اور بجائے واردات کا جائزہ لیا۔۔۔۔۔ اس نے لاش ملنے کی جگہ اور لاش کی پوزیشن بیان کی۔ یہ بھی کہا کہ مین کی چند حرکات کی وجہ سے اس نے اس جگہ کی تلاشی لی اور ایک اسمتھ اینڈ ولسن کمپنی کا ساختہ اعشاریہ ۳۸ بور کار ریوالور برآمد کیا۔ اس کے بعد نیلسن نے مین کو جرح کرنے کی دعوت دی۔

”وہ چند حرکات کیا تھیں جو میں نے کیں؟“ مین نے سوال کیا۔

”گیت پر متعین کانشیل کے بیان کے مطابق جب اس نے تمہیں اندر جانے کی اجازت نہیں دی تو تم نے ایک سگریٹ کیس نکالا اور سگریٹ سلگانے کے بعد سگریٹ کیس کو جنگلے کی دوسری طرف جھاڑیوں میں اچھال دیا۔ اسی طرح بعد میں ایک سگریٹ لائسنس بھی وہاں پھینک دیا۔ اس جگہ کی تلاشی لینے پر ہمیں وہاں سے ریوالور ملا تھا۔“

”تم نے وہ دونوں چیزیں بھی اٹھالی تھیں۔“

”ہاں۔“

”اور ان پر اپنے دستخط بنا دیے۔“

مقابلے میں اچھی نہیں تھی۔ ایک سال بعد اس نے استعفیٰ دے دیا اور کہیں اور ملازمت کر لی جس کی آمدنی کچھ زیادہ تھی۔ پھر ڈھائی سال پہلے اس نے بتایا کہ اب وہ خود اپنا بزنس شروع کرے گا۔ اس کے بعد ہمارے مالی حالات بہت بہتر ہو گئے جس سے ظاہر تھا کہ وہ اچھی کمائی کر رہا ہے۔  
”تمہیں معلوم تھا کہ وہ کیا بزنس کر رہا تھا؟“  
”نہیں۔“

”کیا اس کی موت کے بعد پتا چلا کہ اس کا بزنس کیا تھا؟“

”بالکل نہیں۔ میرا شو ہر مجھے اپنے بزنس کے بارے میں کبھی کچھ نہیں بتاتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ کمائی کرنا اس کا کام ہے اور گھر سنبھالنا میرا کام ہے۔ اس کی موت کے بعد بھی مجھے کوئی ایسی کتاب یا رجسٹر نہیں ملا جس سے اس کے ذریعہ آمدنی کا پتا چلتا۔ اس کی موت کے وقت جوائنٹ اکاؤنٹ میں تقریباً تین ہزار ڈالر تھے۔ مجھے بینک نے بتایا کہ اکاؤنٹ میں تمام رقم کیش جمع کرائی جاتی تھیں۔“

”اس کی ملکیت میں کوئی جائیداد وغیرہ ہے؟“  
”ٹرلی وے پر ہمارا گھر قسطوں پر خریدا گیا تھا جس کی دو تہائی قیمت ادا ہو چکی ہے۔ ایک کار میرے استعمال میں رہتی ہے اور دوسری میرے شوہر کی تھی۔“  
”کیا تمہیں اپنے شوہر کے سوٹ کیس میں کوئی ریوالور ملا تھا؟“

”میں اعتراض کرتا ہوں“ نیلسن نے کہا ”یہ درست جرح نہیں ہے۔“

”اعتراض مسترد کیا جاتا ہے“ جج ہارلن نے فیصلہ دیا۔  
”میرا شو ہر جب اپنے آخری بزنس ٹور سے واپس آیا تھا تو مجھے اس کے سوٹ کیس میں ایک ریوالور نظر آیا۔ وہ اسمتھ اینڈولسن کمپنی کا ساختہ اعشاریہ ۳۸ بور کا ریوالور تھا جس کا نمبر C232721 تھا۔ میں نے اپنے شوہر سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ ریوالور اسے ہمارے گھر سے مین بلاک کے فاصلے پر سڑک پر پڑا ملا تھا۔ اس نے اٹھالیا۔ پہلے سوچا کہ پولیس میں رپورٹ کرے مگر پھر خیال بدل دیا کہ پولیس طرح طرح کے سوالات سے پریشان کرے گی۔ بچے کی موجودگی میں مجھے گھر میں ریوالور رکھنا پسند نہیں تھا۔ میرے شوہر نے وعدہ کیا کہ اب وہ بزنس ٹور پر جائے گا تو ریوالور ساتھ لے جائے گا۔“

”شکریہ۔ مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے“ مین نے جرح ختم کر دی۔ نیلسن کی اگلی گواہ نیل گر مس تھی۔

اس نے بتایا کہ وہ ۳۶ منڈیلا ڈرائیو پر رہتی ہے۔ اس کا نام نیل آرگیلٹن تھا جو گر مس سے شادی کے بعد نیل گر مس ہو گیا اور وہ اسی نام سے اس مکان میں رہتی ہے۔ ان کی شادی لاس ویگاس، نوادا میں ہوئی تھی جس کو تقریباً اٹھارہ ماہ ہو چکے ہیں۔

”تم نے وہ لاش دیکھی ہے جسے فرینکلن جلت کے نام سے شناخت کیا گیا ہے؟“ نیلسن نے پوچھا۔

”جی ہاں“ نیل نے جواب دیا۔  
”کیا یہ اس آدمی کی لاش تھی جس سے تم نے شادی کی تھی اور جسے تم فریڈ گر مس کے نام سے جانتی تھیں۔“  
”جی ہاں۔“

”تم اس کیس کی ملزمہ سے واقف ہو۔“  
”جی ہاں۔ وہ کئی برس سے میری قریبی سہیلی تھی۔“  
”اس ماہ کی دس تاریخ کو وہ کہاں قیام پر رہی تھی؟“  
”ہمارے ساتھ ۳۶ منڈیلا ڈرائیو پر۔“  
”کیا تم دس تاریخ کی شام کے حالات اپنی یادداشت کی حد تک بتا سکتی ہو؟“

نیل نے حالات بتائے، خاص طور سے اس سراغرساں کے بارے میں گین کی سنائی ہوئی کمائی دہرائی۔  
”کیا تمہیں یاد ہے کہ گیارہ تاریخ کی صبح کو ملزمہ تمہارے پاس کچن میں ناشتا کرنے آئی تھی؟“ نیلسن نے سوال کیا۔

”جی ہاں۔ اچھی طرح“ نیل نے جواب دیا۔  
”اس وقت تمہیں معلوم تھا کہ جس آدمی کو تم گر مس کے نام سے جانتی ہو، کہاں ہے؟“  
”نہیں۔“

”تم نے اسے آخری بار کب دیکھا تھا؟“  
”ایک دن پہلے جب وہ بزنس ٹور پر جا رہا تھا۔“  
”تمہیں معلوم ہے کہ ملزمہ اپنی ملازمت کا کام کس طرح کرتی ہے؟“

”جی ہاں۔ اس کام میں میں بھی اس کی مدد کرتی تھی“ نیل نے جواب دیا ”کمپنی اسے گاہکوں کی فہرست کبھی ڈاک سے اور کبھی فون پر بتاتی تھی۔ جب کبھی فون پر گاہکوں کے نام بتائے جاتے تھے تو میں انہیں نوٹ کر لیتی تھی۔“  
”تمہیں معلوم ہے کہ مسز فرینکلن جلت کا نام ملزمہ کو کس طرح بتایا گیا تھا۔“

”اس کی فہرست ڈاک سے آئی تھی۔ اس فہرست میں مسز جلت کا نام سب سے آخر میں تھا۔ یہ فہرست اس وقت

مارشل گواہوں کے کٹہرے میں آیا، اپنا نام وپتا بتایا۔ پھر بولا کہ وہ ایک اسپورٹنگ گڈز اسٹور کا مالک ہے۔ وہ جارج بیسکٹر سے بخوبی واقف ہے۔ بیسکٹر اس کا گاہک ہے جس کا اکاؤنٹ بھی چلتا ہے۔ نیلسن نے اسے اسمتھ اینڈولسن کمپنی کا ساختہ اعشاریہ ۳۸ بور کارپو الور جس کا نمبر C232721 تھا دکھایا کہ کیا وہ اسے پہچانتا ہے۔ مارشل نے اپنے ریکارڈ سے چیک کر کے جواب دیا کہ وہ اس ریو الور کو پہچانتا ہے۔ یہ ریو الور اس نے ذاتی طور پر جارج بیسکٹر کو فروخت کیا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ عام طور پر گاہک کو ریو الور اسی دن نہیں دیا جاتا جس دن اسے خریدا جائے مگر اس کیس میں اس نے تین دن قبل کی تاریخ میں فروخت دکھا کر ریو الور اسی وقت بیسکٹر کو دے دیا تھا اور یہ وہی ریو الور ہے جو اس نے بیسکٹر کو دیا تھا۔ مین نے اس گواہ پر بھی کوئی جرح نہیں کی۔ اس کے بعد نیلسن نے بیسکٹر کے گھر کی منتظمہ منی کروڈر کو طلب کیا۔ منی نے بتایا کہ دس تاریخ کی رات کو اس نے تقریباً نو بجے اپنا کام ختم کیا۔ گیارہ تاریخ اس کی چھٹی کا دن تھا اور بیسکٹر نے کہا تھا کہ وہ اس تاریخ کی رات سے ہی چھٹی کر سکتی ہے۔ چنانچہ وہ نو بجے ہی گھر سے چلی گئی تھی۔ اس کا ارادہ بارہ تاریخ کی صبح واپس آنے کا تھا مگر پولیس اس سے پہلے ہی اس تک پہنچ گئی۔

”میں تمہیں یہ ریو الور دکھا رہا ہوں جسے بطور شہادت عدالت میں پیش کیا گیا ہے“ نیلسن نے کہا ”اور پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم نے اسے پہلے بھی دیکھا ہے؟“ گواہ نے ریو الور ہاتھ میں لے کر دیکھا اور جواب دیا۔

”ہاں میں اسے پہچانتی ہوں۔“

”یہ کبھی تمہارے پاس بھی رہا ہے؟“

”جی ہاں۔“

”یہ تمہیں کس نے دیا تھا؟“

”مسٹر جارج بیسکٹر نے۔“

”پھر اس کا کیا ہوا؟“

”میں اسے اپنے بیڈ روم میں رکھتی تھی اور جب کبھی رات کو باہر جاتی تھی تو ساتھ لے جاتی تھی“ منی نے بتایا ”تین تاریخ کی رات کو جب میں جا رہی تھی تو یہ میرے کوٹ کی جیب میں تھا اور کوٹ چونکہ میں نے کندھے پر ڈالا ہوا تھا اس لیے یہ راستے میں کہیں گر گیا۔ میں نے تلاش بھی کیا مگر نہیں ملا۔ میں نے اس کے کھونے کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا۔“

”جارج بیسکٹر نے یہ تمہیں کیوں دیا تھا؟“ نیلسن نے

بھی میرے پاس ہے۔ اس میں مندرجہ جملے کے علاوہ گیارہ نام اور ہیں۔“

”کیا فہرست کسی ایسی جگہ رکھی تھی جہاں گرمس اسے دیکھ سکتا تھا؟“

”یہ رہائشی کمرے کی میز پر تھی جہاں ملزمہ نے ہی رکھی ہوگی۔ ممکن ہے وہاں گرمس نے بھی دیکھ لی ہو۔“

”میں اس فہرست کو بطور شہادت ریکارڈ میں شامل کرنا چاہتا ہوں“ نیلسن نے کہا۔

”وکیل صفائی کو کوئی اعتراض نہیں ہے“ مین نے کہا۔

”اب میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ بدھ گیارہ تاریخ کی صبح مسٹر مین تم سے ملنے آئے تھے؟“ نیلسن نے گواہ سے پوچھا۔

”جی ہاں۔“

”اس کے ساتھ اور کون تھا؟“

”اس کی سیکریٹری، مس ڈیلا اسٹریٹ۔“

”پھر مسٹر مین نے تم سے کیا کرنے کو کہا؟“

”میں اعتراض کرتا ہوں“ مین بولا ”سوال غیر معقول ہے۔ غیر ضروری اور غیر متعلق ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ملزمہ کے وکیل نے گواہ سے کیا کرنے کو کہا تھا۔ اس کے علاوہ سوال گواہ سے اس کے خیال کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔“

”یور آنر، عدالت کی توجہ چاہتا ہوں۔ مسٹر مین ملزمہ کے وکیل تھے“ نیلسن نے کہا۔

”بلاشبہ تھا“ مین نے جواب دیا ”مگر میں اپنے طور پر کام کر رہا تھا۔ ملزمہ نے مجھ سے نہیں کہا کہ کیس کے سلسلے میں کیا کروں کیا نہیں۔ میں وہ کرتا ہوں جسے اپنے خیال میں بہتر سمجھتا ہوں۔ اگر استغاثہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ جو کچھ میں نے کیا، ملزمہ اس کی ذمہ داری میں شریک ہے تو پہلے اسے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ملزمہ اس کے بارے میں جانتی تھی اور اس میں شریک تھی۔“

”درست ہے“ جج ہارلن نے فیصلہ دیا ”اعتراض منظور کیا جاتا ہے۔“

”تم جرح کر سکتے ہو؟“ نیلسن نے مین سے کہا۔

”میں کوئی جرح کرنا نہیں چاہتا“ مین نے جواب دیا۔

”کیا“ نیلسن چونکا ”کوئی جرح کرنا نہیں چاہتے۔“

”نہیں بالکل نہیں“ مین نے سرسری لہجے میں کہا۔

نیلسن نے سرگوشی میں برجر سے کچھ کہا اور پھر بولا ”اب میں پیٹرن مارشل کو بطور گواہ طلب کرتا ہوں۔“

”تم جرح کر سکتے ہو؟“ نیلسن نے مین سے کہا۔

”میں کوئی جرح کرنا نہیں چاہتا“ مین نے جواب دیا۔

”کیا“ نیلسن چونکا ”کوئی جرح کرنا نہیں چاہتے۔“

”نہیں بالکل نہیں“ مین نے سرسری لہجے میں کہا۔

نیلسن نے سرگوشی میں برجر سے کچھ کہا اور پھر بولا ”اب میں پیٹرن مارشل کو بطور گواہ طلب کرتا ہوں۔“

”تم جرح کر سکتے ہو؟“ نیلسن نے مین سے کہا۔

”میں کوئی جرح کرنا نہیں چاہتا“ مین نے جواب دیا۔

”کیا“ نیلسن چونکا ”کوئی جرح کرنا نہیں چاہتے۔“

”نہیں بالکل نہیں“ مین نے سرسری لہجے میں کہا۔

نیلسن نے سرگوشی میں برجر سے کچھ کہا اور پھر بولا ”اب میں پیٹرن مارشل کو بطور گواہ طلب کرتا ہوں۔“

”تم جرح کر سکتے ہو؟“ نیلسن نے مین سے کہا۔

”میں کوئی جرح کرنا نہیں چاہتا“ مین نے جواب دیا۔

”کیا“ نیلسن چونکا ”کوئی جرح کرنا نہیں چاہتے۔“

”نہیں بالکل نہیں“ مین نے سرسری لہجے میں کہا۔



”کیا تم نے کبھی اس ریوالور کا نمبر نوٹ کیا تھا؟“  
”نہیں۔“

”اس ریوالور پر کسی بھی طرح کا کوئی نشان یا داغ دھبہ تھا۔ میرا مطلب ہے کہ جب یہ تمہیں دیا گیا، تب؟“  
”کیسے ہو سکتا تھا، یہ بالکل نیا ریوالور تھا۔“  
”کیا اس وقت اس پر، ریوالور پر کچھ نشانات ہیں۔“  
”جب لیفٹیننٹ ٹریگ نے ریوالور مجھے دکھایا تھا، تو دستے پر نشان تھا۔ اسے غالباً لیفٹیننٹ ٹریگ نے بنایا تھا۔“  
”یہ نشان تم نے کب دیکھا؟“

”جب لیفٹیننٹ ٹریگ نے مجھے نشان دکھایا۔“  
”تمہیں اپنے طور پر یاد نہیں کہ جب مسٹر بیکسٹر نے ریوالور تمہیں دیا تو اس پر کوئی نشان تھا؟“  
”نہیں۔“

”تم نہیں جانتے کہ یہ وہی ریوالور ہے جو تمہیں مسٹر بیکسٹر نے دیا تھا یا ان ہزاروں ریوالوروں میں سے کوئی ایک ہے جو اسمتھ اینڈولسن کمپنی بناتی ہے اور جو ملک بھر میں خریدے اور بیچے جاتے ہیں۔“

”اگر تم اس طرح کہنا چاہتے ہو تو میں اتنا ہی جانتی ہوں کہ یہ اس ریوالور جیسا ہے جو مسٹر بیکسٹر نے مجھے دیا تھا۔“  
”ہاں، میں اسی طرح کہنا چاہتا ہوں“ مین نے جواب دیا۔  
”شکریہ، مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے۔“

اس کے بعد نیلسن نے آئشیں اسلحے کے ماہر الیگزینڈر ریڈ فیلڈ کو بلایا اور پوچھا کہ کیا اس نے مقتول کے جسم سے نکلنے والی گولی کا معائنہ کیا تھا اور کیا یہ دیکھا تھا کہ وہ گولی اسی ریوالور سے چلائی گئی تھی۔ ریڈ فیلڈ نے بیان کیا کہ اس نے ایسا معائنہ کیا تھا اور وہ جان لیوا گولی اسی ریوالور نمبر C232721 سے چلائی گئی تھی۔

”اور اب میں اس ریوالور کو بطور شہادت مقدمے کے ریکارڈ میں شامل کرنا چاہتا ہوں“ نیلسن نے کہا۔

”میں اعتراض کرتا ہوں“ مین نے کہا ”خواہش غیر معقول، غیر متعلق اور غیر ضروری ہے۔ اس کے لیے کوئی مدلل بنیاد فراہم نہیں کی گئی۔“

”دلیل اعتراض کیا ہے؟“ جج صاحب نے پوچھا۔  
”صرف یہ یور آئر کہ ایک درمیانی کڑی موجود نہیں“ مین نے جواب دیا ”یہ ریوالور جارج بیکسٹر کے پاس اس دن تھا جس دن اس نے خریدا۔ اب اسے یہ بتانا چاہیے کہ جو ریوالور اس نے خریدا تھا وہی ریوالور اس نے اپنے گھر کی منتظمہ کو دیا تھا۔“

سوال کیا۔ مین فوراً کھڑا ہوا۔

”میں اعتراض کرتا ہوں۔ سوال گواہ سے اس کے خیال کے بارے کیا گیا ہے“ اس نے کہا ”مزید یہ کہ سوال غیر معقول، غیر ضروری اور غیر متعلق ہے۔“

”اعتراض درست ہے“ جج ہارلن نے کہا۔  
”تین تاریخ کے بعد تم نے یہ ریوالور نہیں دیکھا“ نیلسن نے اگلا سوال کیا۔

”جب تک اسے پولیس نے مجھے دکھایا نہیں۔“  
”میں مداخلت کرنا نہیں چاہتا“ مین بولا ”مگر میرا خیال ہے کہ مجھے اس نکتے پر گواہ سے جرح کرنا ہے۔“  
”ضرور کرو“ نیلسن نے کہا ”میں صرف ایک سوال اور کروں گا“ اور گواہ سے بولا ”گیا رہ تاریخ کو یہ تم نے کس کے پاس دیکھا تھا؟“

”یہ لیفٹیننٹ ٹریگ کے پاس تھا، اس نے اسے مجھے دکھایا۔“

”اب تم جرح کر سکتے ہو“ نیلسن بولا۔  
”تمہیں کیسے معلوم کہ یہ وہی ریوالور ہے جو مسٹر بیکسٹر نے تمہیں دیا تھا“ مین نے سوال کیا۔

”اس طرح کہ مسٹر جملٹ کو یہ وہیں ملا تھا جہاں مجھ سے گرا تھا۔“ گواہ نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔  
”تمہیں معلوم ہے کہ یہ تم سے کہاں گرا تھا۔ وہ مقام جہاں یہ واقعی گرا تھا؟“

”وہ تو نہیں معلوم مگر یہ فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے گرا تھا اور مسٹر جملٹ کو وہیں سے ملا تھا۔“  
”تمہیں معلوم ہے کہ کب گرا تھا؟“

”ہاں، تین تاریخ کی رات کو ساڑھے نو بجے جب میں ٹہلنے لگی تھی۔ جب گئی تو کوٹ کی جیب میں تھا۔ جب آئی تو نہیں تھا۔“

”ذرا سوچ کر جواب دو“ اس رات ٹہلتے ہوئے کیا کسی بھی وقت تم اس جھاڑی کے قریب سے گزری تھیں جہاں سے اسے پولیس نے برآمد کیا؟“  
”نہیں۔“

”مگر گیٹ سے نکلنے کے لیے تمہارا راستہ وہی تھا۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ تمہاری لائسنس میں وہاں گر گیا ہو؟“  
”میرا یہ خیال نہیں“ گواہ نے جواب دیا ”یہ اس وقت گر سکتا تھا جب میں نے کوٹ کندھے پر ڈالا ہوا تھا اور مجھے یاد ہے کہ کوٹ میں نے گیٹ سے تقریباً سو قدم دور جا کر کندھے پر رکھا تھا۔“

رات کو اسے معلوم نہیں کہ ہاؤس کیپرنو بجے گھر سے باہر چلی گئی ہے۔ اس نے حسب معمول گیٹ بند کر دیا۔ اس وقت گیٹ کے پاس اندر یا باہر کوئی کار موجود نہیں تھی۔ اس کے بعد وہ اپنے کیبن میں سونے چلا گیا۔ اگرچہ اس نے کسی کار کے آنے جانے کی آواز نہیں سنی تھی مگر یہ کوئی عجیب بات نہیں تھی کیونکہ اس کا کیبن گیٹ سے اتنی دور تھا کہ کوئی کار آتی یا جاتی تو وہ اس کی آواز نہیں سن سکتا تھا۔ ایک بار پھر نیلسن نے مین سے جرح کرنے کے لیے کہا مگر مین نے اس گواہ پر بھی کوئی جرح نہیں کی۔ پھر نشانات کا ماہر گواہی دینے آیا اور اس نے بتایا کہ اس نے لیفٹیننٹ ٹریگ کی ہدایت پر ملزمہ کی کار کے ٹائروں کے نشانات کے ٹھپے تیار کئے اور پھر بیسکڑا سیٹ پر پائے جانے والے ٹائر کے نشانات کے ٹھپے تیار کئے۔ ان دونوں کے ٹھپے ایک دوسرے سے ملتے تھے۔ اس گواہ پر بھی پیری مین نے کوئی جرح نہیں کی۔ دوپہر کے وقفے کا وقت قریب تھا۔ جج ہارلن نے ڈسٹرکٹ اٹارنی سے پوچھا کہ کیا وہ کچھ اور گواہ پیش کرے گا۔ برجر نے بتایا کہ ایک دو گواہ باقی ہیں جس کے بعد جج صاحب نے عدالت کا اجلاس دو بجے دوپہر تک کے لیے برخاست کر دیا۔ پال ڈریک نے مین کو بتایا کہ استغاثہ نے ایک پراسرار گواہ کو گواہوں کے کمرے میں بٹھا رکھا ہے۔ وہ گواہ کوئی مرد ہے اور کسی ریاست کے نواب کی طرح اس کی حفاظت کی جا رہی ہے۔ پال اسے صرف ایک نظر دیکھ سکا۔ اس کے بال سیاہ اور گھونگریا لے ہیں۔ پیری مین فوراً سمجھ گیا کہ یہ آدمی وہ سراغرساں ہو سکتا ہے جس نے گین کو ریوالور دیا تھا۔ اس نے کہا کہ ابھی تو وہ ایک ہلکا پھلکا لچ کرنے جا رہا ہے۔ دو بجے کے اجلاس میں جو کچھ ہو گا دیکھا جائے گا۔



دوپہر کے وقفے کے بعد جب عدالت کا اجلاس شروع ہوا تو ہملٹن برجر اٹھا اور ایسے لمبے میں جیسے کوئی ہاتھ کی صفائی دکھانے والا جادوگر ہیٹ سے خرگوش نکالنے کا اعلان کرتا ہے، اس نے نئے گواہ کارل فری مین کو طلب کیا۔ اسے دیکھتے ہی گین جوش میں آگئی اور مین کا بازو پکڑ کر سرگوشی میں بولی کہ یہ وہی سراغرساں ہے جس نے اسے ریوالور دیا تھا۔ مین نے اسے ڈانٹ کر اپنے جوش پر قابو رکھنے کی تاکید کی۔ برجر جیسے پھولا نہیں سارہا تھا۔ گواہ کے حلف اٹھانے کے بعد اس نے خود گواہ سے سوالات شروع کئے۔ گواہ فری مین نے بتایا کہ وہ ایک لائسنس یافتہ سراغرساں ہے۔ ایک آدمی فریڈ گرمرس نے دس تاریخ کو اس کی خدمات حاصل کی

”اس سے کوئی معمولی سا فرق بھی نہیں پڑتا“ برجر نے جواب دیا ”یہ ریوالور اس جھاڑی میں پایا گیا جہاں پھینکا گیا تھا۔ اس سے بالکل ملتا جلتا ریوالور منتظمہ کو دیا گیا اور پھر اس سے کھو گیا۔ ہمیں صرف اتنا ہی ثابت کرنا تھا۔“

”عدالت مسٹر ڈسٹرکٹ اٹارنی سے اتفاق کرنے پر آمادہ ہے“ جج ہارلن نے کہا ”لیکن کیا حرج ہے اگر مسٹر بیسکڑیہ بیان دے دے کہ یہ وہی ریوالور ہے جو اس نے خریدا تھا اور اپنی ہاؤس کیپرنو دیا تھا۔“

”یہ ضروری نہیں ہے“ برجر نے کہا۔

”اور یہ اس لیے ضروری نہیں ہے کہ بیسکڑیہ مجھ پر ایک لاکھ ڈالر کے ہرجانے کا مقدمہ دائر کیا ہے“ مین بولا ”اگر اسے یہاں گواہی کے لیے بلایا گیا تو یہ ظاہر ہو گا کہ اس کی موجودگی اس کیس میں ضروری بھی اور میں نے اسے سمن دے کر عدالت کی کارروائی کا غلط استعمال نہیں کیا۔ مسٹر ہملٹن برجر کے یہاں آنے کی واحد وجہ یہی ہے کہ کیس کی پیروی اس طرح کی جائے جس سے ظاہر ہو کہ مسٹر بیسکڑیہ کو بطور گواہ بلانے کی ضرورت نہیں تھی۔“

جج صاحب ذرا سا مسکرائے مگر پھر ان کی پیشانی پر پل پڑ گئے۔

”بے شک، عام طریقہ کار یہی ہو گا کہ ریوالور کے واقعات سے منسلک ہونے کی پوری ترتیب سامنے ہو“ انہوں نے کہا ”لیکن ان حالات میں عدالت ڈسٹرکٹ اٹارنی کی دلیل سے اتفاق کرنا چاہتی ہے کہ ریوالور کو ریکارڈ میں شامل کرنے کے لیے اتنا ہی ضروری ہے کہ قتل اسی ریوالور سے ہوا ہے اور اسے ایک خاص مقام پر پایا گیا۔ اس سے ضروری بنیاد فراہم ہو جاتی ہے۔ اگر ہم آگے بڑھتے ہیں اور ریوالور کو ملزمہ سے متعلق ثابت کرنا چاہتے ہیں تو اس کی گنجائش موجود ہے۔“

”ہم سمجھتے ہیں یور آؤ!“ برجر نے کہا ”اور ہم اس گنجائش کو بھی پورا کریں گے بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے پاس ایک گواہ موجود ہے جو ایسا کر سکتا ہے۔“

”اسی صورت میں ریوالور کو مقدمے کے ریکارڈ میں شامل کیا جاسکتا ہے“ جج ہارلن نے فیصلہ دیا ”اس پر ضروری شناختی نمبر ڈال دیا جائے۔“

”شکریہ یور آؤ!“ ہملٹن برجر اپنی کامیابی کی مسکراہٹ چھپا نہ سکا۔ اس کے بعد نیلسن نے گورلے پیچ کو طلب کیا جو کہ بیسکڑیہ کا مالی تھا۔ اس نے بتایا کہ اس کی ڈیوٹی ہے کہ رات کو دس بجے گیٹ بند اور مقفل کر دے۔ دس تاریخ کی

تھیں۔ اس موقع پر برجر نے عدالت اور مین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اس گواہ کے ذریعے پہلے وہ ریوالور کا گواہ سے، گواہ کا ملزمہ سے اور ملزمہ کا ریوالور سے تعلق ثابت کرنے کے لیے اپنے ابتدائی سوالات ان ہی کے بارے میں کرنا چاہتا ہے جو کسی حد تک ایک غیر معمولی بات ہے۔ مین نے بے پروائی سے جواب دیا کہ عدالت کے سامنے انصاف لانے کے لیے وہ ایسا کر سکتا ہے، وکیل صفائی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ برجر کا خیال تھا کہ اس نکتے پر مین اعتراض کرے گا اور اسے جرح کر کے مین پر اپنی برتری ثابت کرنے کا موقع ملے گا۔ مگر مین کے جواب سے اس نے ایسا محسوس کیا جیسے اس کا پہلا دھماکے دار پٹاخہ پھس پھسا کر رہ گیا۔ بہر حال اس نے فری مین سے سوالات شروع کئے۔ فری مین نے بتایا کہ گر مس نے دس تاریخ کی صبح کو اس کی خدمات حاصل کی تھیں۔ برجر نے چاہا کہ اپنے سوالات سے ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو ظاہر کرے لیکن مین نے اس پر اعتراض کیا کہ جب تک اس گفتگو کا تعلق مقدمے سے ثابت نہ کیا جائے وہ گفتگو نہیں دہرائی جاسکتی۔ عدالت نے اعتراض درست قرار دیا۔ اس پر گواہ نے گفتگو دہرانے سے اجتناب کرتے ہوئے بتایا کہ گر مس سے ہدایات پانے کے بعد وہ ٹرلی وے پر واقع مسٹر اور مسز جلٹ کے مکان پر گیا۔ اس وقت وہ نہیں جانتا تھا کہ گر مس اور جلٹ ایک ہی آدمی کے نام ہیں۔ یہ بات اسے تب معلوم ہوئی جب اسے بیسکٹر اسٹیٹ پر پائی جانے والی لاش کو شناخت کرنے کے لیے بلایا گیا۔ بہر حال وہ جلٹ کے مکان پر گیا اور کار ایسی جگہ کھڑی کی کہ آسانی سے نظر نہ آئے۔ پھر خود بھی چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ اس سے کہا گیا تھا کہ مسٹر جلٹ کے مکان پر جو بھی کار آئے اسے اس کا نمبر نوٹ کر کے گر مس کو بتانا ہے۔ اسے اس عورت کا حلیہ بھی بتانا تھا جو اس کار کو ڈرائیو کر رہی ہو۔ اس نے اپنی کارگزاری کی رپورٹ دس تاریخ کی شام کو دی۔ تب تک وہ تصدیق کر چکا تھا کہ جو کار جلٹ کے گھر آئی وہ ملزمہ گین کی تھی۔ اس کے ساتھ اس نے گین کا حلیہ بھی بتایا۔ یہ رپورٹ اس نے اپنی کار کے فون سے اپنے آفس میں دی تھی اور اس کے آفس نے یہ رپورٹ مسٹر گر مس کو بتادی۔ یہ رپورٹ دینے کے بعد بھی وہ اپنی ڈیوٹی دیتا رہا یعنی جلٹ کے گھر کے پاس موجود رہا۔ کچھ دیر کے بعد مسٹر گر مس خود وہاں پہنچ گیا جو کہ خود جلٹ ہی تھا جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا۔ مسٹر گر مس نے کہا کہ وہ نگرانی چھوڑ کر اپنی کار میں گر مس کی کار کے پیچھے پیچھے آئے۔ مسٹر جلٹ کا مکان

بیسکٹر اسٹیٹ سے تقریباً ایک چوتھائی میل کے فاصلے پر واقع ہے اور جو سڑک جلٹ کے مکان سے بیسکٹر اسٹیٹ جاتی ہے، گین کو بھی واپسی میں لامحالہ وہی سڑک استعمال کرنا تھی۔ گواہ نے بتایا کہ وہ گر مس کی کار کے پیچھے چلتے ہوئے بیسکٹر اسٹیٹ کے گیٹ تک گیا تھا کہ گر مس نے اپنی کار روک دی چنانچہ گواہ نے اپنی کار بھی روک دی۔ اس کے بعد مسٹر گر مس نے کہا کہ جب گین آتی دکھائی دے تو گواہ کو کسی بھی حیلے بہانے سے اسے روکنا ہے اور پھر اس کے ساتھ کسی بھی طرح اس کی کار میں بیٹھ کر اس کے ساتھ اس وقت تک رہنا ہے جب تک گین کسی مقام پر رک کر کسی کو فون کرے اور جب وہ کسی کو فون کرے تو مجھے معلوم کرنا ہے کہ اس نے کون سا نمبر ڈائل کیا ہے۔ گر مس نے تاکید کی کہ گواہ کو ہر قیمت پر گین کا اعتماد حاصل کرنا ہے۔ وہ ایک ملنسار عورت ہے اور اگر گواہ چاہے تو اس کے بیڈ روم میں بھی جاسکتا ہے۔ گواہ نے اس ہدایت پر اعتراض کیا مگر گر مس نے اس کا اعتراض مسترد کر دیا۔ پھر اس نے گواہ سے پوچھا کہ کیا اس کے پاس کوئی ریوالور ہے۔ گواہ کے پاس ریوالور نہیں تھا۔ اس پر گر مس نے گواہ کو ایک ریوالور دیا اور کہا کہ اگر گواہ چاہے تو بہانہ بنانے کے لیے اپنی کار کا ٹائر گولی مار کر پتھر بھی کر سکتا ہے۔ گواہ نے کہا، وہ اپنے مؤکل گر مس کی ہدایات پر بادل ناخواستہ عمل کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اپنی کار بیسکٹر اسٹیٹ کے گیٹ کے قریب کھڑی کردی اور اس کا ہڈ اس طرح اٹھادیا جیسے کار خراب ہو گئی ہو۔ گر مس نے کہا کہ جب گواہ، گین کی کار میں بیٹھ کر چائے گا تو وہ کچھ فاصلے سے ان کا تعاقب کرے گا۔ اس موقع پر برجر نے گواہ سے اس ریوالور کے بارے میں سوالات کیے جو گر مس نے اسے دیا تھا۔ گواہ نے بتایا کہ وہ ریوالور اسمتھ اینڈ ولن کمپنی کا بنایا ہوا اعشاریہ ۳۸ بور کا ریوالور تھا۔ اس کے بعد برجر نے گواہ کو عدالت میں پیش کردہ ریوالور دکھایا اور پوچھا کہ کیا اسے یہی ریوالور دیا گیا تھا۔ اس پر مین نے اعتراض کیا کہ اس سے پہلے کہ گواہ اس سوال کا جواب دے، اسے گواہ سے جرح کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ جج ہارلن نے اجازت دی کہ وہ جرح کر سکتا ہے۔

”جب مسٹر گر مس نے تمہیں ریوالور دیا تھا تو کیا تم نے اس کا نمبر نوٹ کیا تھا؟“ مین نے سوال کیا۔  
 ”نہیں۔“ گواہ فری مین نے جواب دیا۔  
 ”کیا تم نے ریوالور اچھی طرح غور سے دیکھا تھا۔“  
 ”جی ہاں دیکھا تھا۔“

”کیا اس ریوالور پر کوئی ایسا نشان تھا جو پہچاننے میں تمہاری مدد کرے اور تم بتا سکو کہ عدالت میں پیش کیا گیا ریوالور جس کا شناختی نمبر G ہے، وہی ریوالور ہے جو تمہیں دیا گیا تھا۔“

”میں اس پر کوئی شناختی نشان دیکھنے سے قاصر رہا“ گواہ نے بتایا۔

”تب تم حلفیہ یہ بیان نہیں دے سکتے کہ یہ وہی ریوالور ہے جو تمہیں دیا گیا تھا۔“

”میں صرف اس کی ظاہری شباهت دیکھ کر ہی بتا سکتا ہوں۔“

”ایک سراغرساں کی حیثیت سے تم آتشیں اسلحے سے کافی واقف ہو گے۔“

”ہاں کافی حد تک۔“

”تم جانتے ہو کہ اسمتھ اینڈولسن کمپنی اس طرح کے ہزاروں ریوالور بناتی اور فروخت کرتی ہے۔“

”جی ہاں۔“

”تم نے خود بھی اس طرح کے کتنے ہی ریوالور دیکھے ہوں گے۔“

”جی ہاں۔“

”تم خود بھی.... ڈیوٹی ادا کرتے ہوئے کوئی ریوالور رکھتے ہو۔“

”ہاں، کبھی کبھی۔“

”دس تاریخ کی رات کو تمہارے پاس کوئی ریوالور تھا۔“

”نہیں جناب۔ یہی وجہ تھی کہ میرے مؤکل گرمس نے ریوالور دیا۔“

”اور تم یقینی طور پر نہیں بتا سکتے کہ یہ وہی ریوالور ہے جو گرمس نے تمہیں دیا تھا۔“

”نہیں جناب، میں یہ بات حلفیہ نہیں کہہ سکتا۔ یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ یہ اس ریوالور کی طرح ہے جو مجھے دیا گیا تھا۔“

اس سوال کے بعد مین نے اپنی جرح ختم کر دی اور ہملٹن برجز اس سے اپنے باقی سوالات پوچھنے لگا۔ اس نے کہا کہ اس ریوالور میں کوئی ایسی بات بھی نہیں ہے کہ تم کہہ سکو، یہ ریوالور تمہیں نہیں دیا گیا تھا۔ گواہ نے بتایا کہ وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ پھر وہ بعد کے حالات بیان کرنے لگا۔ اس نے بتایا کہ اس کے مشورے پر گرمس نے اپنی کاریگٹ کے اندر کھڑی کر دی تاکہ وہ باہر سے نظر نہ آئے۔ چند منٹ کے بعد

گین اپنی کار میں آتی دکھائی دی جسے گواہ نے روشن ٹارچ سے اشارہ کر کے روک لیا۔ گین نے کھڑکی کا شیشہ ذرا سائیچ کر لیا۔ گواہ اس کے پاس گیا اور کہا کہ وہ ایک سراغرساں ہے اور اہم کیس پر کام کر رہا ہے۔ اس کی کار کا نمبر پتچر ہو گیا ہے۔ اس کے پاس جیک نہیں ہے جسے لگا کر وہ نمبر تبدیل کر سکے اس لیے گین اسے کسی سروس اسٹیشن تک لفٹ دے دے تاکہ وہ وہاں سے مدد حاصل کر سکے۔ گواہ نے بتایا کہ گین ہچکچا رہی تھی اس لیے اس نے اسے ریوالور دے دیا کہ اسے گواہ سے کوئی اندیشہ نہیں ہونا چاہیے اور اگر وہ اس کے ساتھ کوئی بد تمیزی کرے تو وہ بے شک اسے شوٹ کر دے۔ گین اس جھانے میں آگئی اور اس نے گواہ کو سروس اسٹیشن تک کے لیے لفٹ دے دی۔ گواہ کو ایک سروس اسٹیشن نظر آیا جہاں فون بوتھ بھی لگا تھا۔ اس نے گین سے کار روکنے کو کہا۔ خود کار سے اترا اور سروس اسٹیشن کے ملازم کے پاس گیا جو کسی کار میں پیٹرول ڈال رہا تھا اور اس سے ریسٹ روم کے بارے میں پوچھا۔ پھر ریسٹ روم کے عقب سے ہو کر فون بوتھ کے پیچھے چھپ گیا۔ گین کار سے اتری اور بوتھ میں داخل ہوئی۔ گواہ نے اسے نمبر ڈائل کرتے دیکھا۔ وہ ڈریک سراغرساں ایجنسی کا نمبر تھا۔ گین نے وہاں فون کر کے پیری مین کے بارے میں پوچھا پھر رابطہ منقطع کر کے دو سرا نمبر ڈائل کیا۔ جس کے بارے میں گواہ کو بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ہالی ووڈ ریسٹورنٹ کا نمبر ہے۔ یہاں بھی گین نے پیری مین کو پوچھا۔ اس کے بعد جو گفتگو ہوئی وہ گواہ نے واضح طور پر سنی۔ گواہ نے گین کو کہتے سنا کہ فریڈ گرمس دھوکے باز اور فراڈ آدمی ہے، بہتر ہو گا کہ کوئی اسے ہلاک کر دے۔ کچھ دیر تک دوسری طرف سے ہونے والی بات سننے کے بعد بولی کہ وہ جو کچھ کہہ رہی تھی وہی اس کا مطلب بھی ہے۔ کوئی گرمس کو قتل کر دے تو یہ انسانیت کی خدمت ہوگی۔ گواہ نے بتایا کہ اس کا مؤکل گرمس اپنی کار میں تعاقب کرتے ہوئے آگیا تھا اور اس نے ایک سائڈ اسٹریٹ میں کار روک لی تھی۔ جب گواہ نے دیکھا کہ گین اپنی گفتگو ختم کر کے بوتھ سے نکلنے والی ہے تو وہ اس کے باہر آنے سے پہلے بوتھ کے پاس سے ہٹ کر اپنے مؤکل کے پاس چلا گیا اور اس نے ساری باتیں بتا دیں۔ گرمس بہت پریشان ہو گیا۔ پھر وہ گواہ کو اپنی کار میں بیکسٹر اسٹیٹ تک لے گیا جہاں گواہ نے اپنی کار چھوڑی تھی اور گواہ سے کہا کہ اب وہ اپنے دفتر واپس جاسکتا ہے۔ اسے جو کام کرنا تھا، کر چکا۔ یہ بھی کہا کہ ضرورت ہوئی تو وہ اگلے دن گواہ کو فون

کردے گا۔ پھر اس نے گواہ سے ریو الوور واپس مانگا لیکن گواہ نے جواب دیا کہ وہ تو ریو الوور گین کو دے چکا ہے۔ یہ سن کر گرمس ناراض ہوا مگر گواہ نے کہا کہ جو کچھ ہوا اس میں اس کا قصور نہیں تھا۔ گرمس نے یہ بھی کہا کہ فون پر وہ محض مذاق میں بات نہیں کر رہی تھی بلکہ اگر اسے موقع ملا تو وہ بے شک اسے ہلاک کر دے گی۔

اس موقع پر مین نے اعتراض کیا کہ گواہ کا جملہ ریکارڈ سے کاٹ دیا جائے کیونکہ یہ ایک سنی سنائی بات ہے۔  
”لیکن اس سے ملزمہ کی ذہنی کیفیت اور سوچ کا اندازہ ہوتا ہے۔“ برجر نے جواب دیا۔

نچ ہارلن نے ہملٹن برجر کی دلیل سے اتفاق کیا اور فیصلہ دیا کہ گواہ کا جملہ ریکارڈ سے حذف نہیں کیا جاسکتا۔ برجر ایک بار پھر گواہ سے سوالات کرنے لگا۔ اس نے پوچھا، پھر کیا ہوا۔ گواہ نے بتایا کہ وہ اپنی کار میں بیٹھا اور اپنے آئس واپس چلا گیا۔ اس وقت دس بجنے میں دس منٹ تھے۔ میکسٹر اسٹیٹ کا گیٹ کھلا ہوا تھا اور گرمس وہیں اپنی کار کے پاس کھڑا تھا۔ برجر کے سوال پر کہ جب گرمس نے اسے ریو الوور دیا تھا تو کیا گواہ نے ریو الوور کا جیمبر کھول کر دیکھا تھا۔ گواہ نے بتایا کہ ہاں، دیکھا تھا۔ اس وقت جیمبر میں تمام گولیاں موجود تھیں۔ کوئی ایک گولی بھی نہیں چلائی گئی تھی۔ برجر مین کی طرف گھوما۔

”اب اگر تم چاہو تو گواہ پر مزید جرح کر سکتے ہو“ اس نے کہا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے مین کو چیلنج کر رہا ہو۔  
مین اٹھا۔ چند لمحے گواہ کو غور سے دیکھا پھر پوچھا۔  
”عدالت میں موجود ریو الوور جس کا شناختی نمبر G ہے، خاصا مقبول اور پسندیدہ ریو الوور ہے اور عام طور پر پولیس اور سراغریاں کے زیر استعمال رہتا ہے۔“  
”جی ہاں۔“ گواہ نے جواب دیا۔ مین نے آگے بڑھ کر میز سے ریو الوور اٹھالیا۔

”کیا اس ریو الوور میں اور اس طرح کے دوسرے ریو الووروں میں کوئی فرق ہے سوائے اس کے کہ اس ریو الوور کے ساتھ ایک گتا بندھا ہے جس پر اس کا عدالتی شناختی نمبر G لکھا ہے۔“

”نہیں۔“ گواہ نے ریو الوور دیکھتے ہوئے کہا۔ مین نے ریو الوور واپس عدالتی کلرک کی میز پر رکھ دیا۔  
”تم حلفیہ بیان نہیں کر سکتے کہ یہی ریو الوور تم نے ملزمہ کو دیا تھا“ اس نے پوچھا۔  
”جی نہیں۔“

”تم سے ملزمہ کا اعتماد حاصل کرنے کو کہا گیا تھا۔“  
”مجھ سے یہ معلوم کرنے کو کہا گیا تھا کہ ملزمہ کے فون کرتی ہے اور اس کا ارادہ کیا ہے؟“  
”اور تم نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے نہ صرف اپنی شخصی وجاہت بلکہ لفاظی سے بھی کام لیا۔“  
”میں اس کا اعتماد حاصل کرنا چاہتا تھا۔“  
”تاکہ بعد میں اس کے اعتماد کو دھوکا دے سکوں۔“  
”نہیں، میں اپنے مؤکل کو اپنی کارکردگی کی رپورٹ دینا چاہتا تھا۔“

”اور اس مقصد کے لیے تم ملزمہ کو بیڈ روم میں لانے کے لیے بھی آمادہ تھے۔“  
”مجھے ایک ڈیوٹی انجام دینا تھی اور میرے پیشے میں ہمیں ہمیشہ یہ اختیار نہیں ہوتا کہ ہم کام کرنے کا طریقہ اپنی مرضی سے منتخب کر سکیں۔ جیسا موقع ہوتا ہے ویسا کرنا پڑتا ہے۔“

”سوال کا جواب دو“ مین نے کہا ”تم ملزمہ کو بیڈ روم میں لے جانے کے لیے بھی آمادہ تھے؟“  
”ہاں۔“

”اس سے جھوٹ بولنے پر تیار تھے۔“  
”ہاں۔“

”اور تمہارا خیال ہے کہ تمہارے پیشے میں گاہے گاہے جھوٹ بولنے کی ضرورت پڑتی ہے؟“  
”ہاں۔“

”اور رقم کمانے کے لیے تم جھوٹ بولنے پر آمادہ رہتے ہو؟“

”رقم کے لیے نہیں۔“  
”پھر کس چیز کے لیے؟“  
”وہ معلومات حاصل کرنے کے لیے جنہیں معلوم کرنا ضروری ہو۔“

”اور تم اسی طرح اپنی کمائی کرتے ہو۔“  
”یہ میرا پیشہ ہے۔“  
”اور اس سے رقم کماتے ہو؟“  
”ہاں۔“

”اور رقم کمانے کے لیے جھوٹ بولتے ہو؟“  
”تم اس طرح کہنا چاہتے ہو تو یونہی سہی۔“  
”مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے“ مین نے کہا۔  
”یہاں استغاثہ اپنا کیس مکمل کرتا ہے“ ہملٹن برجر بولا۔  
”جو کچھ ہوا تھا، اب وہ بالکل واضح ہو چکا ہے۔ یہ گواہ جس

ہے۔ اب وہ ملزمہ کو ذمے دار ٹھہرانے کی بات نہیں کر سکتے۔“

”تو کیا وکیل صفائی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آخری گواہ نے یقینی طور پر ملزمہ کی بے گناہی ثابت کر دی؟“ جج صاحب نے پوچھا۔

”جی ہاں یور آنر!“ مین نے جواب دیا۔

”تب اپنا کیس ضرور پیش کریں!“ ہملٹن برجر نے بڑے نرم لہجے میں کہا ”میں یہ دیکھنے کا بے حد خواہش مند ہوں کہ ایک ایسے مرحلے پر آپ نے ایسا دعویٰ کس بنیاد پر کیا ہے۔“

”جواب بہت آسان ہے“ مین نے کہا ”اب یہ ظاہر ہوا کہ آخری گواہ فری مین ... کے پاس وہ ریوالور تھا جس سے قتل ہوا اور وہی مقتول کو زندہ سلامت دیکھنے والا آخری آدمی بھی تھا۔ اگرچہ اس نے ایسی کہانی سنائی ہے جو حقائق کو کسی اور انداز میں بیان کرتی ہے لیکن یہ حقیقت پھر بھی باقی رہتی ہے کہ اسی گواہ کے قبضے میں آلہ قتل، قتل کئے جانے کے وقت سے چند منٹ پہلے موجود تھا۔ اس شہادت کی روشنی میں جتنا قوی شبہ آخری گواہ کے خلاف پیدا ہوتا ہے اتنا ملزمہ کے خلاف نہیں ہوتا۔ اسے اقرار ہے کہ وہ مقتول کو زندہ سلامت دیکھنے والا آخری شخص تھا۔ میں عدالت کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کراتا ہوں کہ اس تمام وقت جبکہ ڈسٹرکٹ اٹارنی نے اس گواہ کو یہاں کھڑا رکھا، اس تمام وقت جبکہ ڈسٹرکٹ اٹارنی اس گواہ سے ریوالور کے بارے میں سوالات کرتے رہے، انہوں نے اس سے یہ سیدھا سادہ سوال پوچھنے کی ہمت نہیں کی کہ کیا تم نے اس آدمی کو قتل کیا ہے جسے تم فریڈ گرمس کے نام سے جانتے تھے۔ کیا تمہارا اس کی موت میں کوئی ہاتھ ہے؟ ڈسٹرکٹ اٹارنی نے اس سے پوچھنے کی ہمت نہیں کی۔“

ہملٹن برجر کا چہرہ غصے سے سرخ ہونے لگا تھا۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”یور آنر“ ایسی احمقانہ دلیل میں نے اپنی تمام زندگی میں نہیں سنی“ وہ بولا ”اسے دیوانے کی بڑبڑ بھی کہا جاسکتا ہے۔ اس لیے استغاثہ عدالت سے کیس دوبارہ کھولنے کی اجازت چاہتا ہے تاکہ اس گواہ کو ایک بار پھر گواہوں کے کٹھن میں کھڑا کر کے اس سے یہ سوال کیا جائے جس کے بارے میں وکیل صفائی نے کہا کہ میں پوچھنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ میں انہیں بتاؤں گا کہ ہم کیا کچھ کرنے کی ہمت رکھتے ہیں۔“

”وکیل صفائی کو استغاثہ کے دوبارہ کیس کھولنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے“ مین نے کہا۔

وقت مقتول سے رخصت ہوا تو وہ زندہ سلامت تھا اور اس وقت دس بجنے میں دس منٹ تھے۔ اس کے بعد ریوالور ملزمہ کے قبضے میں تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ جلٹ کی موت یقینی طور پر دس بجے سے قبل واقع ہوئی تھی کیونکہ اس کے بعد بیسکٹر اسٹیٹ کا گیٹ بند اور مفضل کر دیا جاتا تھا۔ نہ صرف اگلا بلکہ عقبی گیٹ بھی۔ ہم جانتے ہیں کہ اگلی صبح بھی ریوالور ملزمہ کے قبضے میں تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ نیل گرمس کے گھر میں تھی۔ جہاں وہ تمام رات رہی۔ اگر ملزمہ رات کو کہیں باہر جاتی تو نیل گرمس کو پتا چل جاتا۔ اگلی صبح جب ملزمہ نے ریوالور نیل کو دکھایا تو ریوالور سے ایک گولی چلائی جا چکی تھی۔ اس لیے یہ واقعاتی شہادت کا ایک مکمل اور مؤثر کیس بن جاتا ہے اور حالات و واقعات، الفاظ سے زیادہ بلاغت سے بولتے ہیں۔ ملزمہ کو معلوم ہو چکا تھا کہ مقتول اس کے تعاقب میں آیا تھا اس لیے بیسکٹر اسٹیٹ جاتے ہوئے اس نے ضرور مقتول کا تعاقب کیا ہو گا۔ جیسے ہی گواہ فری مین وہاں سے روانہ ہوا، ملزمہ مقتول کے پیچھے بیسکٹر اسٹیٹ میں گئی، اسے شوٹ کیا اور وہاں سے نکل گئی۔ یہ سب کچھ دس بجے سے پہلے ہوا جبکہ گیٹ بند کر دیا جاتا تھا۔ گیٹ تمام رات بند رہتا تھا۔ قتل دس تاریخ کو رات کو ہوا اور یہ صرف دس منٹ کے عرصے میں کیا جاسکتا تھا۔ اس وقت بھی ریوالور ملزمہ کے پاس تھا۔ حقائق پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا، نہ کسی اور طرح ان کی توجیہ پیش کی جاسکتی ہے اور حقائق جیج جیج کر ملزمہ کے جرم کا اعلان کر رہے ہیں۔“

”کیا تم اس موقع پر کیس کے حق میں دلائل دے رہے ہو؟“ مین نے پوچھا۔

”اگر تم انہیں دلائل کہنا چاہتے ہو تو کہو“ برجر نے جواب دیا ”میں صرف گواہوں اور شہادتوں کا خلاصہ بیان کر رہا تھا۔“

”کارروائی کو ترتیب کے اندر رکھو“ جج بارلن نے کہا ”تم اپنا کیس مکمل کر چکے۔ اب کیا وکیل صفائی کچھ گواہ اور شہادتیں پیش کرنا چاہتے ہیں؟“ ہملٹن برجر ایک فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ بیٹھ گیا۔

”یور آنر“ اگر ڈسٹرکٹ اٹارنی اپنے اس آخری گواہ کو پیش نہ کرتے تو یقیناً انہیں حق تھا کہ وہ اس عدالت سے درخواست کرتے کہ ملزمہ کو ذمے دار ٹھہراتے ہوئے اس کا کیس اعلیٰ عدالت کو منتقل کر دے۔ لیکن وہ ایک قدم ضرورت سے زیادہ آگے بڑھ گئے۔ اب انہوں نے ایسی شہادت پیش کر دی جو یقینی طور پر ملزمہ کی بے گناہی ثابت کرتی

”کارل فری مین، فری مین!“ برجر نے چیخ کر کہا ”براہ مہربانی دوبارہ گواہوں کے کٹریے میں آؤ“ اور جب وہ آگیا تو پوچھا ”کیا تم نے فریڈ گرس کو قتل کیا ہے؟“

”نہیں۔“ گواہ نے جواب دیا۔

”بس اب تم جاسکتے ہو“ برجر بولا۔

”ایک منٹ“ مین نے کہا ”میں جرح کرنا چاہتا ہوں۔ مسٹر فری مین، گرس نے پہلی مرتبہ کب تمہاری خدمات حاصل کی تھیں؟“

”میں اعتراض کرتا ہوں۔ سوال پہلے پوچھا جا چکا ہے اور اس کا جواب بھی دے دیا گیا تھا۔“

”میرا خیال ہے کہ یہ بات درست ہے“ جج ہارلن نے کہا۔ مین گواہ کے چہرے کو بہ غور دیکھ رہا تھا۔

”اچھی بات ہے۔ میں سوال دوسرے الفاظ میں پوچھتا ہوں“ مین نے کہا ”کیا تاریخ سے قبل بھی گرس نے تمہاری خدمات حاصل کی تھیں؟“

”میں اعتراض کرتا ہوں“ برجر بولا ”سوال غیر معقول، غیر متعلق اور غیر ضروری ہے۔ میں نے گواہ سے صرف یہ پوچھا تھا کہ کیا اس نے گرس کو قتل کیا ہے، جرح بھی صرف اس سوال کی حد تک کی جاسکتی ہے۔“

”میری جرح کا تعلق اسی سوال سے ہے اور اس کا مقصد گواہ کے تعصب یا جانبداری کو ظاہر کرنا ہے۔“

”عدالت آخری سوال کرنے کی اجازت دیتی ہے“ جج ہارلن نے کہا ”وکیل صفائی کو حق حاصل ہے کہ اگر گواہ کسی قسم کی جانب داری کر رہا ہے تو اسے نمایاں کرے۔ عدالت کو خود بھی حیرت تھی کہ گرس نے صرف گواہ کو ہی خدمات حاصل کرنے کا اہل کیوں سمجھا؟“

”سوال کا جواب دو؟“ مین نے فری مین سے کہا۔

”اس سے پہلے مسٹر گرس نے ڈھائی تین سال قبل میری خدمات حاصل کی تھیں“ گواہ نے جواب دیا۔

”کیا!“ برجر نے انتہائی حیرت سے کہا۔

”تمہیں مسٹر گرس نے کسی کی انگلیوں کے نشانات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے کہا تھا؟“ مین نے پوچھا۔

”جی ہاں، اس نے مجھے کچھ انگلیوں کے تازہ نشانات دے دیے تھے اور دس انگلیوں کے نشانات کا ایک سیٹ دیا اور کہا کہ کیا میں معلوم کر سکتا ہوں کہ سیٹ کی انگلیوں کے نشانات ان تازہ نشانات سے ملتے ہیں یا نہیں۔“

”تو کیا وہ ملتے تھے؟“ مین نے پوچھا۔

”ہاں۔“ گواہ فری مین نے جواب دیا۔

”تم جانتے ہو کہ وہ کس کی انگلیوں کے نشانات تھے؟“

”نہیں جناب!“

”وہ تمہیں کس صورت میں دیے گئے تھے، چھپے ہوئے یا لیے ہوئے؟“

”چھپے ہوئے تھے۔“

”اسی طرح چھپے ہوئے، جیسے پولیس ملازموں کی تلاش کے لیے چھاپتی ہے؟“

”جی ہاں۔“

”گواہ وہ کاغذ کسی پولیس سرکلر سے کاٹا گیا تھا۔ اس طرح کہ انگلیوں کے نشانات کے سوا اس پر کچھ اور نہ آئے۔“

”جی ہاں۔“

”اس سے تمہیں تجسس نہیں ہوا؟“

”کسی حد تک ہوا تھا۔“

”پھر کیا تم نے اپنے طور پر معلوم کرنے کی کوشش کی کہ وہ کس کے نشانات تھے؟“

”خیال آیا تھا مگر معلوم نہیں کیا۔“

”اور تم نے وہ کاغذ گرس کو واپس کر دیا؟“

”ہاں۔“

”تم نے اندازہ کر لیا تھا کہ گرس نے کسی ایسے شخص کا پتہ لگالیا ہے جو پولیس کو مطلوب ہے۔“

”جی۔۔۔ جی ہاں۔“

”لیکن اس شخص کو پولیس کے حوالے نہیں کیا؟“

”جی ہاں۔“

”اور تم جانتے تھے کہ یہ بلیک میل کرنے کے لیے بہترین طریقہ ہے۔“

”یہ خیال میرے ذہن میں نہیں آیا۔“

”بننے کی کوشش مت کرو۔ تم جانتے تھے کہ گرس کیا سوچ رہا ہے؟“

”ممکن ہے، مجھے اس کا شبہ ہو گیا ہو۔“

”اور چونکہ تمہیں شبہ ہو گیا تھا اس لیے تم نے ہوشیاری برتتے ہوئے ایف بی آئی سے معلوم کر لیا کہ وہ انگلیوں کے نشانات کس کے تھے؟“

”جی۔۔۔ جی ہاں“ فری مین ہٹکا کر بولا۔

”تب تم نے ابھی جھوٹ بولا تھا کہ اس شخص کا پتہ لگانے کی کوشش نہیں کی۔“

”جی ہاں۔“

دے تو شاید ہم اس کیس کو حل کر سکیں۔“ مین نے اجازت طلب کی۔

”میں اعتراض کرتا ہوں“ برجر نے کہا ”وکیل صفائی کسی گواہ کو بلانا چاہتے ہیں تو اپنے گواہ کے طور پر بلائیں، ہم جرح مکمل کر چکے ہیں۔“

”لیکن گواہ فری مین کو بلانے کے لیے استغاثہ نے کیس دوبارہ کھولا ہے“ جج ہارلن نے کہا ”عدالت دو وکیلوں کی ذہنی کشمکش کا اکھاڑا نہیں ہے، انصاف کا گھر ہے۔“

”عدالت اجازت دے تو میں وہ ٹائپ شدہ فہرست دیکھنا چاہتا ہوں جس میں مسز جلت کا نام شامل تھا۔ شاید میں حقیقت کے قریب آ جاؤں“ مین نے کہا اور عدالت کی اجازت سے کلرک کی میز سے وہ فہرست اٹھالی پھر ڈیلا اسٹریٹ کے پاس گیا اور سرگوشی میں اس سے کہا کہ چیک کرو اور پال ڈریک سے بھی رائے لو کہ فہرست میں جو آخری نام ہے وہ اس مشین کا ٹائپ کیا ہوا ہے جس کے باقی نام ہیں یا کوئی مختلف ٹائپ رائٹر استعمال کیا گیا ہے۔ اگر دونوں ایک ہی مشین کے ہوں تو جب میں تمہاری طرف دیکھوں تو نفی میں سرہلانا اور ایک ہی ٹائپ رائٹر کے ہوں تو اثبات میں سرہلانا۔ ڈیلا اسٹریٹ فہرست کو دیکھنے لگی۔ پال ڈریک بھی قریب بیٹھا تھا۔ وہ بھی چیک کرنے لگا۔

”عدالت غور کرے“ مین نے کہا ”کئی دوسرے امکانات بھی ہیں۔ سب سے پہلے تو خود فری مین ہی ہے۔ وہ ملزمہ کو ریوالور دینے سے قبل گر مس کو قتل کر سکتا تھا۔“ یہ کہتے کہتے مین نے ڈیلا کی طرف دیکھا جس نے نفی میں سرہلایا۔

”مجھے یقین ہے“ برجر بولا ”کہ وکیل صفائی کا کوئی ارادہ جائز طور پر کسی گواہ کو پیش کرنے کا نہیں ہے۔ یہ صرف عدالتی طریق کار کو مسٹر بیسکٹر کو بلیک میل کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر بیسکٹر نے بلیک میل ہونے سے انکار کرتے ہوئے ایک لاکھ ڈالر ہرجانے کا مقدمہ کر دیا۔ اگر مسٹر مین، بیسکٹر کو گواہی کے لیے بلاتے ہیں تو ظاہر ہو جائے گا کہ ہرجانے کا دعویٰ درست ہے اور اگر حالات یا عدالت کے دباؤ سے مسٹر مین بیسکٹر کو بلاتے ہیں تو اس کا مقصد محض کیس کو الجھانا ہوگا۔ اب تک جو گواہی پیش ہوئی ہے اس سے واضح ہے ملزمہ ہی قتل کی مجرم ہے۔“

”میں عدالت کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرا ارادہ مسٹر بیسکٹر کو بطور گواہ طلب کرنے کا ہے۔“

”بہت خوب“ جج ہارلن نے کہا ”عدالت وکیل صفائی کو

”اور وہ نشانات کو نگلن ہا لے کے تھے جس کی پولیس کو تلاش تھی۔“

”جی ہاں۔“

”اس کے بعد تم گر مس کو بلیک میل کرنے لگے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح وہ ہا لے کو کر رہا تھا؟“

”میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔“

”گزشتہ ڈھائی سال کے عرصے میں تم نے گر مس سے کتنی رقم لی۔۔۔؟“

”اپنی خدمات کے معاوضے کے سوا کچھ نہیں لیا۔“

”کتنی رقم لی تھی؟“ مین نے پھر کہا ”یاد رکھو تم حلفیہ بیان دے رہے ہو۔“

”جتنا میرا معاوضہ بنتا تھا۔“

”کتنی رقم لی تھی؟“

”مجھے یاد نہیں۔“

”پانچ ہزار ڈالر!“

”شاید۔“

”دس ہزار ڈالر!“

”ممکن ہے۔“

”بیس ہزار ڈالر!“ مین نے پوچھا۔

”مجھے یاد نہیں۔“

”تیس ہزار ڈالر!“

”نہیں۔ اتنی رقم نہیں تھی۔“

”بس مجھے کوئی اور سوال نہیں کرنا ہے“ مین نے کہا

”ایک بلیک میلر حلف اٹھا کر جھوٹ بولنے والے کی حیثیت سے اور پھر اس حقیقت کے مد نظر کہ آلہ قتل تمہارے قبضے میں تھا، عدالت خود نتیجہ اخذ کر سکتی ہے۔“

”مسٹر مین!“ جج ہارلن نے سوچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ”کیا تم عدالت کو بتاؤ گے کہ تم نے گواہ سے فکڑ پرٹس کے بارے میں سوال کیوں کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کیس میں کوئی بات ایسی ہے جسے ہم میں سے کوئی نہیں جانتا مگر جسے تم نے اپنے طور پر معلوم کیا ہو یا گواہی سے اخذ کیا ہو۔ ایسا ہے تو وہ بات عدالت کے لیے بھی دلچسپی کا سبب ہوگی۔“

”یور آنر، یہ ایک اندھیرے میں چلایا ہوا تیر تھا“ برجر بولا۔

”ایسا تھا تب بھی وکیل صفائی کا نشانہ بہترین معلوم ہوتا ہے۔“ جج نے کہا۔

”اگر عدالت مجھے ایک گواہ پر مزید جرح کی اجازت



اپنا کیس پیش کرنے کی اجازت دیتی ہے اگر اس کے دوران میں یہ ظاہر ہوا کہ استغاثہ کے گواہ کو دوبارہ طلب کرنے کی معقول وجہ موجود ہے تو عدالت اس گواہ کو طلب کر لے گی۔  
 ”میں چیلنج کرتا ہوں۔“ برجر نے طنزیہ کہا ”کہ مسٹر مین ذرا مسٹر بیسکٹر کو بلانے کی ہمت تو کریں۔“  
 ”یہ طنز کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی“ جج ہارلن نے کہا ”مسٹر مین اپنا کیس پیش کریں۔“  
 ”میں صفائی کے پہلے گواہ کی حیثیت سے مسٹر جارج بیسکٹر کو طلب کرتا ہوں“ مین نے کہا۔  
 بیسکٹر، برجر کی جانب معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے آگے آیا اور گواہوں کے کھڑے میں بیٹھ گیا۔  
 ”یور آنر“ میں ہر اس سوال پر اعتراض کروں گا جو اس گواہ سے پوچھا جائے اور اس کا تعلق موجودہ مقدمے سے نہ ہو۔“

”اور میں بھی عدالت سے درخواست کرتا ہوں کہ چونکہ یہ گواہ اختلاف رکھنے والا گواہ ہے اس لیے مجھے رہنما سوال کرنے کی اجازت ہونا چاہیے۔“  
 ”عدالت دونوں امور پر گہری نگاہ رکھے گی“ جج ہارلن نے کہا ”اپنا کیس پیش کریں۔“  
 ”تمہارے پاس وہ جائداد کتنی مدت سے ہے جسے بیسکٹر اسٹیٹ کہا جاتا ہے“ مین نے سوال کیا۔  
 ”میں اعتراض کرتا ہوں۔ سوال غیر معقول، غیر ضروری اور غیر متعلق ہے“ برجر نے کہا۔

”اعتراض رد کیا جاتا ہے“ جج ہارلن نے فیصلہ دیا۔  
 ”تقریباً سترہ برس سے“ بیسکٹر نے جواب دیا ”اور مسٹر مین میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میں اس کیس کے حقائق کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ میں دس تاریخ کی رات کو بیکر فیلڈ میں تھا اور مجھے قتل کے بارے میں صرف اس وقت معلوم ہوا جب میں گیارہ تاریخ کو اپنے آفس واپس آیا۔“  
 ”اس صورت میں مسٹر بیسکٹر میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تمہیں کتنی مدت سے یہ بات معلوم تھی کہ تمہارا آدمی کورلے کیج حقیقت میں کولنگٹن ہالے ہے جو کہ پولیس کو ایک ڈکیتی اور قتل کے سلسلے میں مطلوب ہے۔“  
 ہملٹن برجر بڑے جوش سے اعتراض کرنے اٹھا لیکن بیسکٹر کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر رک گیا۔ بیسکٹر کے چہرے سے فاتحانہ مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی اور ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنے کپڑوں میں سکر گیا ہے۔ برجر نے کچھ سوچ کر آخر اعتراض کر ہی دیا۔

”میں اعتراض کرتا ہوں۔ سوال غیر مناسب، غیر ضروری اور غیر متعلق ہے۔“  
 لیکن اس کی ہچکچاہٹ نے جج ہارلن کو بھی بیسکٹر کی طرف متوجہ کر دیا اور اس کا چہرہ دیکھتے ہی اس نے فوراً فیصلہ دیا۔  
 ”اعتراض مسترد کیا جاتا ہے“ بیسکٹر گواہوں کے کھڑے میں خاموش کھڑا تھا۔  
 ”تم نے میرا سوال تو سمجھ لیا؟“  
 ”جی ہاں۔“  
 ”پھر کیا جواب دو گے یا نہیں؟“ مین نے پوچھا۔ بیسکٹر نے ایک لمبی گہری سانس لی اور کہا۔  
 ”میں یہ بات کئی برسوں سے جانتا تھا۔“  
 ”مسٹر چیچ سے تمہارا کیا رشتہ ہے۔“  
 ”وہ میرا بھائی ہے۔“  
 ”اور تم نے اسے یہ جانتے ہوئے پناہ دی کہ وہ پولیس کو مطلوب ہے۔“  
 ”جی ہاں۔“  
 ”اور تقریباً ڈھائی سال قبل مقتول فر۔ لنکلن جملٹن نے یہ راز معلوم کر لیا تھا۔“  
 ”جی ہاں۔“  
 ”اور وہ تمہیں بلیک میل کرنے لگا۔“  
 ”جی ہاں۔“  
 ”اوہ یور آنر!“ برجر بول اٹھا ”مسٹر مین کی جرح غیر ضروری طور پر پھیلتی جا رہی ہے اور۔۔۔“  
 ”اگر تم کوئی اعتراض کرنا چاہتے ہو“ جج ہارلن نے کہا ”تو عدالت اسے مسترد کرتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب ہم حقیقت کے قریب پہنچتے جا رہے ہیں۔ مسٹر مین، کیا تم نے یہ باتیں اس حقیقت سے اخذ کی ہیں کہ جو فنگر پرنٹ گواہ فری مین کو دیے گئے تھے وہ حقیقت میں ہالے کے تھے۔“  
 ”جی ہاں۔ یور آنر!“ مین نے جواب دیا۔  
 ”یور آنر“ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ پوری صورت حال بیان کر دوں“ بیسکٹر نے کہا ”میرا بھائی جس نے کورلے کیج کا نام اختیار کر لیا تھا، حقیقت میں ہالے تھا۔ اور میرا اصلی نام جارج بیلڈنگ ہالے ہے۔ میرا بھائی ایک زمانے میں جملٹن کے ساتھ مجرمانہ زندگی گزار رہا تھا اور گورسن جملٹن، فر۔ لنکلن جملٹن کا باپ تھا۔ گورسن اپنے جرم کی سزا کاٹ کر رہا کر دیا گیا۔ مجھے یہ کبھی معلوم نہیں ہوسکا کہ گورسن نے کس طرح میرے بھائی کی نئی شخصیت پہچان لی۔ شاید یہ اس

مضمون کی وجہ سے ہوا جو سیٹر ڈے ایونگ پوسٹ میں شائع ہوا تھا۔ اس میں غلطی سے میرے ساتھ میرے بھائی کی تصویر بھی شائع ہو گئی تھی۔ مضمون شائع ہونے کے کچھ عرصے بعد ہی فرینکلن جلت میرے بھائی سے ملنے آیا اور اس سے رقم کا مطالبہ کیا۔ ہم اس وقت سے اسے بڑی رقمیں ادا کر رہے تھے۔

”اس نے سرسری تذکرہ کیا تھا۔ یہ بھی کہہ رہا تھا کہ وہ ملک چھوڑ کر جانا چاہتا ہے مگر مجھے شبہ تھا کہ اس کا پلان کامیاب ہو سکے گا۔ بہر حال اس کا مطالبہ تھا کہ اسے ایک لاکھ ڈالر نقد دیے جائیں اور میں وہ بیان دوں۔ ہم رقم کا انتظام تو کر سکتے تھے مگر میں نے بیان دینے سے قطعی انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ پہلے وہ یہ جاننا چاہتا ہے کہ اس عورت نے ایک وکیل کو کتنی بات بتائی ہے۔ اس کے بعد یا تو وہ اس عورت کو وکیل سے اگلی صبح ملنے سے روک دے گا یا پھر خود ملک سے باہر چلا جائے گا۔“

”اب ہمیں یہ بتاؤ کہ دس تاریخ کی رات کو کیا ہوا تھا؟“ مین نے کہا۔

”ہم کچھ نہیں کر سکتے تھے“ بیکسٹر نے جواب دیا ”میرا بھائی مفور مجرم تھا اور اسے پناہ دے کر میں بھی مجرم بن گیا تھا۔ پہلے یہ راز گورن کو معلوم ہوا اور اس کے ذریعے اس کے بیٹے فرینکلن کو۔ ہم ان دونوں کا منہ بند رکھنے کے لیے رقم ادا کرنے پر مجبور ہو گئے لیکن کبھی کبھی مجھے شک ہوتا تھا کہ گورن کو یہ بات معلوم نہیں کہ اس کا بیٹا ہمیں اس... بے دردی سے بلیک میل کر رہا ہے۔ دس تاریخ کو میں بیکر فیلڈ میں تھا تو میں نے ایک اخبار میں گورن کی موت کی خبر پڑھی۔“

”اور تم نے سوچا کہ اگر فرینکلن کو بھی کوئی حادثہ پیش آجائے تو تمہارے بھائی کا راز پھر محفوظ ہو جائے گا؟“

”ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ فرینکلن نے باپ کی موت پر ایک نیا مطالبہ کیا۔ اس کے بارے میں مجھے فون پر بتایا گیا۔ وہ مجھ سے ایسی بات چاہتا تھا جو میں نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے یا میرے بھائی نے اسے قتل نہیں کیا۔“

”وہ نیا مطالبہ کیا تھا؟“ مین نے پوچھا۔

”میں نے اپنے بھائی کو فون کیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ مجھے لازمی طور پر اس طرح گھر آنا ہے جس سے ظاہر ہو کہ میں بدستور بیکر فیلڈ میں ہوں اور یہ کہ اس کی وجہ وہ فون پر نہیں بتا سکتا۔ میں بیکر فیلڈ کے ایک موٹیل میں ٹھہرا تھا۔ میں نے ظاہر کیا کہ میں جلدی ڈنر کھا کر سونا چاہتا ہوں۔ مگر سونے کے بجائے میں کار میں بیٹھ کر اپنی اسٹیٹ آگیا۔ میں گیارہ بجے کے بعد پہنچا تھا۔ اس وقت فرینکلن میرے بھائی کے ساتھ تھا۔ وہ بقول اپنے ایک آخری مطالبہ کر رہا تھا۔ اس نے کہا کہ چونکہ اس کا باپ مر چکا ہے اس لیے اگر وہ اپنا منہ بند رکھے گا تو ہمیں کسی اور سے انکشاف راز کا اندیشہ نہیں ہوگا۔ اس نے بتایا کہ ایک بڑی پریشانی میں پڑ گیا ہے۔ اسے ایک عورت کا منہ بند کرنا ہے۔ اسے صرف رقم کی ہی نہیں بلکہ میری مدد کی بھی ضرورت ہے اور وہ مدد یہ ہوگی کہ ایک خاص وقت

”سوئمنگ پول کے قریب۔ میرے انکار کرنے کے بعد وہ اپنی کار کی طرف چلا گیا۔ میں اور میرا بھائی اس معاملے پر گفتگو کرنے لگے تب اس وقت ہم نے یا تو فائر کی آواز سنی یا کسی کار کے سائلنسر نے بیک فائر کیا تھا۔ ہم گھر سے باہر نکلے مگر کوئی مشکوک بات نظر نہیں آئی۔ چاروں طرف دیکھا بھی مگر کوئی خاص بات معلوم نہیں ہوئی۔ پھر ہم نے ایک کار کے اشارٹ ہونے اور روانہ ہونے کی آواز سنی اور خیال کیا کہ فرینکلن جا رہا ہے اور شاید اسی کی کار نے بیک فائر کیا تھا۔“

”اس وقت کیا بجا تھا؟“

”بارہ بجنے میں چند منٹ باقی تھے۔“

”گیٹ کھلا تھا؟“

”گیٹ تو دس بجے بند کر دیا گیا تھا۔ مگر جب فرینکلن آیا تو میرے بھائی نے گیٹ کھول دیا تھا۔ پھر یہ کہ فرینکلن دوبارہ بھی آنے والا تھا اس لیے گیٹ کھلا رہا۔“

”کیا فرینکلن نے بتایا تھا کہ وہ کسی کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔“

”جی ہاں۔ اگرچہ اس نے یہ نہیں کہا کہ قتل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قتل کے سبب سے بچنے کے لیے اسے میرے بیان کی ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں یہ بیان دوں کہ وہ بھی بیکر فیلڈ میں میرے ساتھ تھا اور ایک کاروباری معاملے پر

”جی ہاں۔ اگرچہ اس نے یہ نہیں کہا کہ قتل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قتل کے سبب سے بچنے کے لیے اسے میرے بیان کی ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں یہ بیان دوں کہ وہ بھی بیکر فیلڈ میں میرے ساتھ تھا اور ایک کاروباری معاملے پر

”جی ہاں۔ اگرچہ اس نے یہ نہیں کہا کہ قتل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قتل کے سبب سے بچنے کے لیے اسے میرے بیان کی ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں یہ بیان دوں کہ وہ بھی بیکر فیلڈ میں میرے ساتھ تھا اور ایک کاروباری معاملے پر

”جی ہاں۔ اگرچہ اس نے یہ نہیں کہا کہ قتل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قتل کے سبب سے بچنے کے لیے اسے میرے بیان کی ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں یہ بیان دوں کہ وہ بھی بیکر فیلڈ میں میرے ساتھ تھا اور ایک کاروباری معاملے پر

”جی ہاں۔ اگرچہ اس نے یہ نہیں کہا کہ قتل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قتل کے سبب سے بچنے کے لیے اسے میرے بیان کی ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں یہ بیان دوں کہ وہ بھی بیکر فیلڈ میں میرے ساتھ تھا اور ایک کاروباری معاملے پر

”جی ہاں۔ اگرچہ اس نے یہ نہیں کہا کہ قتل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قتل کے سبب سے بچنے کے لیے اسے میرے بیان کی ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں یہ بیان دوں کہ وہ بھی بیکر فیلڈ میں میرے ساتھ تھا اور ایک کاروباری معاملے پر

”جی ہاں۔ اگرچہ اس نے یہ نہیں کہا کہ قتل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قتل کے سبب سے بچنے کے لیے اسے میرے بیان کی ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں یہ بیان دوں کہ وہ بھی بیکر فیلڈ میں میرے ساتھ تھا اور ایک کاروباری معاملے پر

”جی ہاں۔ اگرچہ اس نے یہ نہیں کہا کہ قتل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قتل کے سبب سے بچنے کے لیے اسے میرے بیان کی ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں یہ بیان دوں کہ وہ بھی بیکر فیلڈ میں میرے ساتھ تھا اور ایک کاروباری معاملے پر

”جی ہاں۔ اگرچہ اس نے یہ نہیں کہا کہ قتل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قتل کے سبب سے بچنے کے لیے اسے میرے بیان کی ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں یہ بیان دوں کہ وہ بھی بیکر فیلڈ میں میرے ساتھ تھا اور ایک کاروباری معاملے پر

”جی ہاں۔ اگرچہ اس نے یہ نہیں کہا کہ قتل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قتل کے سبب سے بچنے کے لیے اسے میرے بیان کی ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں یہ بیان دوں کہ وہ بھی بیکر فیلڈ میں میرے ساتھ تھا اور ایک کاروباری معاملے پر

”جی ہاں۔ اگرچہ اس نے یہ نہیں کہا کہ قتل کرنا چاہتا ہے۔ اسی قتل کے سبب سے بچنے کے لیے اسے میرے بیان کی ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ میں یہ بیان دوں کہ وہ بھی بیکر فیلڈ میں میرے ساتھ تھا اور ایک کاروباری معاملے پر

بات کرنے آیا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ مجھے یہ سب کچھ کرنا پڑا اور مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ بھائی کی شخصیت ظاہر ہو گئی۔ میں اس صورت حال سے بچنے کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا۔ اگرچہ میں نے اپنے بھائی کو بار بار سمجھایا کہ جو غلطیاں اس نے کی ہیں، کبھی نہ کبھی اسے ان کا خمیازہ ضرور بھگتنا...

... پڑے گا۔

”اب مجھے کوئی مزید سوال نہیں کرنا ہے“ میں نے کہا

”اور کیا اب مسٹر ڈسٹرکٹ اٹارنی جرح کرنے کی ہمت کریں گے۔“

برجر نے اپنے نائب سے مشورہ کیا اور کہا، وہ کوئی جرح کرنا نہیں چاہتا۔

”اب میں ایک بار پھر درخواست کروں گا کہ مجھے استغاثہ کے ایک گواہ سے مزید جرح کرنے کی اجازت دی جائے“ میں نے کہا۔

”وہ گواہ کون ہے؟“ جج ہارلن نے پوچھا۔

”نیل گرمس۔“

”یور آئر، اس موقع پر میں اپنا اعتراض واپس لیتا ہوں“

برجر نے سنجیدگی سے کہا ”میرے محکمے کی ذمہ داری یہ ہے کہ میں مجرموں کو سخت سے سخت سزا دلاؤں لیکن جب یہ ظاہر ہونے لگے کہ کچھ دوسرے معاملات بھی قابل غور ہیں تو میں کوئی رکاوٹ ڈالنا نہیں چاہتا کیونکہ میرا اولین فرض انصاف کا حصول ہے۔“

جج ہارلن نے اس ریمارک کے لیے ڈسٹرکٹ اٹارنی کا شکریہ ادا کیا اور گواہ بلائے کی اجازت دے دی۔ نیل گرمس بادل ناخواستہ اپنی جگہ سے اٹھی اور گواہوں کے کٹروں میں آکر کھڑی ہو گئی۔ چونکہ وہ پہلے حلف اٹھا چکی تھی اس لیے مزید حلف نہیں لیا گیا۔

”تم نے بیان دیا ہے کہ تم ملزمہ کے کام میں اس کی مدد کرتی تھیں“ میں نے کہا ”اس کی ڈاک کھول کر دیکھتی تھیں“ اس کے فون سنتی تھیں۔“

”جی ہاں۔“

”اور جب کبھی گاہکوں کے نام فون پر بتائے جاتے تھے تو تم انہیں نوٹ کر کے ملزمہ کو بتا دیتی تھیں۔“

”جی ہاں۔“

”اس فہرست میں، جس میں مسز فرینکلن جملٹ کا نام شامل ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ مزید دس نام اور ہیں اور مسز جملٹ کا نام سب سے آخر میں دیا گیا ہے۔ غور سے دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ مسز جملٹ کا نام جس ٹائپ رائٹر سے لکھا

گیا ہے اس سے باقی نام نہیں لکھے گئے۔ وہ کسی اور ٹائپ رائٹر سے ٹائپ کئے گئے ہیں اور نیل گرمس، میں تم سے کہتا ہوں کہ مسز جملٹ کا نام تم نے فہرست وصول ہونے کے بعد شامل کیا تھا۔ جواب دینے سے پہلے یہ بات یاد رکھنا کہ تم نے حلف اٹھایا ہوا ہے اور یہ کہ اس فہرست کو اس کمپنی سے بھی چیک کیا جاسکتا ہے جس نے اسے بھیجا تھا۔ مزید یہ کہ ہاتھ کی تحریر کی طرح کسی بھی دو ٹائپ رائٹروں سے ٹائپ کی ہوئی تحریر بھی مختلف ہوتی ہے۔“

نیل گرمس کافی دیر تک خاموش رہی پھر بولی۔

”ہاں، اسے میں نے شامل کیا تھا۔“

”اور اس کی وجہ کہ تم نے مسز جملٹ کا نام فہرست میں شامل کیا، یہ بھی کہ تمہیں شک ہو گیا تھا اور تم جاننا چاہتی تھیں کہ اس مکان میں کون رہتا ہے۔“

”اس شخص کی چیزوں کا جائزہ لینے کے بعد جسے میں اپنا شوہر خیال کرتی تھی، مجھے ایک ڈرائیونگ لائسنس ملا جو فرینکلن جملٹ کے نام جاری کیا گیا تھا اور اس کا پتا بھی دیا ہوا تھا۔ اس کا حلیہ، عمر اور دوسری تمام باتیں یکساں تھیں۔ میں اس شخص کی حقیقت معلوم کرنا چاہتی تھی اس لیے میں نے مسز جملٹ کا نام فہرست میں شامل کر دیا۔“

**جاسوسی ڈائجسٹ کا مقبول ترین سلسلہ**

ایک کیمیاگر کی داستان شوق  
جو مقصد کی تلاش میں دریدر پھرتا رہا

۶ حصے مکمل قیمت فی حصہ ۴۰ روپے ڈاک مفت فی حصہ ۱۰ روپے

**مقامی**

ڈاکو  
میں  
تیار  
میں

مصنف  
اقیلم علیم

راوی  
صہر علی

اپنے قریبی بک اسمال سے طلب فرمائیں یا براہ راست ہمیں خط لکھیں

**کتابیات پبلی کیشنز پوسٹ بکس ۱۳ کراچی ۱**

”لیکن کوئی ایسی بات پیش آئی جس سے صورتِ حال تبدیل ہو گئی؟“

”بے شک ضرور ہوئی اور تم جانتے ہو کہ وہ کیا تھی۔ وہ شخص جسے میں اپنا شوہر خیال کرتی تھی حقیقت میں اس نے مجھ سے غیر قانونی شادی کی تھی اور مجھے غیر قانونی بیوی بنادیا تھا۔ اس آدمی کو جب معلوم ہوا کہ گین اس کے دوسرے گھر جانے والی ہے تو اسے یقین ہو گیا کہ وہ اسے پہچان لے گی اور پھر مجھے بتادے گی۔ چنانچہ اس نے گین کو قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے گین کی ڈرنک میں اسٹرپچن زہر ملا دیا مگر خدا کو منظور نہیں تھا اس لیے گین بچ گئی۔ یہ بات مجھے تب معلوم ہوئی جب گین کے گھر سے جانے کے بعد مجھے اسٹرپچن زہر کی شیشی فریڈ... کے کمرے میں ملی۔ میں نے اسے اٹھا کر واپس دواؤں کی الماری میں رکھ دیا۔ پھر جب گین اس شام واپس آئی اور میں نے اس کے پاس ریوالور دیکھا تو میں نے اندازہ کر لیا کہ اب کھل کر بات کرنے کا وقت آگیا ہے۔ میں نے گین سے پوچھنے کی کوشش کی مگر اس نے مجھے نہیں بتایا اور جھوٹ بولا۔ چنانچہ میں نے اس کے دودھ میں نیند کی گولیاں ڈال دیں اور جب وہ سو گئی تو میں ریوالور لے کر گھر سے نکل گئی تاکہ اس آدمی کو تلاش کروں۔“

”تم نے اسے کس طرح تلاش کیا؟“

”مجھے کچھ مدت سے یہ بات معلوم تھی کہ وہ جارج بیکسٹر سے رقوم وصول کر رہا ہے۔ مجھے اس کی وجہ معلوم نہیں تھی کہ بیکسٹر اسے کیوں کیش دیتا ہے۔ چنانچہ میں گھر سے سیدھی بیکسٹر اسٹیٹ پہنچی اور تقدیر کو بھی ایسا ہی منظور تھا کہ میرا نام نہاد شوہر مجھے وہاں موجود مل گیا۔“

”پھر کیا ہوا؟“

”اس نے مجھے دیکھا اور جاننا چاہا کہ میں وہاں کیوں آئی ہوں اور جب میں نے اسے ساری بات بتائی تب مجھے پتا چلا کہ اس نے مجھے بھی ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اس نے میرا گلا گھونٹنے کی کوشش کی۔ میں نے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا اور وہ الٹ کر لان پر گر گیا۔ میں اپنی کار میں بیٹھ کر گیٹ سے باہر نکل گئی۔ گھر واپس آکر میں نے ریوالور واپس گین کے تکیے کے نیچے رکھ دیا جہاں سے نکالا تھا۔“

پیری مین، ہملٹن برج کی طرف گھوما اور سرخم کرتے ہوئے بولا ”اس گواہ کے ساتھ کیس مکمل ہو گیا۔“

○☆☆○

پیری مین، ڈیلا اسٹریٹ اور پال ڈریک، مین کے آفس میں کیس پر گفتگو کر رہے تھے۔

”اس سے کم سے کم یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ ہر قدم پر مقابلہ کرنے کا جذبہ بیدار رہنا چاہیے“ مین نے کہا ”منتظمہ بالکل سچ کہہ رہی تھی کہ ریوالور اس کے کوٹ کی جیب سے گر گیا تھا اور وہ ریوالور فرینکلن جلت کو مل گیا۔ ریوالور بالکل نیا اور اچھا تھا۔ فرینکلن اسے اٹھا کر اپنے دوسرے گھر لے گیا اور اس سادہ سی حرکت سے اس نے بیکسٹر کو بھی کیس میں ملوث کر دیا مگر ظاہر ہے یہ بالکل انجانے میں ہوا۔ فرینکلن کسی بھی اندیشے کے بغیر بیکسٹر اور اس کے بھائی کو بلک میل کر رہا تھا۔ بیکسٹر اپنے بھائی کو دوسرا نام دے کر مطمئن تھا کہ راز محفوظ ہے مگر اس مضمون اور اس میں شائع ہونے والے فوٹو نے سارا کھیل خراب کر دیا۔ اس میں ایک فطری انصاف بھی چھپا ہوا تھا کہ گورسن نے جرم کیا اور اس کی سزا بھگتی تو انصاف کا تقاضا تھا کہ اس کے شریک جرم دوست کو بھی سزا ضرور ملے اور وہ اس انداز میں نہ صرف اسے بلکہ اس کے بھائی کو بھی ملی جس نے اسے پناہ دینے کا جرم کیا تھا۔ دوسری طرف جب فرینکلن جلت کو مفت کی آمدنی ہونے لگی تو اس نے عیاشی کی سوچی اور نیل سے غیر قانونی شادی کر لی۔ مگر یہ راز زیادہ دیر تک نیل سے پوشیدہ نہیں رہا۔ حالات نے ایسی صورت اختیار کی کہ گین کے ذریعے اس کے شکوک کی تصدیق ہو گئی اور فرینکلن جلت خود اپنے بچھائے ہوئے دام میں پھنس گیا اور انجام کار نیل کے ہاتھوں مارا گیا۔“

”میرے نزدیک اس کیس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک وکیل کو ہمیشہ اپنے مؤکل کا وفادار رہنا چاہیے“ پال ڈریک نے کہا ”لیکن میں پیری کی جگہ ہوتا تو کم سے کم جارج بیکسٹر جیسے شخص کو مقابلے کے لیے نہیں لگا سکتا تھا۔“

”یہ صرف اپنے مؤکل سے وفاداری کی بات نہیں ہے“ مین نے کہا ”یہ انصاف اور حصول انصاف سے وفاداری کا جذبہ ہے اور جب کوئی اس جذبے سے کام کر رہا ہو تو اسے ہر حملے کو برداشت کرنا پڑتا ہے یا کم سے کم اس کے لیے تیار رہتا ہے۔“

”تیار اور آمادہ رہنا“ قانونی طریقہ اظہار ہے“ ڈیلا اسٹریٹ نے چمکتی تعریف بھری نظروں سے مین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ”لیکن جب یہ مرحلہ کسی پر گزرتا ہے تو اس کی حقیقت صرف وہ جانتا ہے جس پر گزرتا ہے یا پھر وہ جو اس سے روحانی اور جذباتی تعلق رکھتا ہے۔“

